COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

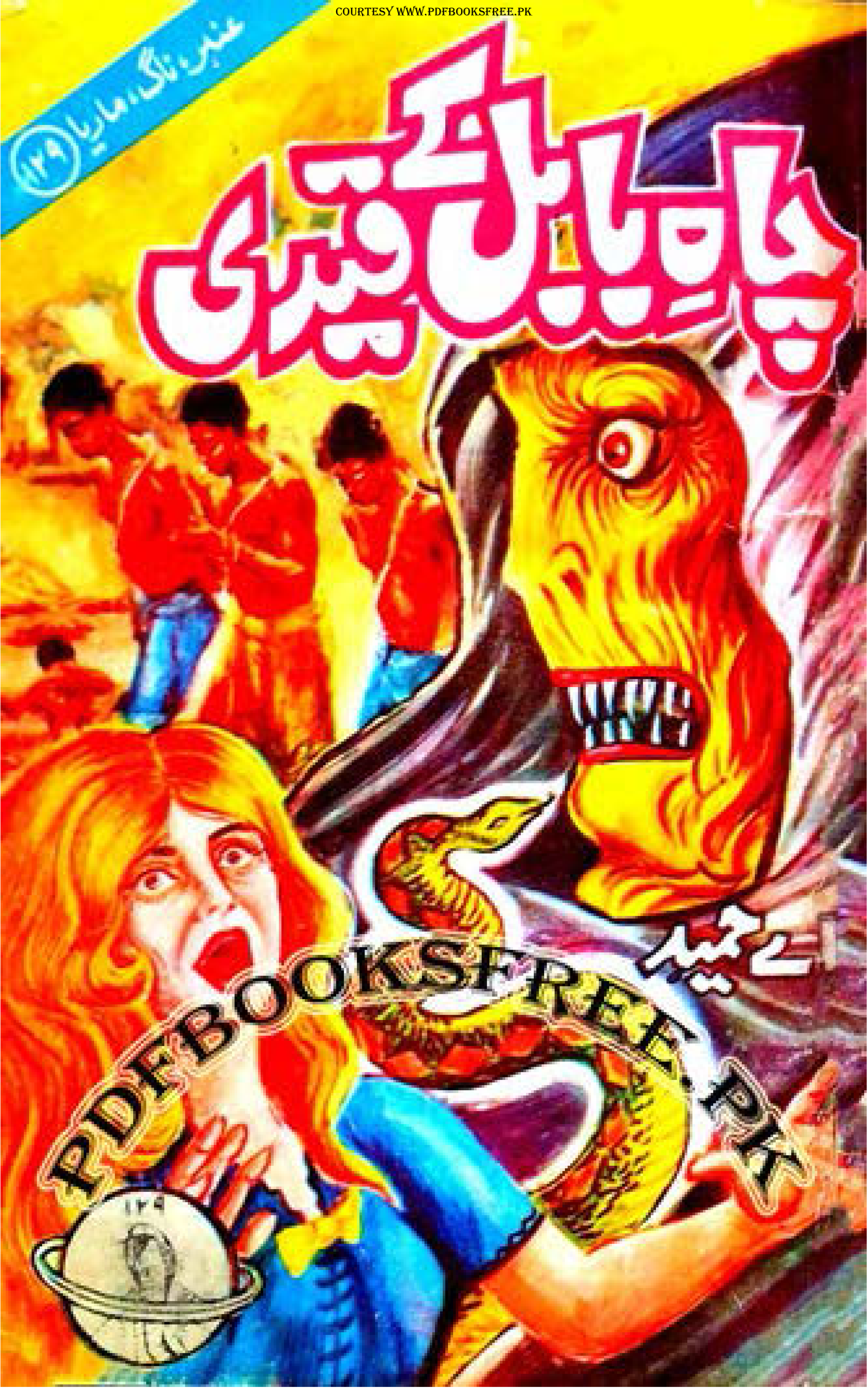

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

چاہ بابل کے قیدی

اے۔حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

ویران خزانے کا سانپ
ناگ پٹاری سے نکل آیا
بدروح چمٹ گئی۔
چاہ بابل کے قیدی
آسیب کا انتقام

قیمت: ۵۰/۔

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

۱۹۸۶
ناشر: نیا مکتبہ اقرا ۱۴ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع: [illegible] لاہور

ویران خزانے کا سانپ

مرگھٹ کا تکونی دروازہ آگیا۔

دریا کی روح جھاگ اڑاتی اس کے نیچے سے گزر رہی تھی۔ یہاں کافی شور تھا۔ جیسے بدروحیں چلا رہی ہوں۔ عنبر، کیٹی، مرتھا اور ماریا کچھوے کی پیٹھ پر سوار تھیں اور کچھوا موت کے دریا کی لہروں پر تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ مرگھٹ کا دروازہ دو اونچے سیاہ پہاڑوں کے درمیان بنا تھا۔ نیچے سے دریا گزر رہا تھا۔ جب کچھوا دروازے کے نیچے سے گزرا تو عنبر، ماریا اور کیٹی کو اس قدر شور سنائی دیا جیسے بہت سے آتش فشاں پہاڑ پھٹ رہے ہوں۔ مرتھا نے تو کانوں میں انگلی ٹھونس لیں۔ موت کے دریا کی سفید جھاگ جیسی لہروں نے انہیں اپنے اندر چھپا لیا۔ انہیں کچھوے کی آواز سنائی دی۔

"خبردار ایک دوسرے سے چمٹے رہنا۔ اگر کوئی میری پیٹھ پر سے نیچے گر گیا تو وہ ہمیشہ کے لیے غائب ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جائے گا"

انہیں ایسا لگ رہا تھا۔ جیسے وہ جھاگ کے بہت گھنے بادلوں میں سے گزر رہے ہوں۔ ان کے کانوں میں شور کے دھماکے ہو رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے تھے۔ کچھوا جھاگ کے سمندر میں کبھی اوپر اور کبھی نیچے ہو کر بہہ رہا تھا۔ آخر شور آہستہ ہو گیا۔ جھاگ کی بادلوں ایسی لہروں کے ہچکولے بھی رُک گئے۔ کچھ دیر بعد شور بالکل ختم ہو گیا۔ پہلے جھاگ میں اندھیرا تھا۔ اب اس جھاگ کے بادلوں میں ہلکی ہلکی روشنی آنے لگی۔ کچھوے کی رفتار آہستہ اور ہموار ہو گئی۔ عنبر کیٹی ماریا اور مصر سے اغوا کر کے مُردہ فرعونوں کی بستی میں لائی گئی حسین لڑکی مرتھا بھی خاموش تھی۔ کچھوے نے کہا۔

"ناگ کے عظیم بھائی عنبر! تمہیں مبارک ہو۔ تم لوگ موت کے دروازے میں سے نکل آئے ہو"

عنبر پوچھا۔

"ہم اس وقت کہاں ہیں۔ اور جھاگ کے اس بادل میں سے کب نکلیں گے؟"

کچھوے نے کہا۔

"تم لوگ اس وقت اپنی دنیا کے ایک صحرا میں پہنچنے

والے ہو"

کیٹی نے سوال کیا۔

"یہ صحرا دنیا کے کس ملک کا صحرا ہے؟"

کچھوے نے جواب دیا۔

"جس ملک میں تم جانا چاہتے تھے۔ یہ اسی کا صحرا ہے"

کیٹی نے کہا۔

"کیا ہم قدیم مصر میں پہنچ گئے ہیں؟"

"ہاں" کچھوا بولا "تم لوگ قدیم مصر میں آ گئے ہو۔ اور کسی بھی وقت صحرا کی ریت پر اتر جاؤ گے"

ماریا غیبی حالت میں تھی۔ عنبر کو بھی اس کی کھوئی ہوئی طاقت واپس مل گئی تھی۔

ماریا نے کہا۔

"ہم ملک مصر کے دارالحکومت تھیبز سے کتنی دُور ہوں گے؟"

کچھوا بولا۔

"تم لوگ اہرام مصر کے قریب اترو گے ___ بس اب خاموش ہو جاؤ۔ تمہاری منزل آ رہی ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے ساتھ ہی بھاگ ہٹنے لگی۔ اور پھر عنبر، ماریا، کیٹی اور مرتھا نے دیکھا کہ وہ ایک صحرا میں اہرام مصر کے قریب کچھوے کی پیٹھ پر بیٹھے ہیں۔ اور دن ڈھل رہا ہے۔ دُور مصر کے قدیم دارالحکومت پھنتر کے پرانے شہر کی اونچی اونچی عمارتیں نظر آ رہی ہیں۔ وہ کچھوے کی پیٹھ سے اُتر آئے۔ کچھوا کہنے لگا۔

"اب تم لوگ اپنی زندہ لوگوں کی دنیا میں آ گئے ہو میں نے کلش دیوتا کا حکم پورا کر دیا۔ اب مجھے اجازت دو۔"

ماریا نے کہا۔

"مگر یہاں تو ہر طرف ریت ہی ریت ہے تم واپس کیسے جاؤ گے؟"

کچھوا کہنے لگا۔

"واپس جانے کے لیے مجھے کسی دریا کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں زندہ کچھوا نہیں ہوں بلکہ کچھوے کی روح ہوں۔ خدا حافظ!"

یہ کہہ کر کچھوا ان سب کی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ مرتھا نے چاروں طرف خوشی ہو کر دیکھا اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ وہ اپنے وطن میں واپس آ گئی۔

"عنبر، کیٹی اور ماریا بہن! میں تمہارا یہ احسان کبھی نہ بھلا سکوں گی۔ کہ تمہاری وجہ سے میں مُردوں کی بستی سے بچ کر اپنے شہر واپس آئی۔ اب مجھے جلدی سے میرے باپ کے پاس پہنچا دو۔"

عنبر نے مرتھا کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"مرتھا بہن! ہم بھی خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ کہ تمہیں زندہ سلامت یہاں لے آئے۔"

ماریا نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ سب سے پہلے ہم تمہیں تمہارے گھر پہنچائیں گے۔ پھر کوئی دوسرا کام کریں گے۔"

کیٹی بولی۔

"دوسرا سب سے اہم کام تھیوسانگ اور ناگ بھیا کو تلاش کرنا ہے۔"

عنبر بولا۔

"تھیوسانگ کو تو ہم شہر کی سرائے میں چھوڑ آئے تھے۔ وہ یقیناً وہیں ہوگا۔ باقی ناگ کا ہمیں کچھ علم نہیں۔ ممکن ہے تھیوسانگ نے اس کا کھوج لگا لیا ہو۔"

ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اگر کھوج نہیں لگایا ہو گا تو ہم سب مل کر ناگ کو ڈھونڈیں گے۔"

عنبر کہنے لگا۔

"اب یہاں سے شہر کی طرف چلو۔"

شہر کی طرف صحرا میں ایک کچا راستہ جاتا تھا وہ اس پر چل پڑے۔ شہر میں داخل ہوتے ہی عنبر نے کیٹی اور ماریا سے کہا۔

"تم لوگ شہر کی کارواں سرائے میں تھیوسانگ کو جا کر ملو۔ میں مرتھا کو اس کے ماں باپ کے حوالے کر کے تمہارے پاس پہنچ جاتا ہوں۔"

مرتھا نے کہا۔

"نہیں عنبر بھائی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم بھی میرے ساتھ میرے ماں باپ کے پاس چلو۔ اور اپنی زبانی انہیں بتاؤ کہ میں کہاں گم ہو گئی تھی۔"

ماریا نے مرتھا کے خیال کی تائید کی اور کہا کہ مرتھا ٹھیک کہتی ہے۔ اس کے ساتھ کسی مرد کا جانا ضروری ہے۔ چنانچہ عنبر بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ مرتھا کا گھر قدیم بھتنر شہر کی چار دیواری کے باہر ایک چھوٹے سے چشمے کے کنارے پر واقع تھا۔ سب سے پہلے مرتھا کی ماں نے اسے

دیکھا۔ وہ تو اسے دیکھتے ہی رہ گئی۔ پھر اس کا باپ اور بہن بھائی بھی آ گئے۔ ہر کوئی مرتھا کو پیار کر رہا تھا۔ عنبر اور کیٹی نے مرتھا کے ماں باپ کو بتایا کہ ان کی بیٹی کو ایک خطرناک مخلوق اغوا کر کے لے گئی تھی۔ جہاں سے ہم اسے نکال کر لائے ہیں۔ ماریا بھی وہاں پر موجود تھی۔ مگر کسی کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ مرتھا کے ماں باپ نے عنبر اور کیٹی کی خدمت کرنی چاہی۔ جس پر انہوں نے کہا کہ وہ پھر کسی وقت ان کے گھر آئیں گے۔ اصل میں انہیں تھیوسانگ کے پاس جا کر ناگ کے بارے میں کھوج لگانے کی جلدی تھی۔ عنبر اور کیٹی نے ان سے اجازت لی اور شہر کی سرائے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ماریا بھی ان کے ساتھ ساتھ تھی۔ عنبر کارواں سرائے سے واقف تھا۔ چنانچہ جب وہ سرائے میں پہنچے تو تھیوسانگ ان کی خوشبو پا کر کوٹھڑی سے باہر آ گیا۔ عنبر اور کیٹی کو دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ ماریا بھی ان کے ساتھ ہی تھی۔ جب عنبر نے ناگ کے بارے میں پوچھا تو تھیوسانگ نے مایوس لہجے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے عنبر بھائی۔ میں ہزار کوشش کے باوجود ناگ کو تلاش نہیں کر سکا۔ وہ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شہر میں بلکہ اس ملک میں بھی نہیں ہے۔ میں اپنے دُور دُور تک دیکھ آیا ہوں۔ میں نے مصر کے سارے ریگستان اور صحرا چھان مارے ہیں۔ لیکن ناگ کا کوئی سراغ نہیں ملا۔"

اب تو عنبر کیٹی اور ماریا کو بھی فکر لگی کہ ناگ پر کہیں کوئی آفت نہ آن پڑی ہو۔ چاروں کوٹھڑی میں بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ ناگ کو کہاں اور کس جگہ تلاش کیا جاتے۔ کیٹی کا خیال تھا کہ اسے ملک تہران میں چل کر ڈھونڈا جائے۔ کیونکہ سنا ہے وہاں ایک قبیلہ ہے جو سانپوں کی پوجا کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے ناگ اس قبیلے کی طرف نکل گیا ہو۔ اور ان لوگوں نے ناگ کو دیوتا سمجھ کر اپنے پاس ہی رکھ لیا ہو۔

ماریا کہنے لگی۔

"ناگ ہم سے کچھ ناراض ہو کر گیا تھا۔ ہو سکتا ہے وہ خود ہی کسی دوسرے ملک کی طرف نکل گیا ہو۔"

عنبر نے کہا۔

"ناگ اتنا احمق نہیں ہے کہ محض ہمیں تکلیف دینے کی خاطر کسی دوسرے ملک چلا جاتے۔

اس نے آج تک ایسا نہیں کیا۔"

کیٹی نے کہا۔

"تو پھر اسے کہاں تلاش کیا جانا چاہیئے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"میری رائے میں کیٹی کا خیال صحیح ہے۔ ہو سکتا ہے ناگ توران کے سانپوں کے قبیلے کی طرف چلا گیا ہو۔ ہمیں یہاں سے ملک توران کی طرف چلنا چاہیئے۔"

ماریا نے کہا۔

"یہ بات کچھ اچھی نہیں لگتی کہ ہم چاروں کے چاروں ایک آدمی کی تلاش میں ایک ہی طرف نکل کھڑے ہوں۔"

عنبر نے سوال کیا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

ماریا نے جواب میں کہا۔

"ہمیں چاہیئے کہ ہم میں سے دو آدمی ایک ملک کو اور دو آدمی کسی دوسرے ملک کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اس طرح ہماری تلاش کا دائرہ وسیع ہو جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گا۔ ممکن ہے اگر ایک گروپ کو ناگ نہیں ملتا تو دوسرے گروپ کی ناگ سے ملاقات ہو جاتے۔"

یہ تجویز عنبر کو پسند آئی اس نے تھیو سانگ سے مشورہ لیا تو اس نے بھی ہاں کر دی۔ اور کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں دو پارٹیوں میں تقسیم ہو جانا چاہیئے۔" اور ہر پارٹی میں ایک عورت اور ایک مرد ہو۔"

عنبر ہنسنے لگا۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔"

انہیں ماریا کے ہنسنے کی بھی آواز آئی۔ تھیو سانگ کہنے لگا۔

"شکر ہے ماریا کے ہنسنے کی بھی آواز آئی ہے۔"

اس پر کیٹی اور عنبر ہنس پڑے۔ ماریا نے کہا۔

"تھیو سانگ بھائی۔ میں تو تمہاری باتوں پر ہمیشہ ہنستی رہی ہوں۔"

اس پر تھیو سانگ نے ایک قہقہہ لگایا۔ اور کہنے لگا۔

"شکر ہے کہ ہماری بہن کو ہماری کسی بات پر ہنسی تو آتی ہے۔"

کیٹی بولی۔

"اب طے کرو بھائیوں کہ ہم میں سے کون کس ملک کی طرف جائے گا۔"

عنبر نے کہا۔

"پہلے یہ فیصلہ کریں کہ دوسرا ملک کون سا ہو گا جہاں ناگ کا کھوج لگایا جائے؟"

اس پر ماریا نے خیال ظاہر کیا کہ دوسرا ملک سنگلدیپ ہونا چاہیے۔ کیونکہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں وہاں کا راجہ سانپوں کا پجاری ہے۔ چنانچہ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے ناگ کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو سکیں۔ عنبر بولا۔

"مشکل یہ ہے کہ ناگ کا سر غائب ہے۔ ایسی حالت میں اسے کئی قسم کی مشکلیں پیش آ سکتی ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"بہرحال ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے کوئی نہ کوئی گروہ اسے ضرور ڈھونڈ لے گا۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"تو پھر یہ طے ہوتا ہے کہ میں اور کیٹی تو جزیرہ سنگلدیپ کی طرف جائیں گے اور ماریا اور عنبر ملک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

توران کی طرف روانہ ہوں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم لوگ ناگ کے مل جانے پر کس مقام پر آ کر ملیں گے؟"

ماریا نے کہا۔

"یہ کبھی طے نہیں ہوا بھائی۔ حالات ہمیں جدا کرتے ہیں۔ اور واقعات ہمیں ایک دوسرے سے دوبارا ملا دیتے ہیں۔ ہمیں خدا کے بھروسے پر نکل پڑنا چاہیئے۔ ناگ مل گیا تو ہم بھی کہیں نہ کہیں مل لیں گے۔"

عنبر بولا۔

"ماریا ٹھیک کہتی ہے۔ لیکن یونہی ہمیں دل میں یہ خیال رکھ لینا چاہیئے کہ جس پارٹی کو بھی ناگ مل گیا۔ وہ اسے لے کر ایک بار اس کاروان سرائے میں ضرور آئے۔ ممکن ہے دوسری پارٹی یہاں پہلے سے موجود ہو۔"

سب نے اس تجویز کو مان لیا۔ اب دو پارٹیاں بن گئیں ایک پارٹی میں عنبر اور ماریا تھے اور دوسری پارٹی میں تھیوسانگ اور کیٹی ـــ ملک مصر سے قافلے چلا کرتے تھے۔ ایک دن ایک قافلہ ملک توران کی طرف روانہ ہوا تو اس میں عنبر اور ماریا بھی شامل ہو کر سفر پر چل پڑے اور اس

کے چار روز بعد جب دوسرا قافلہ ملک سنگلاپ کے لیے چلنے لگا تو کیٹی اور تھیوسانگ اس میں شامل ہو گئے۔ پیارے ساتھیو! قدیم ترین زمانے میں آج کے زمانے کے ملک سری لنکا کو سنگلاپ کہا جاتا تھا۔ یہ اس ملک کے راجہ راون سے کوئی سات سو برس پہلے کے زمانے کی بات ہے۔

ان دونوں پارٹیوں کو ہم ان کے قافلوں میں چھوڑتے ہیں۔ اور اب ناگ کی طرف چلتے ہیں۔ ہم نے ناگ کو اس جگہ چھوڑا تھا۔ جب وہ ملک یونان کے ایک شہر مقدونیہ میں سکندر اور ارسطو سے یہ وعدہ کر کے چلا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں یعنی عنبر ماریا اور کیٹی سے ملاقات کرنے کے بعد ان کے پاس ایک بار ضرور آئے گا کہ سکندر کے محل کی خادمہ طرانی نے ناگ کو انسان کی شکل اختیار کرتے دیکھ لیا اور پھر ایک منتر پھونک کر ناگ کو سانپ ہی کی شکل میں برف کی طرح سخت کر کے ایک پٹاری میں ڈال کر قید کر دیا۔ سکندر کی یہ خادمہ ملک بابل کے ایک کاہن کی بیٹی تھی اور بڑے منتر جانتی تھی۔ مگر اس کے پاس ایسا کوئی جادو منتر نہیں تھا جس سے وہ ڈھیروں خزانے حاصل کر سکے۔ اسے یہ ضرور معلوم تھا کہ سانپ کو خزانوں کا علم ہوتا ہے۔ وہ کسی عام سانپ پر حکم نہیں چلا سکتی تھی۔ اسے کسی ایسے سانپ کی تلاش تھی جو انسان کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکل بھی اختیار کرے تاکہ وہ اسے اپنے طلسم میں قید کر کے اس سے خزانے کا سراغ لگا سکے۔ اس خادمہ کا نام طبرانی تھا۔ اور اس کی سب سے بڑی یہ خواہش تھی کہ کسی طرح بے پناہ دولت حاصل کر کے ملک بابل میں ایک شاندار محل بنوا کر ملکہ بن کر ٹھاٹھ سے زندگی بسر کرے۔ چنانچہ جب اس نے ناگ کو انسان سے سانپ بنتے دیکھا تو اس پر سکندر کے شاہی محل کے باغ میں سے گزرتے ہوئے منتر پھونکا اور اس کے جسم کو برف کی طرح سُن کر کے اسے اپنی قید میں ڈال لیا۔ اب اِسے سکندر کے محل کی نوکری کی ضرورت نہیں تھی۔ پس اس نے ایک ذات ناگ کی پٹاری کو اپنے گھوڑے پر باندھا اور اس پر سوار ہو کر مقدونیہ شہر کے دروازے سے نکل گھوڑا دوڑاتی یونان کے شہر ایتھنز کی طرف روانہ ہو گئی۔ کیونکہ ایتھنز ایک بندرگاہ تھی۔ اور یہاں سے وہ جہاز میں سوار ہو کر بحرہ روم کو عبور کر کے ملک فلسطین سے ہوتی ہوئی بابل اپنے وطن پہنچ سکتی تھی۔ اس نے اپنے کاہن باپ سے یہ بھی سن رکھا تھا کہ ملک بابل کے کھنڈروں میں کئی بادشاہوں کے خزانے دفن ہیں۔

طبرانی یونان سے اپنے وطن بابل تک کئی بار سفر کر

چکی تھی اس بار بھی وہ مقدونیہ سے ایتھنز اور پھر وہاں سے بذریعہ بادبانی جہاز سفر کرتی فلسطین کی بندرگاہ شیرون تک پہنچ گئی۔ وہاں سے وہ ایک قافلے میں شامل ہو گئی اور سات روز کے سفر کے بعد اپنے وطن بابل جا پہنچی۔

اپنے گھر پہنچنے کے بعد طبرانی کو پہلی بری خبر یہ ملی کہ اس کا باپ جو مندر کا کاہن تھا مر چکا ہے۔ طبرانی اب اکیلی رہ گئی تھی۔ لیکن ناگ اس کے قبضے میں تھا اور وہ اس کی مدد سے سب سے زیادہ دولت مند عورت بننے والی تھی۔ طبرانی کے کاہن باپ کا ایک شاگرد کاہن بھی تھا۔ جس کا نام جاگر تھا۔ یہ ایک بڑا عیار، چالاک اور لالچی آدمی تھا۔ اپنے استاد اور طبرانی کے کاہن باپ کی موت کے بعد اس نے اس کی زمین پر قبضہ کر لیا تھا۔ طبرانی نے آ کر اپنے باپ کی زمین واپس مانگی تو عیار کاہن جاگر نے صاف انکار کر دیا اور ایک جھوٹی دستاویز دکھا دی جس پر اس نے طبرانی کے باپ کے چالاکی سے دستخط کروا لیے تھے۔ اس دستاویز پر لکھا تھا۔ کہ میری زمین کا حق دار میری موت کے بعد میرا شاگرد جاگر ہو گا۔

طبرانی سب سمجھتی تھی کہ جاگر دھوکہ کر رہا ہے۔ مگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے پروا نہ کی۔ کیونکہ ناگ کی مدد سے وہ بے پناہ دولت حاصل کرنے والی تھی۔ اس نے ناگ کے بارے میں عیار جاگر کو کچھ نہ بتایا اور خاموشی سے اپنے گھر میں رہنے لگی۔ وہ کسی سے نہیں ملتی تھی۔ اس نے مشہور کر دیا کہ وہ گھر میں بند رہ کر دیوتاؤں کی عبادت میں باقی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے۔ کاہن جاگر کے دل میں چونکہ چور تھا اور اس نے طرانی کی زمین دھوکے سے ہتھیالی تھی۔ اس لیے اسے شک ہوا کہ کہیں طرانی اس کے خلاف کوئی سازش نہ کر رہی ہو۔ چنانچہ ایک رات، وہ اندھیرے میں کالی چادر لپیٹ کر طرانی کے مکان کے پیچھے دیوار کے ساتھ آکر لگ گیا اور کان لگا کر اندر کی آواز سننے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے پچھے مکان کے روشن دان میں سے شمع کی دھیمی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ طرانی اندر جاگ رہی ہے۔ مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ عیار جاگر وہاں سے کھسکتا ہوا دوسری طرف آگیا۔

دوسری طرف کمرے کی چھوٹی سی کھڑکی تھی جو بند تھی۔ اس کھڑکی کی درزوں میں سے بھی شمع کی دھیمی دھیمی روشنی باہر آرہی تھی۔ آس پاس گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

طرانی کے مکان کے قریب ہی کھجوروں کا ایک جھنڈ تھا۔ اس جھنڈ میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد ایک الو کے بولنے کی ڈراؤنی آواز آجاتی تھی۔ کاہن جاگر نے کھڑکی کے ساتھ کان لگا دیئے۔ اسے کچھ سنائی نہ دیا۔ اس نے ایک درز کو تلاش کر کے اس کے ساتھ اپنی ایک آنکھ لگا دی۔ اب اسے اندر کا تھوڑا سا منظر نظر آنے لگا۔ کیا دیکھتا ہے کہ کمرے میں ایک تخت پوش پر طرانی سر جھکائے بیٹھی آہستہ آہستہ ہل رہی ہے۔ جاگر سمجھ گیا کہ وہ مذہبی منتر پڑھ کر دیوتاؤں کی عبادت کر رہی ہے۔ وہ مطمئن ہو کر وہاں سے ہٹنے ہی والا تھا کہ اچانک طرانی تخت پوش پر سے اٹھی۔ جاگر نے یہ دیکھنے کے لیے اپنی آنکھ درز کے ساتھ لگائے رکھی کہ یہ کہاں جاتی ہے۔ طرانی نے صندوق کھولا۔ اس میں سے وہ پٹاری نکالی جس کے اندر ناگ بند تھا اور تخت پوش پر آکر بیٹھ گئی۔

کاہن جاگر کے دل میں تشویش پیدا ہوئی کہ اس پٹاری میں کیا ہے۔ طرانی نے کچھ منتر پڑھ کر پٹاری پر پھونکے اور پھر اس کا ڈھکنا کھول کر ناگ کو پکڑ کر باہر نکال لیا۔ کاہن جاگر نے ایک ایسے سیاہ سانپ کو دیکھا کہ جس کا سر غائب تھا تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے ایسا سانپ زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اسے تجسس ہوا کہ یہ عورت طبرانی اس سانپ کو کہاں سے لائی ہے اور اس کو نکال کر آدھی رات کے وقت کیا کرنا چاہتی ہے؟ طبرانی کے سامنے تخت پوش پر ناگ ٹھنڈا سُن ہو کر پڑا تھا۔ اس کا جسم اس قدر یخ ہو گیا ہوا تھا کہ اپنی جگہ سے ذرا سی بھی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ طبرانی نے دو منتر پڑھ کر ناگ پر پھونکے۔ ناگ کے صرف اوپر والے دھڑ میں تھوڑی سی گرمائش آ گئی۔ وہ اپنے اوپر والے دھڑ کو ہلا سکتا تھا اور بول بھی سکتا تھا۔ اگرچہ ناگ کا سر غائب تھا مگر اس کے منہ اور آنکھوں کی شعاعیں گردن کے ساتھ ہی چپکی ہوئی تھیں۔ وہ دیکھ بھی سکتا تھا۔ بول بھی سکتا تھا اور اپنی زبان باہر نکال کر فضا کو سونگھ بھی سکتا تھا۔ یاد رکھو دوستو کہ سانپ ہمیشہ زبان باہر نکال کر فضا کو سونگھتا ہے۔

طبرانی سانپوں کی زبان نہیں جانتی تھی اس لیے ضروری تھا کہ ناگ سے بات کرنے کے لیے وہ اسے انسانی شکل میں لائے۔ طبرانی نے بابل کے مندروں کا ایک قدیم منتر پڑھ کر ناگ کے جسم پر پھونکا تو ناگ ایک دم انسانی

جسم میں آ گیا۔ مگر اس کا نچلا دھڑ اب بھی یخ ٹھنڈا اور سُن تھا اور سر غائب تھا۔ کاہن جاگر کھڑکی کے ساتھ لگا یہ ماجرا دیکھ کر دھک سے رہ گیا۔ اس کے کبھی خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ طبرانی ایک سانپ کو انسان کا روپ بھی دے سکتی ہے یا ایک سانپ انسان بھی بن جاتا ہے۔ اس نے اتنا ضرور سن رکھا تھا کہ ایک خاص سانپ جب ایک خاص مدت تک زندہ رہتا ہے تو پھر اس میں اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ انسان بھی بن جاتا ہے۔ وہ اس بات پر بھی بھونچکا ہو گیا تھا کہ اس انسان کا سر غائب تھا۔ وہ پھٹی آنکھ سے یہ سب کچھ دیکھنے لگا۔

انسانی جسم میں آتے ہی ناگ نے اردگرد نگاہ ڈالی۔ اس کا اوپر والا جسم کام کر سکتا تھا۔ پہلا خیال اس کے دل میں یہ آیا کہ وہ پرندہ بن کر یہاں سے اُڑ جائے۔ طبرانی بھی اس کے دل کا حال سمجھتی تھی کہ وہ پرندہ بن کر وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرے گا یا کوئی درندہ بن کر اس پر وار کرنے کی کوشش کرے گا۔ طبرانی تخت پوش سے اٹھ کر ناگ سے دس فٹ پیچھے کھڑی ہو گئی اور بولی۔

"تم چاہے ہاتھی بن جاؤ چاہے شیر بن جاؤ اور چاہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی پرندہ بن جاؤ۔ ایک بات یاد رکھو کہ تمہارا نچلا دھڑ میں نے سن کر دیا ہوا ہے اور تم اپنی جگہ سے ایک قدم بھی نہیں ہل سکو گے۔ اس لیے تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ جو میں پوچھوں اس کا جواب دو اور میرے ساتھ تعاون کرو۔"

ناگ بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا نچلا دھڑ بالکل کام نہیں کر رہا اور یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ عورت کون ہے اور اِسے یہاں کس غرض کے لیے لائی ہے۔ اس نے پوچھا۔

"تم کون ہو اور مجھ سے کیا چاہتی ہو؟"

طبرانی نے کہا۔

"تم ناگ دیوتا ہو۔ سانپوں کے بادشاہ ہو۔ تمہیں ضرور معلوم ہو گا کہ اس ملک میں قدیم بادشاہوں کے خزانے کہاں کہاں دفن ہیں۔ مجھے وہ سارے کے سارے خزانے چاہئیں۔ اگر تم مجھے یہ خزانے لا کر دے دو۔ تو میں تمہیں طلسم سے آزاد کر دوں گی۔ ورنہ قیامت تک اسی طرح رہو گے۔"

ناگ نے کہا۔

"اگر تم صرف یہی چاہتی ہو تو میں تمہاری خواہش پوری کرنے کو تیار ہوں۔"

طبرانی بہت خوش ہوئی۔ جلدی سے بولی۔

"تو پھر بتاؤ ملک بابل میں زمین کے اندر کہاں کہاں خزانے دفن ہیں۔"

ناگ بولا۔

"اس کے لیے مجھے اس علاقے میں رہنے والے خاص سانپ کو بلانا پڑے گا جو خزانے کا سانپ کہلاتا ہے۔ صرف وہی میرے حکم پر مجھے بتا سکتا ہے کہ یہاں کہاں کہاں خزانہ دفن ہے۔"

طبرانی سوچ میں پڑ گئی۔ پھر بولی۔

"کیا تم اس وقت خزانے کے سانپ کو بلا سکتے ہو؟"

"کیوں نہیں۔ میں ابھی بلاتا ہوں اُسے۔"

اتنا کہہ کر ناگ نے اپنے منہ سے ایک خاص قسم کی سانپ کی سیٹی کی سی آواز نکالی۔ کھڑکی کے ساتھ لگا عیار کاہن جاگر یہ سب کچھ حیرت میں ڈوبا تک رہا تھا۔ ناگ نے تین بار سیٹی کی آواز نکالی۔ تھوڑی دیر بعد کاہن جاگر کو اندھیرے میں کسی سانپ کی پھنکار کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز دور کھجوروں کے جھنڈ کی طرف سے آئی تھی۔ کاہن جاگر جلدی سے ایک طرف ہٹ گیا کہ کہیں خزانے کا سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے ڈس نہ لے۔

وہ ایک جگہ ٹوٹی دیوار کے پیچھے چھپ کر آنکھیں پوری کھول کر اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ خزانے کا سانپ اگر سفید نہ ہوتا تو شاید کاہن جاگر کو اس گھپ اندھیرے میں کبھی نظر نہ آتا۔ اس سانپ کے سر پر چھوٹا سا تاج بنا ہوا تھا۔ اور وہ کھجوروں کے جھنڈ کی طرف سے ریت پر تیزی سے رینگتا طبراق کے مکان کے دروازے کی طرف آرہا تھا۔ طبراقی نے ناگ کے کہنے پر دروازے کا ایک پٹ کھول دیا تھا۔ خزانے کا سفید سانپ ایک پھنکار مار کر دروازے میں داخل ہو گیا۔ طبراقی نے دروازہ بند کر دیا۔

کاہن جاگر لپک کر دوبارہ کھڑکی کے پاس گیا اور اپنی ایک آنکھ کھڑکی کی درز کے ساتھ لگا دی اور اندر کا منظر دیکھنے لگا۔ کمرے کا منظر یہ تھا کہ ناگ انسانی جسم میں تخت پوش پر بیٹھا تھا۔ اس کا سر غائب تھا۔ دس فٹ کے فاصلے پر طبراقی کھڑی تھی۔ ناگ کے سامنے فرش پر خزانے کا سفید سانپ سر جھکائے کنڈلی مارے ادب سے بیٹھا تھا۔ وہ ناگ سے بات کر رہا تھا۔ کاہن جاگر کو ہلکی ہلکی سسکار اور سیٹی کی آوازیں ہی سنائی دے رہی تھیں۔ طبراقی بھی سانپوں کی زبان نہیں سمجھ رہی تھی۔

خزانے کے سفید سانپ نے ناگ دیوتا کو آتے ہی ادب سے سلام کیا اور حیران ہو کر پوچھا کہ عظیم ناگ دیوتا آپ کا سر کیوں غائب ہے؟ ناگ نے کہا۔

"یہ ایک راز ہے جو صرف میں جانتا ہوں۔ اس وقت میں نے تمہیں ایک خاص کام کے لیے بلایا ہے۔"

سفید سانپ ادب سے بولا۔

"میں ہر خدمت کے لیے حاضر ہوں عظیم دیوتا آپ حکم کریں۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

ناگ نے کہا

"یہ بتاؤ کہ اس ملک کی سرزمین میں کس کس بادشاہ کے خزانے کہاں کہاں دفن ہیں؟"

سفید سانپ نے ادب سے سر جھکایا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! مجھے اس زمین کے اندر کے چپے چپے کا حال معلوم ہے۔ میں یہاں پچاس سال سے رہ رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس ملک میں ہزاروں میلوں تک زمین کے اندر کسی بھی بادشاہ کا کوئی خزانہ دفن نہیں ہے۔"

ناگ تھوڑی دیر کے لیے پریشان ہو گیا۔ کیونکہ خزانے کا پتہ بتا کر ہی ناگ اس ظالم عورت طبراقی سے چھٹکارا حاصل کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتا تھا۔ اس نے سفید سانپ کو کہا کہ وہ ایک بار پھر سوچ کر بتائے۔ شاید زمین کے اندر کسی جگہ کوئی خزانہ دفن ہو

سفید سانپ نے تعظیم بجا لاتے ہوئے عرض کی۔

"عظیم ناگ دیوتا! آپ تو خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ ہم سانپ کبھی جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں پیدا ہی خزانے کی حفاظت کرنے کے لیے ہوا ہوں۔ لیکن جب سے پیدا ہوا ہوں میں نے یہاں کبھی کوئی خزانہ نہیں دیکھا۔ میں خود خزانے کی تلاش میں ہزاروں میل تک زمین کے اندر گیا ہوں مگر سوائے ریت اور پتھروں کے اس زمین کے نیچے سینکڑوں فٹ تک کچھ بھی نہیں ہے۔ یہاں کے بادشاہوں کے خزانے ہمیشہ دوسرے ملکوں کے بادشاہ لوٹ کر اپنے ساتھ لے جاتے رہے ہیں۔"

ناگ خاموش ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ سفید سانپ جھوٹ نہیں بول رہا۔ اس نے آخری بار کہا۔

"کیا یہاں کوئی بھی خزانہ نہیں ہے؟"

سفید سانپ ایک پل کے لیے خاموش رہ کر بولا۔

"عظیم ناگ! اس زمین پر اس وقت صرف ایک ہی خزانہ ہے۔ جو اس بادشاہ کی ملکیت ہے جو

اس ملک بابل پر اس وقت حکومت کر رہا ہے۔ یہ خزانہ شاہی محل کے ایک خفیہ تہہ خانے میں ہے۔ لیکن چونکہ اس خزانے کی حفاظت بادشاہ کے سپاہی چوبیس گھنٹے کرتے ہیں اس لیے میں کبھی وہاں حفاظت کرنے نہیں گیا۔ ہم تو ویران اور گمنام خزانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

ناگ نے سوچا کہ اس لالچی عورت طرائی کو بادشاہ کے خزانے کا ہی لالچ دے کر اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس نے سفید سانپ سے کہا۔

"کیا تم بادشاہ کے خزانے میں جا کر وہاں سے وہ خزانہ یہاں لا سکتے ہو؟"

سفید سانپ بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا نے ہمیں ایسا حکم پہلے کبھی نہیں دیا۔"

ناگ کچھ جھنجھلا کر بولا۔

"میں جو پوچھ رہا ہوں۔ اس کا جواب دو۔"

سفید سانپ نے ادب سے سر جھکا دیا اور بولا

"میں آپ کے حکم پر زمین کے اندر ہی اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سینڈھ لگا کر اپنے ساتھی سانپوں کی مدد سے بادشاہ کا سارا خزانہ وہاں سے لا سکتا ہوں۔ عظیم دیوتا!"

ناگ نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے اسے کہا۔

"اب تم جا سکتے ہو۔ جس وقت دوبارہ بلاؤں تو آ جانا۔"

"جو حکم عظیم ناگ!"

سفید سانپ دروازے کی طرف مڑا۔ طبرانی دیر سے سانپوں کی سیٹیوں کی آوازیں سن رہی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ناگ اور سفید سانپ آپس میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس لیے خاموش رہی۔ باہر اندھیرے میں کھڑکی کے ساتھ لگا کھڑا کاہن جاگر بھی صبر سے یہ آوازیں سنتا رہا۔ وہ یہ معلوم کرنے کو بے تاب تھا کہ سفید سانپ نے ناگ کو کیا کہا ہے۔ جب سفید سانپ واپس چلا گیا تو کاہن جاگر نے دوبارہ اپنی آنکھ کھڑکی کی درز کے ساتھ لگا دی۔ طبرانی ناگ سے پوچھ رہی تھی کہ سفید سانپ سے اس کی کیا بات ہوئی ہے؟

ناگ پٹاری سے نکل آیا

ناگ نے ساری بات کھول کر بیان کر دی۔

یہ بات کاہن جاگر نے بھی سن لی۔ اسے بھی پتہ چل گیا کہ سفید سانپ نے کہہ دیا ہے کہ اس سارے ملک میں سوائے زندہ بادشاہ کے شاہی محل والے خزانے کے دوسرا کوئی خزانہ زمین کے اندر نہیں ہے۔ اب وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ طبرانی کیا کہتی ہے۔ ساری گفتگو سننے کے بعد طبرانی سٹ پٹا سی گئی۔ اس نے ناگ کی طرف برہم ہو کر دیکھا اور کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ملک بابل کی زمین کے نیچے کوئی خزانہ نہ ہو۔ یہاں کئی بادشاہ آئے اور گزر گئے ہیں"

ناگ نے کہا۔

"یہی بات مجھے خزانے کے سانپ نے بتائی کہ جو بادشاہ بھی یہاں آیا۔ وہ پہلے والے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بادشاہ کا خزانہ لوٹ کر چلا گیا۔ صرف یہی ایک بادشاہ ہے کہ جو اتنی دیر سے یہاں حکومت کر رہا ہے اور صرف اسی کا شاہی محل والا خزانہ تہہ خانے میں ہے۔" اس خزانے کے سوا یہاں ہزاروں کوس تک کوئی خزانہ نہیں ہے۔ اگر تم کہو تو تمہارے لیے میں سفید سانپ کو حکم دے کر بادشاہ کا خزانہ منگوا سکتا ہوں۔"

طبرانی ادھر ادھر بے چینی سے ٹہلنے لگی۔ پھر ناگ کی طرف دیکھ کر بولی۔

"اگر بادشاہ کا خزانہ یہاں میرے گھر میں لایا گیا تو بادشاہ کے سپاہی بہت جلد مجھے پکڑ لیں گے۔ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

ناگ کسی طرح اس عورت کے طلسم سے نجات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا۔

"تم جہاں چاہو گی اسی جگہ میرے خدمتگار سانپ بادشاہ کا سارے کا سارا خزانہ تمہیں پہنچا دیں گے۔ تم اس ملک کی سرحدوں سے دور کسی پرانے کھنڈر میں چلی چلو۔ میرے سانپ بادشاہ کا سارے کا سارا خزانہ تمہیں پہنچا دیں گے۔

یہ ترکیب طبرانی کو پسند آئی۔ اسے بادشاہ کے سپاہیوں سے خوف بھی آ رہا تھا۔ مگر سر پر دولت مند بننے کا بھوت بھی سوار تھا۔ اس نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا تم کسی ایسے ویران کھنڈر یا قلعے سے واقف ہو جو بابل کی سرحدوں سے دور کسی ریگستان میں واقع ہو؟"

ناگ بولا۔

"کیوں نہیں! آخر میں بھی ایک سانپ ہوں۔ یہ سارا علاقہ میرا دیکھا بھالا ہے۔ ملک بابل کے جنوب میں سرحدوں کے پار ایک چٹانی ویرانہ ہے۔ اس ویرانے میں سوائے خطرناک نوکیلی چٹانوں کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اس چٹانی علاقے میں ایک جگہ ایک قدرتی چشمہ پتھروں میں بہتا ہے۔ اس چشمے کے کنارے کسی زمانے میں ایک ملکہ کا مقبرہ ہوا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ کسی بادشاہ کی ملکہ تھی جو اپنے شاہی قافلے میں ادھر سے گزر رہی تھی کہ چٹان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر سے پاؤں پھسل جانے سے گر پڑی اور مر گئی۔ بادشاہ نے اسی جگہ اپنی ملکہ کا ایک شاندار مقبرہ بنا دیا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مقبرہ ویران ہوتے ہوتے ایک کھنڈر بن گیا۔ کیونکہ ادھر کبھی کوئی نہیں آتا تھا۔ اگر تم چاہو تو اس مقبرے میں جاکر چھپ سکتی ہو۔ وہاں قبر کے پاس پتھروں میں کچھ تہہ خانے ہیں۔ وہاں تمہیں کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔ جب بادشاہ کا پورا خزانہ تمہارے پاس پہنچ جائے تو تم وہاں سے کسی دوسرے ملک میں چلی جانا اور عیش و آرام کی زندگی بسر کرنا"

طرانی کی آنکھوں میں لالچ کی چمک آگئی۔ بولی۔

"مجھے وہاں کتنی دیر تک چھپے رہنا ہوگا میرا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سانپ بادشاہ کا پورا خزانہ کتنے دنوں میں وہاں لے آئیں گے۔ بادشاہ کے خزانے میں تو سونے کی اینٹیں بھی ہیں۔ اور راستہ بھی طویل ہوگا"

ناگ نے کہا۔

"اس کی تم فکر مت کرو۔ یہ کام اس علاقے کے سارے سانپ مل کر کریں گے اور سارے کا سارا کام زمین کے اندر ہی

اندر سے ہوگا۔ زمین کے اندر ہی سے شاہی خزانے کے تہہ خانے میں سانپ سرنگ کھودیں گے اور پھر راتوں رات سارے کا سارا خزانہ وہاں سے نکل کر ایک خاص جگہ زمین کے اندر جمع کر دیں گے۔ پھر وہاں سے خزانہ ہمارے پاس ملکہ کے مقبرے میں پہنچا دیں گے۔ میرے اندازے کے مطابق اس کام میں زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ دن لگ جائیں گے کیونکہ بادشاہ کے محل سے ملکہ کے مقبرے تک کا فاصلہ کافی لمبا ہے۔ خزانہ تو میرے سانپ ایک ہی رات میں نکال کر زمین کے اندر اپنے خفیہ ٹھکانے پر لے جائیں گے"

طرانی بولی۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ تم اپنے سفید سانپ کو لے کر میرے ساتھ چٹانی ویرانے میں ملکہ کے مقبرے میں چلو۔ تاکہ وہ جگہ دیکھ لے۔ جہاں اسے خزانہ پہنچانا ہے۔ اس کے بعد میں اور تم وہیں مقبرے میں رہیں گے۔ جب تک کہ بادشاہ کا پورا خزانہ وہاں نہیں آجاتا"

ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"سفید سانپ اس سارے علاقے سے واقف ہے اسے ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں۔ میں اسے یہیں اطلاع کر دوں گا کہ خزانہ ملکہ کے مقبرے کے تہہ خانے میں پہنچا دے اور خزانہ وہاں پہنچ جائے گا۔ ہاں تم میرے ساتھ بے شک وہاں بھی چلو۔"

طبرانی کو یہ منصوبہ پسند آیا۔ اس نے کہا۔

"بہت خوب۔ اب تم دوبارا سانپ بن کر پٹاری میں بند ہو جاؤ۔ صبح منہ اندھیرے سفید سانپ کو بلا کر سب کچھ بتا دینا۔ اس کے بعد میں چار گھوڑوں کا بندوبست کروں گی۔ ایک گھوڑے پر ان جانوروں کی چھ دن کی خوراک رکھوں گی کیونکہ جیسا کہ تم کہتے ہو ملکہ کے مقبرے کے آس پاس گھوڑوں کے لیے سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ مجھے اپنے اور تمہارے لیے بھی کچھ خشک گوشت اور روٹی ساتھ لے جانی ہو گی۔"

ناگ نے کہا۔

"تم اپنی فکر کرو۔ میں بغیر کھائے پیئے بھی زندہ رہ سکتا ہوں۔"

طبرانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم دوبارا سانپ بن جاؤ۔"

ناگ فوراً سیاہ سانپ کی شکل میں آ گیا۔ طبرانی نے اسے اٹھا کر پٹاری میں رکھا اس پر ڈھکنا دیا اور اٹھا کر صندوق کی طرف گئی۔ اب کاہن جاگر کھڑکی پر سے ہٹا۔ اور اندھیرے میں تیز تیز چلتا غائب ہو گیا۔

بابل شہر کے ایک مندر میں کاہن جاگر کا چھوٹا سا مکان تھا۔ اپنے مکان میں جاتے ہی جاگر کاہن اپنے بستر پر بیٹھ گیا۔ اسے ایک عجیب سی بے چینی لگی تھی۔ پہلے تو اسے خیال آیا کہ خزانے پر ڈاکہ ڈالنے کے منصوبے کو بے نقاب کر دے اور بادشاہ کو جا کر ساری بات بتا دے۔ کہ طبرانی نے شاہی خزانے کو چرانے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ پھر اس نے سوچا کہ اس سے اسے کیا حاصل ہو گا؟ بادشاہ اسے زیادہ سے زیادہ تھوڑا بہت انعام دے دے گا۔ کاہن جاگر اٹھ کر اچانک ٹہلنے لگا۔ اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کیوں نہ وہ خود اس سارے خزانے پر قبضہ کر کے کسی دوسرے ملک میں جا کر عیش کی زندگی بسر کرے۔ یہاں تو وہ ساری عمر ایک چھوٹے سے مندر کا کاہن پجاری ہی رہے گا۔ اور اس معمولی سے مکان میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی بوڑھا ہو کر مر جائے گا۔

کاہن جاگر بستر پر بیٹھ گیا۔ اس کا ذہن بڑی تیزی سے اپنا اگلا منصوبہ تیار کرنے لگا تھا۔ جب سانپ بادشاہ کا سارا خزانہ ملکہ کے مقبرے کے تہہ خانے میں پہنچا دیں اور طرانی ناگ کو آزاد کرنے کے بعد گھوڑوں پر خزانہ لاد کر کسی دوسرے ملک کی طرف روانہ ہو تو وہ راستے میں رات کے اندھیرے میں اسے قتل کر کے خزانے پر قبضہ کر لے۔ اور گھوڑوں پر لدا ہوا خزانہ لے کر ملک ایران یا ملک یونان میں جا کر ایک شاندار محل بنوائے نوکر چاکر رکھے اور بادشاہوں کی سی زندگی بسر کرے۔ اس زمانے میں کوئی کسی سے نہیں پوچھتا تھا کہ اتنی دولت کہاں سے آئی ہے اور پھر جب کوئی شخص کسی دوسرے ملک کے بادشاہ کے پاس جا کر تحفے میں زر و جواہرات پیش کر دیتا تھا۔ تو اسے خوشی سے وہاں رہنے کی اجازت مل جاتی تھی۔ کاہن جاگر نے یہی منصوبہ بنایا اور بستر پر لیٹ گیا۔

مگر اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ انسان جب کسی ناجائز طریقے سے دولت حاصل کرنے کا منصوبہ تیار کرتا ہے۔ یا اس کے پاس ناجائز طریقے سے حرام کی دولت

آجاتی ہے تو سب سے پہلے وہ سکھ کی نیند سے محروم ہو جاتا ہے جو زندہ رہنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ یہی کاہن جاگر کے ساتھ ہو رہا تھا۔ اس کی نیند غائب ہو گئی تھی۔ مگر اس وقت تو دولت نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ اسے سوائے دولت اور عیش و آرام کی زندگی کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ایک بار اس کے پاس بے پناہ دولت آ گئی تو پھر وہ بڑے سکون کی نیند سو سکے گا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ جب ایک بار حرام کی کمائی ہوئی دولت انسان کے پاس آجاتی ہے تو پھر اسے کبھی سکھ کی نیند نہیں آتی۔

لیکن کاہن جاگر کا دماغ سیدھے راستے سے بھٹک گیا تھا۔ جس طرح کہ طرانی کا ذہن بھٹک کر گناہوں کی طرف چلا گیا تھا۔ دونوں غلط راستوں پر جاتے ہوئے موت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کاہن جاگر کو یقین تھا کہ ناگ دیوتا ہے اور اس کے سانپ بادشاہ کا خزانہ اڑا لائیں گے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ صبح اٹھ کر اعلان کر دے گا کہ وہ بڑے مندر کی یاترا کے لیے ملک ہندوستان جا رہا ہے اور ایک سال بعد واپس آئے گا۔ اس کے بعد وہ گھوڑے پر سوار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو کر خاموشی سے چٹیل چٹانی علاقے کی طرف نکل جائے گا۔ اور ملکہ کے مقبرے کے قریب ہی کسی چٹان کی غار میں چھپ کر بادشاہ کے خزانے کے وہاں پہنچنے کا انتظار کرے گا۔

دوسری طرف طبرانی کو بھی رات بھر نیند نہ آئی۔ منہ اندھیرے اُس نے اُٹھ کر ناگ کو ــــــ پٹاری میں سے نکال کر تخت کے پاس قالین پر ڈال دیا ناگ کے ساتھ معاملہ چونکہ طے ہو چکا تھا۔ اس لیے طبرانی کو منتر پھونک کر اسے انسانی شکل میں لانے کی ضرورت نہیں تھی۔ ناگ خود ہی انسانی شکل میں آ گیا۔ کیونکہ اس کا اوپر والا دھڑ طبرانی نے اپنے منتر سے زندہ کر رکھا تھا طبرانی نے ناگ سے کہا کہ وہ خزانے کے سفید سانپ کو بُلا کر سب ضروری بات سمجھائے۔ ناگ نے اسی وقت خاص آواز نکال کر سفید سانپ کو حاضر کیا۔ اور کہا کہ اسے بادشاہ کا خزانہ لے کر بابل کی سرحد سے دُور چٹیل چٹانوں والی وادی میں ملکہ کے مقبرے میں لانا ہو گا۔

سفید سانپ نے فوراً حامی بھر لی اور کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! ملکہ کے مقبرے سے میں واقف ہوں۔ بادشاہ کا خزانہ میں اپنے سانپوں

کی مدد سے ایک ہی رات میں نکال کر اپنے خفیہ غار تک لے جاؤں گا۔ لیکن ملکہ کا مقبرہ کافی دُور ہے۔ وہاں تک خزانہ لاتے لاتے میرے سانپوں کو چار دن لگ جائیں گے۔"

ناگ نے یہ بات انسانی زبان میں طبرانی کو بتا دی۔ طبرانی نے کہا۔

"اسے کہہ دو کہ مجھے منظور ہے۔ ہم چار دن تک ملکہ کے مقبرے میں ہی رہیں گے۔"

ناگ نے سفید سانپ سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چار دن تک ملکہ کے مقبرے میں ہی رہوں گا۔ تم آج رات سے یہ کام شروع کر دو۔ میں ملکہ کے مقبرے کی سمت روانہ ہو رہا ہوں۔"

"جو حکم میرے دیوتا! اب میں جاتا ہوں۔ مجھے اس علاقے کے سارے سانپوں کو بلا کر انہیں اس مہم کے لیے تیار کرنا ہو گا۔ خزانے تک زمین کے اندر راستہ پہلے ہی سے بنا ہوا ہے۔"

ناگ نے سفید سانپ کو جانے کی اجازت دے دی اور طبرانی کو خبر کر دی کہ آج رات سے سفید سانپ بادشاہ کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خزانہ نکال کر اپنی خفیہ جگہ پر لے جائے گا۔ طبرانی تو بہت خوش ہوئی۔ اس نے ناگ کو دوبارا سانپ بن جانے کو کہا اور اسے پٹاری میں بند کر کے خود گھوڑوں کا بندوبست کرنے شہر چلی گئی۔ دوپہر تک اس نے سات گھوڑے خرید لیے۔ دو گھوڑوں پر ان جانوروں کے لیے چارا لادا۔ اپنے لیے خشک مچھلی کا ڈھیر سارا گوشت اور خشک روٹیاں ایک صندوق میں رکھیں۔ ناگ کی پٹاری اپنے گھوڑے کے اوپر باندھی اور خود بھی گھوڑے پر سوار ہو کر بابل کی سرحد کی جانب روانہ ہو گئی۔

دوسری طرف کاہن جاگر پہلے ہی بابل کی سرحد کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔ اس نے بھی اپنے پاس خوراک رکھ لی تھی۔ اس کے علاوہ ایک زہر میں بجھا ہوا خنجر ایک تلوار اور ترکمان بھی رکھ لیے تھے۔ طبرانی شام کے وقت بابل کی سرحد عبور کر کے نکیلی چٹانوں کی وادی میں ملکہ کے مقبرے پر پہنچی جبکہ کاہن جاگر اس سے پہلے ہی وادی میں پہنچ کر ملکہ کے مقبرے کے قریب ایک چٹان کے غار میں ڈیرا جما چکا تھا۔ اس نے دیکھا کہ جہاں پانی کا چشمہ بہتا تھا۔ وہاں ڈھلان پر کچھ گھاس اور پھل دار درخت بھی اُگے ہوئے تھے۔ کاہن جاگر پہلے

ہی سے ملکہ کے مقبرے کا جائزہ لے چکا تھا۔

طبرانی نے ملکہ کے مقبرے میں پہنچتے ہی وہاں کے خفیہ تہہ خانوں کو دیکھا۔ یہ ایک اُجڑا ہوا کھنڈر بنا ہوا مقبرہ تھا۔ ملکہ کی قبر نیلے پتھروں کی تھی جو جگہ جگہ سے اکھڑے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے گھوڑے مقبرے کے ایک بڑے غار میں باندھے اور ان کے آگے چارہ ڈال دیا۔ پھر انہیں کھول دیا تاکہ وہ قریب ہی بہنے والے چشمے پر جا کر پانی پی لیں۔ وہاں سبزہ دیکھ کر بھی طبرانی کو تسلی ہوئی کہ اگر دو ایک دن زیادہ بھی لگ گئے تو گھوڑے بھوکے نہیں مر سکتے۔ پھل دار درختوں کو بھی دیکھ کر طبرانی کو خوشی ہوئی۔

رات کا اندھیرا پھیلا تو طبرانی نے مقبرے کے اندر بنی ہوئی کوٹھڑی میں چراغ روشن کیا اور ناگ کو انسانی شکل میں لے آئی۔ ناگ نے کوٹھڑی میں ایک نگاہ ڈالی اور بولا۔

"کل صبح سے بادشاہ کا خزانہ یہاں آنا شروع ہو جائے گا۔ کیا تم نے خزانہ رکھنے کے لیے کوئی تہہ خانہ چن لیا طبرانی؟"

"ہاں" طبرانی نے کہا۔ "اس کوٹھڑی کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ جس کا زینہ اس کوٹھڑی کے باہر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والی دیوار کے ساتھ بنا ہے۔ میں خزانہ وہاں رکھوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔" ناگ بولا "لیکن تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنا ہوگا۔ اور خزانہ ملتے ہی مجھے یہاں اپنے طلسم سے آزاد کر دینا ہوگا۔"

طبراق نے کہا۔

"میں اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گی۔ جونہی سارا خزانہ میرے پاس آ گیا۔ میں تمہیں طلسم سے آزاد کر دوں گی۔ اب تم سانپ بن کر اپنی پٹاری میں بند ہو کر آرام کرو۔"

ناگ طبراق کا حکم ماننے پر مجبور تھا۔ کیونکہ اس کا نچلا دھڑ بالکل کام نہیں کر رہا تھا۔ اس نے سانپ کی شکل اختیار کی اور پٹاری میں چلا گیا۔ اور عنبر ماریا اور کیٹی تھیوباگو کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ اس کے بغیر کتنے بے چین اور پریشان ہو رہے ہوں گے۔ اب ناگ کو افسوس ہوا کہ وہ کیوں ان سے خواہ مخواہ ناراض ہو کر چلا آیا۔ ہمیں اپنے بہن بھائیوں سے یونہی چھوٹی سی بات پر کبھی ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ آپس میں پیار محبت سے رہنا چاہیئے۔

اب اِدھر کی سنیئے کہ جس رات سفید ناگ کو اپنے

سانپ ساتھیوں کو لے کر بادشاہ کے خزانے میں خفیہ راستے سے داخل ہونا تھا۔ اس رات بادشاہ کو ملک روم کے بادشاہ کی طرف سے ایک شاندار قیمتی موتیوں کے ہار کا تحفہ موصول ہوا۔ بادشاہ نے اپنے خاص محافظ کو ہار دے کر کہا کہ وہ اِسے خزانے میں جا کر خود رکھ آئے۔ بادشاہ ہر کسی پر اعتبار نہیں کیا کرتے تھے۔ بادشاہ کا محافظ ایک سنگدل حبشی جلاد تھا۔ جو ہر وقت ننگی تلوار لیے بادشاہ کے پیچھے کھڑا رہتا تھا۔

حبشی محافظ قیمتی ہار لے کر رات کے وقت شاہی خزانے والے تہہ خانے میں داخل ہوا اور اس نے قیمتی ہار خزانے کے دوسرے قیمتی ہاروں اور جواہرات کے صندوقوں کے پاس ایک سونے کی طشتری میں رکھ دیا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو اِسے کھڑ بڑ کی آواز آئی۔ حبشی محافظ نے تلوار سیدھی کر لی اور غور سے دیکھا کہ آواز کِدھر سے آئی تھی۔ شاہی خزانے والے تہہ خانے میں شمع دان میں شمع روشن تھی۔ اِسے وہاں کوئی بھی نظر نہ آیا۔ حبشی جانے لگا تو پھر کھڑ بڑ ہوئی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو اِسے کونے والی دیوار کے ساتھ لگا کر رکھے چمڑے کے مشکوں کے پیچھے سے آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آتی محسوس ہوئی۔ یہ مٹکے نایاب جواہرات اور ہیروں سے بھرے ہوئے تھے۔ حبشی محافظ ایک طرف کو گیا۔

کیا دیکھتا ہے کہ تھوڑی ہی دیر بعد ایک سفید سانپ رینگتا ہوا مٹکوں کے پیچھے سے باہر نکلا۔ اس کے پیچھے پیچھے دو سیاہ سانپ بھی تھے۔ حبشی محافظ نے پلک جھپکنے میں تلوار کا ایک ایسا وار کیا کہ تینوں سانپوں کے ٹکڑے کر کے رکھ دیئے۔ اتنے میں مٹکے کے پیچھے سے دو اور سیاہ سانپ نکل آئے۔ حبشی محافظ نے ان کو بھی مار ڈالا۔ اب ایسا ہوا کہ حبشی محافظ مٹکے کی ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ جیسے ہی کوئی سانپ سر نکالتا وہ تلوار کا وار کر کے اسے دو ٹکڑے کر دیتا۔ حبشی سمجھ گیا کہ پیچھے سانپ کا کوئی بل ہے جس میں سے یہ سانپ چلے آرہے ہیں پھر اس نے مٹکے کو ایک طرف ہٹا دیا۔

اس کا اندازہ بالکل درست نکلا۔ مٹکے کے پیچھے ایک کافی گہرا گول سوراخ دیوار میں بنا ہوا تھا۔ چند لمحوں کے بعد اندر سے پھنکارنے کی آواز آئی اور دو سانپ باہر نکل آئے۔ حبشی نے تلوار سے ان کے بھی ٹکڑے کر دیئے یوں سفید سانپ اپنے ساتھ جتنے سانپ خزانہ لوٹ کر

لے جانے کے لیے لایا تھا۔ حبشی محافظ نے ان تمام سانپوں کو مار ڈالا اور جب کافی دیر تک سوراخ میں سے کوئی سانپ باہر نہ نکلا تو اس نے پتھروں سے سوراخ کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ اور خود بادشاہ سلامت کو جا کر سارا احوال سنایا۔ بادشاہ بڑا حیران ہوا۔ اس نے فوراً وزیر کو طلب کیا۔ وزیر نے نجومی کو بلا لیا۔ نجومی نے حساب لگا کر بتایا کہ یہ سانپ بادشاہ کا شاہی خزانہ چرانے آئے تھے۔ بادشاہ بڑا خوش ہوا کہ اس کے حبشی محافظ کی وجہ سے خزانہ بچ گیا۔ اس نے محافظ کو بے پناہ انعام و اکرام دیا۔ اور حکم دیا کہ جس سوراخ میں سے سانپ نکلے تھے اس میں دور تک انگارے بھر دیئے جائیں اور پھر کھولتا ہوا سیسہ ڈال کر بل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے۔ صبح ہونے تک اس حکم پر عمل ہو گیا اور شاہی خزانے کو جانے والے زمین دوز راستے میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر اسے بند کر دیا گیا۔

ادھر طرانی بڑی بے تابی سے خزانے کی پہلی کھیپ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ کیونکہ ناگ نے اسے بتایا تھا کہ دن چڑھتے ہی کچھ سانپ قیمتی جواہرات والے ہاروں کی پہلی کھیپ لے کر وہاں پہنچ جائیں گے۔ دوسری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

درف کاہن جاگر بھی خزانے کے پہنچنے کا انتظار کر رہا تھا۔ جب سارا دن گزر گیا اور کوئی سانپ خزانے کے قیمتی ہار لے کر نہ آیا تو طبرانی کو تشویش ہوئی۔ اس نے فوراً ناگ کو انسانی شکل میں آنے کا حکم دیا اور اس سے پوچھا کہ ابھی تک اس کے سانپ کیوں نہیں آئے ناگ نے جب یہ سُنا تو اسے بھی فکر لگی کہ ایسا ہو نہیں چاہیے تھا۔ اس نے طبرانی سے کہا۔

"اس کی اب ایک ہی صورت ہے کہ میں اس علاقے کے کسی سانپ کو بُلا کر اس کو ملک بابل کی طرف روانہ کروں کہ وہ پتہ کر کے لائے کہ وہاں جو سانپ رہتے تھے وہ کہاں ہیں اور ناگ دیوتا کے پاس ابھی تک کیوں نہیں پہنچے۔"

طبرانی نے غصے میں کہا۔

"فوراً بلاؤ کسی سانپ کو۔"

ناگ نے اسی وقت اپنے حلق سے ایک خاص آواز نکالی۔ س۔۔ ز۔۔ ز۔۔ سنتے ہی ایک سانپ چٹانوں کے نیچے سے نکل کر دوڑا دوڑا ناگ دیوتا کے حضور پہنچ گیا۔ اور ادب سے سر جھکا کر بولا۔

"ناگ دیوتا نے مجھے یاد فرمایا گیا۔"

ناگ نے اس سے کہا کہ وہ فوراً بابل کے ملک میں جائے۔ اور وہاں ایک سفید سانپ رہتا ہے اس سے معلوم کرے کہ وہ ہمارے پاس ابھی تک کیوں نہیں پہنچا۔ سفید سانپ کا سنتے ہی وہ لرز اُٹھا۔ اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! وہاں تو سب سانپوں کا قتلِ عام ہو گیا ہے۔ کوئی بھی سانپ زندہ نہیں بچا۔"

پھر اس نے ناگ کو بیان کیا کہ میں آج ہی بابل میں اپنے ایک رشتے دار سانپ سے ملنے گیا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ سارے سانپ سفید سانپ کے ساتھ شاہی خزانہ اُڑانے شاہی محل کے تہہ خانے میں گئے تھے کہ وہاں انہیں مار دیا گیا۔ میرا رشتے دار سانپ "خری سانپ" تھا۔ وہ بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا۔ بادشاہ کے حکم سے سارے زمین دوز راستے میں پگھلا سیسہ ڈال دیا گیا ہے۔ اور جو دو ایک سانپ واپس دوڑ رہے تھے۔ پگھلے ہوئے سیسے نے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔

"عظیم ناگ دیوتا! صرف میرا رشتے دار سانپ ہی زندہ بچا۔ جو وہاں سے ملک مصر کو چلا گیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے یہ سنا تو اسے بے حد دکھ ہوا۔ محض اس
لالچی سنگدل عورت کی وجہ سے ان سانپوں کی جانیں
گئیں۔ طبرانی پاس ہی کھڑی دونوں کے منہ سے نکلنے
والی سیٹیوں کی ہلکی ہلکی آوازیں سن رہی تھی۔ مگر ان کی
زبان نہیں سمجھ رہی تھی۔ سانپ نے ناگ سے پوچھا
"عظیم ناگ دیوتا! آپ کا سر کیوں غائب ہے؟"
اب ناگ نے اسے بتا دیا کہ یہ جو عورت اس
کے پاس کھڑی ہے اس کے پاس ایک خاص منتر ہے جس
کے طلسم سے اس کا نچلا دھڑ پتھر کی طرح ٹھنڈا سن ہو گیا
ہے۔

"یہ بتاؤ کیا یہاں کوئی ایسی جڑی بوٹی ہے جس
کے کھانے سے میرا سارا جسم پھر سے کام کرنے
لگے۔ میں تمہیں اس کے بعد بتاؤں گا کہ میرا سر
کیوں غائب ہوا ہے؟"

سانپ بولا۔

"عظیم ناگ! میرا بوڑھا دادا سانپ جڑی بوٹیوں
کا ماہر ہے۔ اس کے پاس ضرور کوئی ایسی بوٹی
ہوگی۔ مگر وہ اتنا بوڑھا ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت
نہیں کر سکتا۔ میں اس سے پوچھ کر ابھی آپ کو
آ کر بتاتا ہوں"

ناگ نے کہا۔

"پھر تم ایسا کرنا کہ میں اسی پٹاری میں بند ہوں گا۔
تم اس وقت اندر آنا جب یہ عورت یہاں پر نہ ہو
اور مجھے آ کر جڑی بوٹی کے بارے میں بتا دینا۔
اب تم جاؤ"

سانپ چلا گیا تو طبرانی نے جلدی سے پوچھا۔

"کیا بتایا اس سانپ کے بچے نے؟ تم اس سے
دیر تک باتیں کرتے رہے ہو"

ناگ بولا۔

"طبرانی! اس سانپ نے کہا ہے کہ وہ بابل کے
سانپوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا مگر وہ
ابھی ملک بابل کی طرف اصل حالات معلوم کرنے کے
لیے جاتا ہے۔ اور فوراً سارے حالات معلوم
کر کے اسے آ کر بتاتا ہے"

طبرانی پاؤں پٹخ کر بولی۔

"کتنی دیر میں آ جائے گا یہ سانپ؟"

ناگ نے کہا۔

"دوپہر تک واپس آ جائے گا کیونکہ یہ سانپ بہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تیز رفتار سے بھاگتا ہے۔"

طراقی کیا کر سکتی تھی۔ خاموش ہو گئی۔ بولی۔

"اچھا۔ تم پٹاری میں واپس چلے جاؤ۔"

ناگ نے اپنے آپ کو کبھی اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا۔ لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر وہ اس جڑی بوٹی سے اچھا ہو گیا تو اس لالچی سنگدل عورت کو مزا ضرور چکھائے گا۔ وہ پٹاری میں سانپ بن کر بیٹھ گیا اور چٹانی وادی کے سانپ کا انتظار کرنے لگا۔ طراقی گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے وادی میں نکل گئی۔ اس کے جاتے ہی کاہن جاگہ وہاں مقبرے میں داخل ہوا اور خزانے کی بو سونگھنے لگا۔ اس نے ساری کوٹھڑیوں اور تہہ خانوں میں گھوم پھر کر دیکھا۔ ابھی خزانہ نہیں آیا تھا۔ ناگ کا چونکہ اوپر والا دھڑ اپنے ہوش و حواس میں تھا۔ اس لیے اس نے محسوس کر لیا کہ کوئی غیر آدمی وہاں چل پھر رہا ہے۔ اسے اس کی بو آئی تھی۔ مگر وہ خاموش بیٹھا رہا۔

کوئی آدھ گھنٹے بعد سانپ وہاں آیا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ طراقی وہاں پر موجود نہیں ہے۔ تو وہ ناگ کی پٹاری کے پاس آیا۔ اس کا ڈھکنا کھولا اور پٹاری میں داخل ہو گیا۔ اس کے منہ میں ایک چھوٹے پیاز کی شکل کی کوئی بوٹی

تھی۔ اس نے بوٹی ناگ دیوتا کے سامنے ڈال دی اور کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میرے دادا سانپ نے آپ کو اپنا سلام بھیجا ہے اور کہا ہے کہ میں بڑھاپے کی وجہ سے خود حاضر نہیں ہو سکتا لیکن یہ بوٹی ابھی کھا جائیے۔ آپ کے جسم میں پھر وہی پہلے جیسی طاقت آ جائے گی۔ اور طلسم کا اثر اُتر جائے گا۔"

ناگ نے فوراً بوٹی کو منہ میں ڈالا اور اسے چبا کر کھا گیا۔ بوٹی کے کھاتے ہی ناگ کا پچھلا دھڑ پھر سے زندہ ہو گیا۔ اس کے نچلے دھڑ میں بھی زندگی کا خون گردش کرنے لگا۔ اس نے سانپ سے کہا۔

"اب تم جاؤ۔ میں کسی بھی وقت تمہارے غار میں آ جاؤں گا۔ اپنے دادا سانپ کو میرا سلام کہنا۔"

سانپ ادب سے سلام کر کے پٹاری سے نکلا۔ پٹاری پر پھر سے ڈھکنا دیا اور جدھر سے آیا تھا ادھر کو چل دیا۔ اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد طراقی بھی آ گئی۔ اور کچھ دیر کوٹھڑی میں ادھر اُدھر پھرتی رہی۔ پھر باہر نکل گئی۔ جب اس کے قدموں کی آواز دور چلی گئی تو ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پٹاری میں سے باہر نکل آیا۔ اسے اتنے دنوں کے بعد پہلی بار آزادی اور قوت کا احساس ہوا تھا۔ وہ رینگتا ہوا کوٹھڑی سے نکلا اور ملکہ کی قبر کے پہلو سے گزرتا مقبرے کی پرانی گھسی ہوئی پتھریلی دیوار پار کر کے چٹانوں کی وادی میں آ گیا۔ اسے سانپ کی بُو برابر آرہی تھی۔ وہ اس بُو کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس کا سراب بھی غائب تھا۔ پتھروں میں بہتے چشمے کے قریب سے ہو کر وہ ان چٹانوں کی طرف چلا۔ جس کے ایک غار میں سانپ اور دادا سانپ کا گھر تھا۔

Uploaded for:
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

بدروح چمٹ گئی

نوکیلی چٹان کے غار میں دادا سانپ خاموش بیٹھا تھا۔ اس کا پوتا سانپ جس نے ناگ کو ملکہ کے مقبرے میں جا کر بوٹی کھلائی تھی۔ اس کے قریب ہی کنڈلی مارے بیٹھا تھا غار سے باہر تک رہا تھا۔ اچانک دادا سانپ اور پوتا سانپ چونک اٹھے۔ انہیں ناگ دیوتا کی بُو آرہی تھی۔

"دادا! ناگ دیوتا آرہا ہے۔"

دادا سانپ کی آنکھوں پر سفید بالوں کی بھنوئیں جھکی ہوئی تھیں۔ سانپوں کی بھنوئیں نہیں ہوتیں مگر یہ سانپ اتنا بوڑھا تھا کہ اس کی سفید بھنوئیں اُگ آئی تھیں۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"ہاں بیٹا! ناگ دیوتا آرہا ہے۔"

پھر غار میں ناگ کالے سیاہ سانپ کی شکل میں داخل ہوا۔ دونوں سانپوں نے ادب سے اپنی گردنیں جھکا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر اسے سلام کیا۔ ناگ نے سب سے پہلے دادا سانپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں دادا۔"

دادا سانپ نے کمزور بوڑھی آواز میں کہا۔

"عظیم دیوتا! ہم تو آپ کے غلام ہیں۔ آپ کی خدمت ہمارا فرض ہے۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ سر غائب ہے۔ ایسا کیوں ہوا ہے۔ عظیم دیوتا؟"

ناگ نے دادا سانپ کو ساری کہانی بیان کر دی۔ دادا سانپ کچھ دیر خاموش رہا پھر ایک گہری سسکاری بھری اور بولا۔

"عظیم دیوتا! آپ سے زیادہ زمین اور جڑی بوٹیوں کے راز کو کون جان سکتا ہے۔ انہی چٹانوں میں ایک مت کال نام کی بوٹی اُگتی ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ اگر اس کا سُرمہ بنا کر اس کی ایک ایک سلائی آنکھوں لگا لی جائے تو غائب چیز ظاہر ہو جاتی ہے۔ میری گذارش ہے کہ آپ اس کی سلائی آنکھوں میں لگا لیں۔

آپ کا چہرہ ظاہر ہو جائے گا۔"

ناگ نے کہا۔

"کیا وہ بوٹی یہاں منگوائی جا سکتی ہے؟"

"کیوں نہیں۔"

اسی وقت دادا سانپ نے اپنے پوتے سانپ کو ایک خاص چٹان کا پتہ بتایا اور کہا کہ فوراً جا کر مت کال بوٹی لے آئے۔ پوتا سانپ فوراً غار سے نکل گیا اور تھوڑی ہی دیر بعد واپس آیا تو اس نے اپنے منہ میں ایک چھوٹی سی بوٹی پکڑی ہوئی تھی جس کی شکل ستارے کی طرح کی تھی۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں آگیا۔ اس کا سر غائب تھا۔ اس نے مت کال بوٹی کو دو پتھروں سے رگڑ کر اس کا سُرمہ بنایا اور ایک تنکے کی مدد سے اسے اپنی آنکھوں میں لگا لیا۔ ایک عجیب کرشمہ ہوا۔ مت کال بوٹی کا سُرمہ لگاتے ہی ناگ کی شکل ظاہر ہو گئی۔ اس کا سر چہرہ اور گردن دوبارہ نظر آنے لگے۔ ناگ بے حد خوش ہوا۔ اس نے دادا سانپ کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔

"دادا! اگر اس وقت آپ میری مدد نہ کرتے تو خدا جانے مجھے کب تک بغیر سر کے گذارہ کرنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پڑتا: کیا میں یہ سرمہ اپنے پاس رکھ لوں؟"

دادا سانپ بولا۔

"عظیم دیوتا! اس کو پاس رکھ کر کیا کریں گے۔ آپ نے جو ایک سلائی آنکھوں میں لگائی ہے یہ قیامت تک کے لیے کافی ہے۔ اب آپ دنیا کی ہر وہ شے جو غائب ہے دیکھ لیں گے۔"

ناگ مسکرا کر بولا

"تب تو ٹھیک ہے۔"

اس نے باقی سفوف پھینک دیا اور بولا۔

"دادا طبرانی ایک ظالم عورت ہے۔ اس نے دولت حاصل کرنے کے لالچ میں ہمارے کتنے ہی سانپوں کی جان لے لی ہے۔ اسے خزانہ بھی نہیں ملا۔ کیا ہمیں اس سے بدلہ نہیں لینا چاہیئے؟"

دادا سانپ نے کہا۔

"عظیم دیوتا! میں صرف اتنی ہی عرض کروں گا کہ بدلہ لینے سے معاف کر دینا زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اگر کسی نے برائی کی ہے تو وہ قدرت کی طرف سے اس کا بدلہ پا لے گا۔ بدلہ لینے سے ہمارے

بھائی سانپ واپس نہیں آسکتے۔"

ناگ کو دادا سانپ کی یہ بات بہت پسند آئی۔ اس بار پوتا سانپ بولا۔

"مگر دادا! بابل میں جس سانپ سے میں مل آیا تھا اور جس کے سارے رشتے دار سانپ طبرانی کی وجہ سے مارے گئے ہیں۔ وہ تو بدلہ لینے کی قسم کھائے ہوئے ہے۔"

دادا سانپ کہنے لگا۔

"وہ جانے اور اس کا کام۔ ہمیں اس سے کیا لینا؟"

اب ناگ واپس جانے کے لیے اٹھا اور بولا۔

"دادا! اب میں جاتا ہوں۔ مجھے واپس طبرانی کے پاس جا کر اسے بتانا ہے کہ اسے خزانہ کبھی نہیں مل سکے گا۔ اور اس نے سانپوں کو ہلاک کروا کر بے حد ظلم کیا ہے۔"

ناگ غار سے نکل آیا۔ باہر آتے ہی اس نے چھوٹے سیاہ عقاب کی شکل بدلی اور ہوا میں اڑتا ہوا ملکہ کے مقبرے کے باہر پہنچ کر وہ ایک چٹان پر بیٹھ کر نیچے دیکھنے لگا۔ اسے خیال آیا کہ اب اسے اس خطرناک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عورت کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ کیا معلوم یہ پھر اس پر منتر پھونک کر اس کے پچھلے دھڑ کو سن کر دے۔ ناگ نے وہیں سے واپس ملک بابل کی طرف جانے کا فیصلہ کیا اور اڑنے ہی والا تھا کہ اچانک اسے ایک آدمی ہاتھ میں خنجر لیے مقبرے میں داخل ہوتا نظر آیا۔ یہ کاہن جاگر تھا۔ جو طرانی کے خزانے کی تلاش میں وہاں آیا تھا۔ ناگ وہیں بیٹھا رہا کہ دیکھوں یہ آدمی خنجر لیے یہاں کیا کرنے آیا ہے۔ اتنے میں طرانی ایک کوٹھڑی میں سے باہر نکلی۔ جونہی وہ باہر نکلی کاہن جاگر نے اچھل کر اسے گردن سے دبوچ لیا اور زہر میں بجھا ہوا خنجر اس کی گردن پر رکھ کر بولا۔

"طرانی! تو مجھے خوب پہچانتی ہے۔ میں جاگر کاہن ہوں۔ مجھے سب معلوم ہے کہ تو نے سانپوں کے ذریعے بادشاہ کا خزانہ منگوا کر یہاں چھپا رکھا ہے۔ بتا خزانہ کہاں ہے۔ نہیں تو میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔ تجھے معلوم ہے کہ تیرا کوئی بھی منتر مجھ پر نہیں چل سکے گا۔"

طرانی نے جب اپنے آپ کو موت کے منہ میں دیکھا تو وہ گھبرا گئی۔ وہ جانتی تھی کہ جاگر خود ایک کاہن ہے۔

اور اس پر کوئی منتر نہیں چل سکے گا۔ اس نے سچ سچ بات بتا دی کہ خزانہ سانپ ضرور لا رہے تھے۔ مگر ابھی تک واپس خزانہ لے کر نہیں آئے۔ جاگر غضبناک ہو کر بولا۔

"تو جھوٹی ہے جھوٹ بول رہی ہے۔ بتا خزانہ کہاں ہے؟ کہاں چھپا رکھا ہے خزانہ؟"

طرانی یہی کہتی رہی کہ خزانہ میرے پاس نہیں ہے۔

جاگر کاہن بولا۔

"اچھا پھر میں یہیں بیٹھتا ہوں اور خزانے کا انتظار کرتا ہوں۔ اگر سانپ خزانہ لے کر نہ آئے تو میں تمہیں اگلی دنیا میں پہنچا دوں گا۔"

جاگر کاہن نے طرانی کو رسی سے باندھ کر ایک طرف ڈال دیا اور خود خنجر لے کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔ ناگ نے سوچا کہ یوں تو یہ ساری رات انتظار کرتے رہیں گے اور کوئی سانپ نہیں آ سکے گا۔ کیوں نہ انہیں سانپ بن کر جا کر ساری بات بتا دوں۔ طرانی مجھے سانپ کے روپ میں بالکل نہیں پہچان سکے گی۔ پس ناگ چٹان سے نیچے اڑ کر آیا۔ ایک سبز رنگ کے سانپ کی شکل بدلی اور رینگتا ہوا طرانی کی طرف چلا۔ اچانک اسے یاد آیا کہ طرانی تو سانپوں کی زبان جانتی ہی نہیں۔ ناگ وہیں سے واپس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پلٹ گیا۔

انسان کی شکل اگر وہ گیا تو طبرانی پہچان کر اس پر منتر پھونک دے گی۔ ناگ نے سوچا کہ جہنم میں جائے یہ عورت اور جاگر کاہن۔ مجھے ان سے کیا ملے گا۔ مجھے واپس ہی چلے جانا چاہیئے۔ اچانک اسے طبرانی کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ ناگ نے گردن گھما کر دیکھا۔ طبرانی رسّی میں جکڑی ہوئی تڑپ رہی تھی۔ اور کاہن جاگر ایک جگہ زمین پر پتھر مار رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ طبرانی کو اس چٹانی علاقے کے سیاہ بچھو نے ڈس دیا ہے۔ جس کے زہر سے کبھی کوئی نہیں بچا۔ دیکھتے دیکھتے طبرانی کا رنگ سیاہ پڑ گیا اور وہ ایک ہچکی لے کر مر گئی۔

کاہن جاگر نے بچھو کو ہلاک کر دیا تھا۔ طبرانی کی موت کے بعد کاہن جاگر نے ایک بار پھر سارے غاروں اور کوٹھڑیوں کی تلاشی لی۔ خزانہ کسی جگہ بھی نہیں تھا۔ ناگ سانپ کے روپ میں ایک طرف پتھروں کے پیچھے چھپ کر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جاگر پر دولت کا بھوت سوار تھا۔ جب اسے خزانہ کہیں نہ ملا تو وہ ملکہ کی قبر کے پاس آ کر اسے گھور کر دیکھنے لگا۔ کاہن جاگر کو یقین ہو چکا تھا کہ طبرانی کو خزانہ مل چکا ہے اور اس نے ضرور کہیں نہ کہیں چھپا رکھا ہے۔ جاگر کو شک ہوا کہ خزانہ شاید اس قبر کے اندر دبا دیا گیا ہے۔ اس نے خنجر کی مدد سے ٹوٹی پھوٹی قبر کے پتھروں کو اکھاڑنا شروع کر دیا۔ قبر خستہ حالت میں تھی۔ پتھر آسانی سے اکھڑنے لگے۔ دیکھتے دیکھتے قبر کھل گئی۔

اس وقت شام کا اندھیرا کافی گہرا ہو گیا تھا۔ کاہن جاگر کو اندھیرے میں قبر کے اندر کچھ نظر نہ آیا تو وہ کوٹھڑی میں گیا اور چراغ جلا کر لے آیا۔ چراغ اس نے قبر کے کنارے پر رکھ دیا اور نیچے جھانک کر دیکھا۔ پھر وہ قبر کے اندر اُتر گیا۔ ناگ یہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ اچانک قبر میں سے کاہن جاگر کی چیخ کی آواز بلند ہوئی اور پھر وہ قبر کے اندر سے دس فٹ اوپر کو اچھل کر باہر گرا۔ ناگ نے دیکھا کہ جاگر کے جسم کے گرد ایک کالا سانپ لپٹا ہوا تھا اور پھن اٹھائے اسے بار بار ڈس رہا تھا۔ کاہن جاگر کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا۔ سانپ نے اسے چھوڑ دیا۔ جاگر پتھروں پر لاش کی طرح پڑا تھا۔ وہ لاش بن چکا تھا اور اس کا جسم اب پانی بن کر پگھلنے لگا تھا۔ جلتے چراغ کی روشنی میں اس کا آدھا جسم پگھل گیا۔

سیاہ سانپ کو اچانک ناگ دیوتا کی بُو محسوس ہوئی تو وہ قبر میں واپس جاتے جاتے رُک گیا۔ ناگ چٹان پر سے اتر کر قبر کے پاس آ گیا۔ سیاہ سانپ نے ناگ کو دیکھتے ہی تعظیم سے سر جھکایا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! اس شخص نے ملکہ کی قبر کی بے حرمتی کی تھی اس لیے اسے سزا دی گئی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ یہ لالچی شخص خزانے کی تلاش میں قبر میں اترا تھا مگر یہ کس کی قبر ہے اور تم اس قبر کے اندر کیا کرتے ہو؟"

سیاہ سانپ کہنے لگا۔

"عظیم ناگ! میرا نام چکاری سانپ ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ یہ قبر سینکڑوں برس پرانی ہے اور یہاں ملک یمن کی ملکہ دفن ہے جو بڑی نیک دل، عبادت گزار اور غریبوں کی فریاد سننے اور ان کی مدد کرنے والی ملکہ تھی۔ ہمارا خاندان صدیوں سے اس رحم دل ملکہ کی قبر کی حفاظت کرتا چلا آرہا ہے۔"

ناگ نے سیاہ سانپ کے اس جذبے کی تعریف کی اور قبر میں جھانک دیکھا۔ چونکہ ناگ نے اپنی آنکھوں میں مت کالی بوٹی کے سرمے کی سلائی لگا رکھی تھی اس لیے اسے قبر کے اندر مٹی پڑے ملکہ کی ہڈیوں کا ڈھانچہ پورے جسم کے ساتھ نظر آنے لگا کیونکہ اس بوٹی کے سرمے کی تاثیر تھی کہ جو شے غائب ہو گئی وہ بھی نظر آجائے گی۔ ناگ نے دیکھا کہ ایک انتہائی نورانی چہرے والی ملکہ شاہی زرق برق لباس میں ملبوس قبر میں لیٹی ہے۔ اس کے بالوں میں تازہ پھول لگے ہیں۔ چہرے پر کسی آسمانی نور

ایسی پاکیزگی اور نور برس رہا ہے۔ قبر کی فضا جنت کے پھولوں سے مہک رہی ہے۔ اس وقت ناگ کو خیال آیا کہ واقعی نیک اور اللہ کی عبادت کرنے والے اور دنیا میں گناہوں سے پاک رہنے والے انسانوں کی قبریں ہمیشہ خوشبوؤں سے مہکتی رہتی ہیں۔ اور ان کی روحیں جنت میں آرام کرتی ہیں۔ اچانک ملکہ کی لاش کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں ایسی چمک تھی کہ ستاروں میں بھی ایسی چمک نہیں ہو گی۔ اس نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ناگ! تم نے میرا چہرہ دیکھ لیا ہے۔ اب میری خواہش ہے کہ تم میری قبر کو بند کر دو۔ خدا تمہارا بھلا کرے گا۔"

ناگ نے سوچا کہ دیکھو یہ کتنی نیک عورت ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کے منہ سے دوسروں کے لیے دعائیں نکل رہی ہیں۔ ناگ اسی وقت انسانی شکل میں آگیا۔ اس نے ادب سے ملکہ کو سلام کیا اور کہا۔

"ملکہ صاحبہ! میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ لیکن کیا آپ مجھے اتنا بتا سکتی ہیں کہ میرے بھائی اور بہنیں یعنی عنبر ماریا کیٹی اور تھیو سانگ کہاں ہوں گے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ملکہ کے نورانی چہرے کے ہونٹ آہستہ سے ہلے۔ اور آواز آئی۔

"وہ ہمیں غیب کا حال بتانے کی اجازت نہیں۔"

ناگ نے ادب سے کہا۔

"خدا آپ کو ہمیشہ ہمیشہ جنت الفردوس کی مسرتیں عطا کرے۔ آپ بے شک نیک روح ہیں۔"

یہ کہہ کر ناگ نے پتھر لگا کر قبر کو بند کر دیا۔ سیاہ سانپ یک طرف خاموش بیٹھا تھا۔ اس نے سانپ کی زبان میں ناگ سے پوچھا کہ وہ ملکہ کی روح سے کیا باتیں کر رہا تھا اس پر ناگ نے کہا۔

"یہ ایک راز ہے جو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ تم اب ملکہ کی قبر کی حفاظت کا کام سنبھال لو۔"

سیاہ سانپ نے ناگ کو سلام کیا اور قبر سے کچھ فاصلے پر پڑے ایک پتھر کے نیچے اپنے بل میں گھس گیا۔ ناگ نے جل ہوا دیا ملکہ کی قبر کے سرہانے رکھا اور وہاں سے عقاب کی شکل اختیار کر کے واپس ملک بابل کی طرف پرواز کر گیا۔

اس وقت عنبر اور ماریا ملک توران کی طرف اور کیٹی تھیوسانگ قدیم ہندوستان کے نیچے آباد ملک سنگلدیپ یعنی آج کے سری لنکا ملک کی طرف قلانطے کے ساتھ سفر کر رہے

تھے۔ وہ دونوں الگ الگ ناگ کی تلاش میں نکلے تھے اور ناگ عقاب کی شکل میں اڑتا ہوا ملک بابل کی طرف جا رہا تھا۔ اس کا ارادہ وہاں سے ملک یونان کے شہر مقدونیہ میں ارسطو اور سکندر کے محل میں جانے کا تھا۔ کیونکہ اس نے سکندر سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے دوستوں یعنی عنبر ماریا کیٹی اور تھیوسانگ سے ملنے کے بعد اس کے پاس واپس فرود آئے گا۔ کیٹی ماریا عنبر اور تھیوسانگ کا تو ناگ کو کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا۔ اب اس نے یہی فیصلہ کیا کہ بابل میں کچھ روز اپنے ساتھیوں کو تلاش کرنے کے بعد واپس سکندر اعظم کے ملک چلا جائے گا۔

ناگ بڑی تیز رفتاری سے اڑ رہا تھا۔ وہ آدھی رات سے پہلے پہلے بابل پہنچ گیا۔ اس وقت ہزاروں برس پرانا شہر بابل گہری نیند سو رہا تھا۔ آج کل تو ملک بابل کے صرف دو چار کھنڈر ہی نظر آتے ہیں جو کہ ملک عراق میں بغداد شہر سے کچھ فاصلے پر ہیں لیکن ہزاروں برس پہلے بابل شہر میں چھ چھ منزلہ خوب صورت مکان ہوا کرتے تھے۔ چوڑی اور رونق والی سڑکیں تھیں جن پر رتھ، گھوڑا گاڑیاں اور پالکیاں چلا کرتی تھیں۔ رات کو شہر کے بارہ دروازوں پر مشعلیں روشن رہا کرتی تھیں اور بادشاہ کا محل جگمگاتا رہتا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جب ناگ شہر کی فصیل کے اوپر سے اُڑتا ہوا شہر میں داخل ہوا تو اگرچہ شہر کے مکانوں میں اندھیرا تھا مگر دور بادشاہ کا محل جگمگا رہا تھا۔ اس کو خیال آیا کہ بادشاہ کا خزانہ لٹنے سے بچ گیا ورنہ آج شاہی خزانہ بالکل خالی ہوتا۔ ناگ ایک اندھیرے ویران باغ میں ایک درخت پر اتر آیا۔ یہاں وہ رات بسر کر کے دوسرے دن عنبر ماریا اور کیٹی وغیرہ کی کھوج میں نکلنا چاہتا تھا۔ وہ درخت کی شاخوں میں ایک ٹہنی پر بیٹھ گیا۔

باغ میں اندھیرا اور خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صحرا کی طرف سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ دور کسی وقت چوکیدار کی آواز سنائی دے جاتی تھی۔ اچانک ایک طرف سے ناگ کو زنانہ آوازیں آتی سنائی دیں۔ ایک ہلکا سا قہقہہ بھی سنائی دیا۔ ناگ نے سوچا کہ پتہ کرنا چاہیئے کہ آدھی رات کو اندھیرے باغ میں یہ عورتیں کیا کر رہی ہیں۔ اس نے وہیں سانپ کی شکل بدلی اور درخت سے اتر کر جدھر سے عورتوں کے باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں ادھر کو رینگنے لگا۔ اس نے ایک درخت کے نیچے بیٹھی دو ڈراؤنی شکل والی عورتوں کو دیکھا۔ ان کی گول گول آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں۔ دانت بھی اوپر کو اٹھے تھے اور بال کھڑے۔ ان کے رنگ سیاہ تھے۔

ناگ سمجھ گیا کہ یہ بھوت پریت عورتیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جو عورتیں دنیا میں رہ کر گناہ کرتی ہیں۔ مرنے کے بعد اِن کی روحیں بھوت پریت بن کر دنیا والوں کو پریشان کرنا اور مارنا شروع کر دیتی ہیں۔ ان کے قبضے میں وہی عورتیں اور مرد آتے ہیں جن کا ایمان کمزور ہوتا ہے۔ جن عورتوں، بچوں اور آدمیوں کا خدا اور اس کے رسولؐ پر پختہ ایمان ہوتا ہے یہ بدروحیں ان کے قریب بھی نہیں آتیں بلکہ خود اِن سے ڈر کر دور بھاگ جاتی ہیں۔ لیکن ایسے لوگ جن کے ایمان کمزور ہوتے ہیں اور جو اچھے کام نہیں کرتے یہ بھوت پریت بدروحیں ان پر قبضہ کر کے انہیں تنگ کرتی ہیں۔ اور کبھی کبھی مار بھی دیتی ہیں۔

عجیب بات تھی کہ ناگ کو یہ بدروحیں نظر آ رہی تھیں۔ حالانکہ بھوت پریت نظر نہیں آیا کرتے۔ ایک دم سے ناگ کو خیال آیا کہ یہ بدروحیں اِسے صرف اس لیے نظر آ رہی ہیں کہ اس نے اپنی آنکھوں میں مت کال بُوٹی کا سرمہ ڈال رکھا ہے۔ ناگ ان کے قریب ہی گھاس میں چھپ کر ان کی باتیں سننے لگا۔

ایک بدروح بولی۔

وہ بہن! میں تو صبح ہونے سے پہلے اس ملک سے چلی جاؤں گی۔ ملک ہندوستان میں بڑے کمزور ایمان والے لوگ رہتے ہیں۔ وہاں میں اِن لوگوں کو خوب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تنگ کر سکوں گی۔"

دوسری بد روح بولی۔

"بہن! میں تو آج رات صبح ہونے سے پہلے پہلے یہاں کسی نہ کسی کو چمٹ جاؤں گی تاکہ اسے خوب تنگ کروں پھر اسے مار ڈالوں۔ آخر میں کب تک بے کار بیٹھی رہوں گی۔ ہمارا بھی تو ایک کام ہے دنیا میں۔"

پہلی بد روح نے کہا۔

"یہ بھی اچھا ہے کہ ہم غائب ہوتی ہیں ہمیں کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ ورنہ کاہن اور جادوگر لوگ ہم پر بھی منتر پھونک کر ہمیں بھسم کر ڈالیں۔"

دوسری بد روح نے جس درخت کے نیچے وہ بیٹھی تھی اس کی شاخ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"دنیا والے بھی بڑے بے خبر ہیں۔ ان کو اصل میں کچھ پتہ نہیں۔ اس درخت کے نیچے سے دن میں کتنے ہی لوگ گزرتے ہوں گے مگر کسی کو معلوم نہیں کہ اگر اس درخت کے چند پتوں کو سکھا کر پیس لیا جائے۔ اور انسان اسے اپنے جسم پر مل لے تو دنیا کی کوئی بد روح کوئی بھوت پریت اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔"

پہلی بد روح درخت کی طرف دیکھ کر بولی۔

"تو ٹھیک کہتی ہو بہن! اس درخت کے پتے خشک ہو جاتے ہیں اور جب ان کا سفوف فضا میں اُڑتا ہے تو میرا تو دم گھٹنے لگتا ہے۔ یہ تو ہمارے لیے موت سے کم نہیں۔ اچھا بہن۔ میں اب ملک ہندوستان کی طرف چلتی ہوں۔ وہاں مجھے بہت شکار ملے گا۔"

یہ کہہ کر پہلے والی بد روح اتنی تیزی سے اُڑی کہ ناگ اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ اور وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

ناگ نے دوسری بد روح کی طرف دیکھا تو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں وہ بھی اتنی تیزی سے اُڑ گئی۔ کہ ناگ کی آنکھوں کے سامنے غائب ہو گئی۔

ناگ کو پہلی بار احساس ہوا کہ یہ بد روحیں جو کسی انسان کو نظر نہیں آتیں کس قدر تیزی سے اُڑتی ہیں۔ ناگ کو فکر لگ گئی کہ یہ بد روح جو اس شہر میں رہ گئی ہے۔ یہ تو اب ضرور کسی نہ کسی کمزور دل عورت یا مرد یا لڑکے لڑکی کو چمٹے گی اور اسے مار ڈالے گی۔ ناگ اس لڑکی یا لڑکے کو بچانا چاہتا تھا جس کو یہ بد روح چمٹنے والی تھی۔ مصیبت یہ تھی کہ یہ بد روح اتنی تیزی سے ناگ کی نگاہوں سے اوجھل ہوتی تھی کہ وہ اس کا پیچھا نہیں کر سکتا تھا۔ ناگ نے اسی وقت عقاب کا روپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بدلا اور رات کے اندھیرے میں شہر کا چکر لگانا شروع کر دیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے پیچھے بھی آیا۔ اس نے مکانوں کے آگے گیا میں نیچی اُڑان بھی کی کہ شاید کسی مکان کے اندر سے چلانے کی آواز آئے۔ مگر ہر طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ابھی تک بد روح نے اپنے شکار پر جھپٹا نہیں مارا تھا۔

یونہی دن نکلنے لگا۔ شہر کا اندھیرا آہستہ آہستہ دُور ہوتا گیا اور شہر کے سوتے مکان بیدار ہونے لگے۔ بازاروں میں کچھ لوگ بھی اپنے اپنے کام کو جاتے دکھائی دیئے۔ ناگ ابھی تک عقاب کی شکل میں تھا اور شہر کی ایک گلی کے نکڑ کے چھجے کے اوپر بیٹھا بڑا چوکنا ہو کر اِدھر اُدھر تک رہا تھا کہ شاید کہیں اسے بدروح نظر آجائے کیونکہ بدروح کو صرف وہی دیکھ سکتا تھا۔ لیکن ابھی تک اسے نہ تو بدروح دکھائی دی تھی اور نہ ہی کسی مکان سے رونے پیٹنے اور چلانے کی آواز آئی تھی۔ ناگ اُڑ کر دوسرے محلے کی طرف نکل گیا۔

یہ آبادی سے کچھ دُور کا علاقہ تھا اور ایک جگہ کھجور اور زیتون کے درخت اُگے تھے۔ ناگ نے دیکھا کہ وہاں ایک چشمہ بھی بہہ رہا تھا۔ ایک آدمی چشمے پر نہا رہا تھا۔ ایک عورت پاس ہی بیٹھی کپڑے دھو رہی تھی۔ ایک عورت

پھول توڑ رہی تھی۔ پیچھے ایک مکان تھا۔ جس کے آنگن میں ایک عورت آگ جلا کر روٹیاں پکا رہی تھی۔ ناگ کو یہ مکان بڑا اچھا لگا۔ وہ اُڑتا ہوا آیا اور اس مکان کے آنگن کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ کوٹھڑی میں سے ایک بہت ہی خوب صورت چہرے والی لڑکی ہاتھ میں چنگیر لیے نکل رہی تھی جہاں اس کی ماں روٹیاں پکا رہی تھی اِدھر کو آئی ابھی وہ اپنی ماں کے قریب بھی نہیں پہنچی تھی کہ چیخ مار کر دھڑام سے صحن میں گر پڑی۔ اس کی ماں روٹیاں چھوڑ کر روتی پیٹتی اس کی طرف بھاگی۔ باہر سے اس کا باپ بھی جو نہا رہا تھا اندر کو دوڑا جو لڑکی پھول توڑ رہی تھی وہ بھی اندر کو بھاگی۔

خوب صورت چہرے والی لڑکی زمین پر تڑپ رہی تھی اور اس کے حلق سے ایسی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے کوئی اس کا گلا گھونٹ رہا ہو۔ لڑکی کی یہ حالت دیکھ کر ناگ ایک دم سے سمجھ گیا کہ اسے بدروح چمٹ گئی ہے اور اس نے اس لڑکی کو اپنا شکار بنا لیا ہے۔ ناگ کو ابھی تک یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ وہی لڑکی مرتھا ہے جس کو مردہ فرعون کے حکم پر اس کے سیاہ پوش گورکن تاریک رات کو مصر سے اغوا کر کے مردہ فرعونوں کی بستی میں لے گئے تھے۔ اور جہاں سے اسے عنبر کیٹی اور ماریا اپنی جان جوکھوں میں ڈال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر بچا کر لائے تھے۔ جب یہ لڑکی مرتھا واپس اپنے ماں باپ کے پاس آ گئی تو انہوں نے خوف کے مارے ملک مصر چھوڑ دیا اور یہاں بابل شہر میں آ کر اپنا ایک مکان بنا کر رہنے لگے تھے۔ مرتھا کا باپ یہاں کھیتی باڑی کرتا تھا۔ اس لڑکی مرتھا پر ہمیشہ سے وہم اور خوف سوار رہتا تھا۔ اور بڑا ڈرا کرتی تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہم کیا کرتی تھی اور اسے خدا پر پورا بھروسہ نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بدروح نے اس لڑکی کو اپنا شکار چُن لیا اور اس سے چمٹ گئی۔ اس کی جگہ کوئی ایسی لڑکی ہوتی کہ جو کبھی وہم نہ کرتی، اس کو خدا اور اس کے رسولؐ پر پورا پورا ایمان ہوتا اور خدا کے سوا کبھی کسی سے خوف نہ کھاتی تو بدروح اس کو کبھی نہ چمٹتی بلکہ وہ تو اس سے خود ڈر کر بھاگ جاتی۔ مگر یہ لڑکی مرتھا کمزور عقیدے کی لڑکی تھی چنانچہ بدروح آسانی سے اسے چمٹ گئی۔

ناگ نے بہر حال اس لڑکی کو بدروح کے قبضے سے چھڑانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیونکہ خواہ لڑکی کمزور دل اور وہمی مزاج کی تھی مگر بے گناہ تھی۔ ناگ نے پہلا کام یہ کیا کہ وہاں سے عقاب بن کر اُڑا اور سیدھا اس باغ میں گیا جہاں اس نے رات گزاری تھی۔ پھر اس درخت پر آ گیا جس

کے نیچے رات دونوں بدروحیں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔ انہوں نے اسی درخت کے پتوں کے بارے میں کہا تھا کہ اگر اس کے پتے سکھا کر اس کا سفوف کسی کے جسم پر چھڑک دیا جائے تو کوئی بھی بدروح وہاں نہیں ٹھہر سکتی۔ ناگ نے اس درخت سے ایک پتوں کی بھری ہوئی ٹہنی توڑ کر اپنی چونچ میں پکڑی اور واپس اُڑ گیا۔

وہ سیدھا اس لڑکی مرتھا کے مکان کے پاس ایک گنجان درخت کے نیچے اتر پڑا اور فوراً انسانی شکل میں آ گیا۔ سب سے پہلا کام اس نے یہ کیا کہ ٹہنی کے سارے پتے توڑ کر اپنی جیب میں رکھ لیے۔ پھر لڑکی کے مکان کی طرف چلنے لگا۔ مکان سے لڑکی کے چیخنے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ مکان کے باہر بھی کچھ عورتیں موجود تھیں۔ ناگ نے ایک آدمی سے پوچھا۔

"یہاں کیا بات ہو گئی ہے بھائی؟"

اس آدمی نے بتایا کہ اس مکان میں ایک لڑکی رہتی ہے جس نے دیوتاؤں کی بے حرمتی کی ہے اور اب دیوتا اس سے انتقام لے رہے ہیں اور اس کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔ وہ تھوڑی دیر میں مرجائے گی۔ مکان کے آنگن کا دروازہ کھلا تھا۔ ناگ اندر داخل ہو گیا۔ صحن میں ہمسائے میں رہنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والی کئی عورتیں کھڑی آپس میں کہہ رہی تھیں کہ مرتھا نے دیوی دیوتاؤں کی بے حرمتی کی ہوگی۔ تبھی دیوی اس کو ہلاک کرنے آئی ہے۔ ایک کمرے میں سے لڑکی مرتھا کے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ناگ بے دھڑک اس کمرے میں داخل ہو گیا۔

کیا دیکھتا ہے کہ تخت پر وہی لڑکی رسیوں میں جکڑی پڑی ہے۔ جس کو بدروح نے اپنے قبضے میں جکڑ رکھا تھا اس کے منہ سے جھاگ بہہ رہا ہے۔ جسم پسینے میں شرابور ہے۔ وہ حلق سے چیخوں کی آوازیں نکال رہی ہے۔ اس کے ماں باپ اور بہنیں تخت کے قریب بیٹھی رو رہی ہیں۔ دوسری عورتیں خوف زدہ کھڑی ہیں۔ لڑکی کو تخت کے ساتھ رسیوں سے باندھ رکھا ہے۔ پھر بھی وہ اچھل اچھل کر عورتوں کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس افراتفری میں کسی نے بھی ناگ کی طرف نہ دیکھا۔ ناگ نے لڑکی کے سرہانے اسی بدروح کو بیٹھے صاف دیکھ لیا۔ جو آدھی رات کو باغ میں اپنی دوسری بدروح بہن سے باتیں کر رہی تھی۔ مگر ناگ نے یہ ظاہر نہ کیا کہ اس نے بدروح کو دیکھ لیا ہے۔ اس نے لڑکی کی ماں سے کہا۔

"ان عورتوں کو یہاں سے باہر نکالو۔ میں اس کا بھوت بھگا دوں گا۔"

اس پر ناگ نے دیکھا کہ لڑکی کے سرہانے بیٹھی بدروح

نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا۔ اصل میں لڑکی بے چاری کا برا حال تھا۔ اس کی آواز کم نکل رہی تھی مگر بدروح زیادہ چلا رہی تھی اور خوفناک آوازیں نکال رہی تھی۔ اس کی آوازیں واقعی بڑی ڈراؤنی تھیں۔ لڑکی کی ماں نے ناگ کی طرف دیکھا۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ لڑکی کا باپ بولا۔

"بیٹا! تم کیوں اپنی جان گنواتے ہو۔ ہماری بیٹی نے دیوی کی بے حرمتی کی ہے۔ یہ تو اب مرنے والی ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"آپ کی لڑکی نے کسی دیوی کی بے حرمتی نہیں کی۔ اس کو ایک بھوت بدروح نے اپنے قابو میں کیا ہوا ہے۔ میں اسے ابھی ٹھیک کرتا ہوں۔ آپ ان عورتوں کو باہر نکال دیں۔"

باپ نے عورتوں سے التجا کی کہ وہ باہر چلی جائیں۔ بڑی مشکل سے لڑکی کی بہنوں نے عورتوں کو کمرے سے باہر نکالا۔ جب کمرے میں صرف لڑکی مرتھا کی دو بہنیں ماں اور باپ ہی رہ گئے تو ناگ لڑکی کے تخت کے پاس بیٹھ گیا۔ اور بولا۔

"آپ لوگ فکر نہ کریں یہ ابھی ٹھیک ہو جائے گی۔"

پھر اس نے لڑکی مرتھا کی چھوٹی بہن کے کان میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرے ساتھ آؤ۔"

چھوٹی بہن ناگ کے ساتھ کمرے سے باہر آگئی۔ ناگ نے اسے دوسرے کمرے میں لے گیا اور جیب سے درخت کے پتے نکال کر بولا۔

"اسے آگ پر سکھاؤ اور پھر پتھر پہ پیس کر اس کا فوراً سفوف تیار کر کے ایک بند ڈبے میں بند کر کے اندر لے آؤ۔ خبردار جب تک میں اشارہ نہ کروں۔ ڈبے کا ڈھکنا مت کھولنا۔"

چھوٹی بہن بے چاری گھبرائی ہوئی تھی۔ بولی۔ ابھی لاتی ہوں۔

Uploaded for:
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

چاہ بابل کے قیدی

ناگ واپس بدروح والے کمرے میں آگیا۔

ناگ جان بوجھ کر بدروح سے آنکھیں نہیں ملا رہا تھا۔ وہ اس پر یہ ہرگز ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ لڑکی مرتھا چلا رہی تھی۔ اچھل رہی تھی۔ رسی تڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔ ناگ نے لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"اے بھوت! اس لڑکی کو تم کیوں تنگ کر رہے ہو؟ اس نے تیرا کیا بگاڑا ہے؟"

بدروح قہقہہ لگا کر بولی۔

"یہ مجھے پسند آگئی ہے۔ میں اسے اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔ میرے راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ میں تمہیں بھی ہلاک کر ڈالوں گی۔"

ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اے بدروح! کیا تُو مجھے جانتی ہے کہ مَیں کون ہوں؟ اگر تُو مجھے جانتی ہے تو پھر میرے حکم پر اس لڑکی کو چھوڑ کر چلی جا۔"

بدروح قہقہہ لگا کر کہنے لگی۔

"تم ایک کمزور بکرے ہو۔ میں تمہیں کچا چبا کر کھا جاؤں گی۔ جان پیاری ہے تو یہاں سے بھاگ جا۔"

ناگ کو یہ سن کر خوشی ہوئی کہ بدروح نے اسے پہچانا نہیں تھا کہ وہ اصل میں کون ہے۔ یہ بات معلوم کرنی بہت ضروری تھی ورنہ ناگ بدروح پر حملہ نہیں کر سکتا تھا۔ ناگ نے ابھی تک بدروح سے آنکھ نہیں ملائی تھی۔ مگر ترچھی نگاہ سے وہ دیکھ چکا تھا۔ کہ بدروح نے دو تین بار ناگ کی طرف اپنا مکروہ ہاتھ بڑھایا تھا مگر نہ جانے کیوں وہ ناگ کو اپنی گرفت میں نہ لے سکی تھی۔ اس پر ناگ کو حیرانی بھی ہوئی تھی اور خوشی بھی۔ شاید یہ ناگ کے جسم سے نکلنے والی خاص شعاعوں کا اثر تھا جسے بدروح نے خاص طور پر محسوس کر لیا تھا۔

اس کے باوجود بدروح ناگ سے خوفزدہ نہیں تھی۔ وہ بار بار ناگ کو دھمکی دے رہی تھی کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ نہیں تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی اور لڑکی سے پہلے

تمہیں ہلاک کر دوں گی۔ ناگ بدروح کو سمجھانے کی کوشش میں وقت گزار رہا تھا تاکہ مرتھا کی چھوٹی بہن پتوں کا سفوف لے آئے۔ اِدھر دوسرے کمرے سے سِل پر پتوں کے رگڑنے کی آواز برابر آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد لڑکی مرتھا کی بہن ایک گول بند لکڑی کی ڈبی میں خاص سفوف لے کر آ گئی۔ ناگ نے سفوف کی ڈبی اس کے ہاتھ سے لے لی۔ اور بدروح سے کہا۔

"اس ڈبی میں تیری موت ہے۔ میں اب بھی تمہیں کہتا ہوں کہ اس لڑکی کو چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔"

بدروح نے ایک بلند ڈراؤنا قہقہہ لگایا اور بولی۔

"میں ابھی تمہیں مزہ چکھاتی ہوں۔"

اور ناگ نے دیکھا کہ بدروح لڑکی کے سرہانے سے اٹھی اور اس کی طرف بڑھی۔ شاید وہ لڑکی کی چھوٹی بہن کا گلا دبانا چاہتی تھی۔ کہ ناگ نے ڈبی کھول کر اس میں سے سفوف کی چٹکی بھری اور بدروح کے اوپر پھینک دی۔ بدروح کے منہ سے ایک بھیانک چیخ کی آواز نکلی اور وہ تڑپ کر چھت کی طرف لپکی ناگ نے سفوف کو سارے کمرے میں دیواروں کے ساتھ ساتھ بکھیر دیا۔ بدروح زور زور سے چیخیں مارتی کمرے سے اتنی تیزی سے بھاگی کہ ناگ اسے پوری طرح دیکھ بھی نہ سکا۔

بدروح کے جاتے ہی لڑکی مرتھا کی حالت ایک دم سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سنبھل گئی۔ اس کی آنکھوں کی چمک واپس آ گئی۔ چہرے کا رنگ معمول پر آ گیا۔ منہ سے جھاگ غائب ہو گئی۔ اس نے اپنی خوبصورت آنکھیں کھول دیں۔ اور کہا۔

"ماں جی! میں کہاں ہوں؟ آپ نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے؟"

لڑکی کو صحت یاب ہوتے اور اپنی اصلی حالت میں آتے دیکھ کر ماں باپ اور بہنوں کی جان میں جان آئی۔ ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ ناگ کے کہنے پر اسی وقت لڑکی کی رسیاں کھول دی گئیں۔

"بدروح چلی گئی ہے ماں جی! آپ کی بچی اچھی ہو گئی ہے۔"

ماں اور باپ تو ناگ کے پاؤں میں گر پڑے۔ ناگ نے فوراً انہیں اٹھایا اور کہا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ کی بچی اچھی ہو گئی۔ آپ خدا کا شکر ادا کریں۔"

لڑکی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ ناگ کے کہنے پر اسی وقت اسے گرم دودھ پلایا گیا۔ اس کی بہنیں اسے نئے کپڑے پہنانے کے لیے دوسرے کمرے میں لے گئیں۔ ناگ کی خوب خاطر داری ہونے لگی۔ مگر وہ خاموش رہا۔ اس کو بھلا کسی کی خاطر مدارت

کی کیا ضرورت تھی۔ اس نے تو محض انسان کی بھلائی کیلئے ایسا کیا تھا۔ کیونکہ وہ کسی بے گناہ انسان کسی بے گناہ لڑکی یا لڑکے کو مصیبت میں گرفتار نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لڑکی کے باپ نے ناگ کے آگے پھل رکھے اور پوچھا۔

"بیٹا تم کون ہو اور کہاں سے رحمت کا فرشتہ بن کر آ گئے؟"

ناگ بولا۔

"میں پردیسی ہوں۔ ادھر سے گزر رہا تھا کہ عورتوں کی آوازیں سنیں اور چلا آیا کہ لڑکی کی مدد کروں۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کی بیٹی اچھی ہو گئی۔"

لڑکی کی ماں کہنے لگی۔

"بیٹا! کیا کہوں۔ پہلے بھی ہماری بیٹی کو بھوت اٹھا کر لے گئے تھے۔ پھر تمہارے جیسے کچھ نیک دل انسان اسے وہاں سے بچا کر ہمارے پاس لے آئے۔ ہم پہلے مصر میں رہا کرتے تھے۔ اب لڑکی کو لے کر بابل ہی آ گئے ہیں۔ مگر بھوتوں نے یہاں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑا۔"

ناگ نے کہا۔

"ماں جی! آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ میں آپ کو یہ سفوف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیئے جاتا ہوں۔ اسے ہر روز صبح کے وقت اپنے مکان کے چاروں طرف چھڑک دیا کریں۔ کوئی بھوت آپ کے مکان میں نہیں آئے گا۔"

لڑکی کا باپ بولا۔

"اور جب یہ ختم ہو گیا تو کیا کریں گے بیٹا؟"

ناگ نے لڑکی کے باپ کو باغ والے درخت کی پوری نشانی بتا دی اور کہا۔

"اس درخت کے پتے کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ جب سفوف ختم ہو جائے تو اس درخت کے تازہ پتے لاکر انہیں سکھا کر اس کا سفوف تیار کر لیں۔"

لڑکی کی ماں کہنے لگی۔

"بیٹا اگر ہماری بچی باہر گئی تو بھوت مکان کے باہر اسے پکڑ لے گا۔"

ناگ نے کہا۔

"گھر سے جو بھی باہر جائے تھوڑا سا سفوف اپنے جسم پر لگا لیا کرے۔ ساری زندگی کوئی بھوت کوئی بدروح آپ کے قریب نہیں آئے گی۔"

اتنے میں دونوں بہنیں لڑکی مرتھا کو نئے کپڑے پہنا کر لے آئیں۔ اس نے ناگ کو سلام کیا اور بیٹھ گئی۔ ناگ نے

لڑکی کو بھی سب کچھ سمجھا دیا۔ اس نے ناگ کا بے حد شکریہ ادا کیا۔

ناگ جانے لگا تو لڑکی کے باپ نے کہا۔

"بیٹا! تم نے ہم پر بہت احسان کیا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ آج کی رات ہمارے مہمان بن کر رہو۔ اور ہمیں خدمت کا موقع دو۔"

ناگ کو بھی کوئی کام نہیں تھا۔ اس نے سوچا کہ چلو یہ رات اسی مکان میں بسر کرتے ہیں۔ دوپہر کے بعد عنبر ماریا اور کیٹی کی تلاش میں نکلوں گا۔ لڑکی نے ناگ سے باتیں شروع کر دیں۔ اس نے کہا۔

"میرا نام مرتھا ہے بھائی۔ آپ کا کیا نام ہے؟"

ناگ اپنا نام نہیں بتانا چاہتا تھا۔ بولا۔

"تم مجھے لاگوس کہہ لو۔ یہی میرا نام ہے بہن!"

دوپہر کا کھانا انہوں نے مل کر کھایا۔ ناگ نے مرتھا سے یہ پوچھنے کی خاص ضرورت محسوس نہ کی کہ اس کو پہلے بھوت اٹھا کر کہاں لے گئے تھے۔ اس نے سمجھا کہ اس قسم کی باتیں پرانے زمانے میں ہوا ہی کرتی تھیں۔ کہ بھوت اٹھا کر لے جاتے تھے [illegible] واپس چھوڑ جاتے تھے۔ ورنہ اسے مرتھا سے [illegible] حال معلوم ہو جاتا۔

[illegible] دوپہر [illegible] سب لوگ کمرے میں آرام کرنے کی غرض

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے پلٹ گئے۔ ناگ دوسرے کمرے میں قالین پر آکر لیٹ گیا۔
شہر کی طرف جانے کا وہ ارادہ کر ہی رہا تھا کہ اچانک ساتھ والے
کمرے سے مرتھا کی چیخ بلند ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی
بہنوں اور ماں کے چلانے اور مدد کے لیے پکارنے کی آوازیں
آنے لگیں۔ ناگ بھاگ کر ساتھ والے کمرے میں گیا۔ دیکھا کہ مرتھا
قالین پر پڑی تڑپ رہی ہے۔ اس کی ماں نے روتے ہوئے کہا۔

"بیٹا! اسے سانپ ڈس گیا ہے۔ جانے کہاں سے
نکل آیا تھا۔"

مرتھا کی بہنیں اور باپ مرتھا کو سنبھال رہے تھے اور
رو رہے تھے۔ ناگ مرتھا کے قریب بیٹھ گیا۔ اس نے کمرے
میں نگاہ ڈالی۔ اور پوچھا۔

"سانپ کدھر سے آیا تھا؟"

"بیٹا! کچھ معلوم نہیں۔ یہ اسی بھوت نے بھیجا ہو گا۔
اب میری بیٹی کا کیا بنے گا؟"

لڑکی مرتھا پر غشی طاری ہونے لگی تھی۔ ناگ نے کہا۔

"آپ سب لوگ فکر نہ کریں۔ مرتھا ابھی ٹھیک ہو
جاتی ہے۔ آپ سب پرے پرے ہٹ جائیں۔"

سب کو چونکہ ناگ پر بھروسہ تھا۔ اس لیے فوراً پرے
پرے ہٹ گئے۔ ناگ نے آنکھیں بند کر کے منہ سے ایک ہلکی

سی سیٹی کی آواز نکالی اور اس سانپ کو بلایا جو ابھی ابھی مرتھا
کو ڈس کر فرار ہوا تھا۔ اس سانپ کو واقعی بدروح نے
بھیجا تھا جو ابھی تک شکست کھانے کے بعد اس مکان سے
کچھ فاصلے پر ایک درخت کی شاخوں میں چھپی بیٹھی تھی اور اس
لڑکی کو ہر حالت میں ہلاک کر دینا چاہتی تھی۔ اس نے وہیں چشمے
کے قریب ایک جگہ رہتے سانپ کو بل میں سے کھینچ کر باہر نکالا اور
حکم دیا کہ جاؤ۔ اور فلاں شکل کی لڑکی کو ڈس آؤ۔ سانپ بدروحوں
کے حکم کو ٹال نہیں سکتے۔ سانپ فوراً گیا اور مرتھا کو ڈس کر باہر
بھاگ گیا۔ اس نے ناگ دیوتا کی آواز سنی تو فوراً چشمے والے
اپنے بل سے نکل کر مکان کی طرف دوڑا۔

مرتھا ابھی ہوش میں تھی۔ اس کی بہنوں باپ اور ماں
نے دیکھا کہ ایک نسواری رنگ کا سانپ رینگتا ہوا کمرے میں
داخل ہوا۔ سب کی چیخیں نکل گئیں۔ ناگ نے ہاتھ سے خاموش
رہنے کا اشارہ کیا۔ اور سانپ سے کہا۔

"میں ناگ دیوتا تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس لڑکی کے جسم
سے اپنا سارا زہر واپس چوس لو۔"

سانپ نے ادب سے سر جھکا دیا اور بولا۔

"جو حکم عظیم ناگ دیوتا!"

اور مرتھا کی طرف بڑھا۔ مرتھا گھبرائی۔ سیٹی۔ وہ زیادہ بیہوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں نہیں تھی۔ پھر بھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اور سمجھ گئی تھی کہ
یہ شخص ناگ ہے جس کا ذکر مردہ فرعونوں کی بستی میں اس کے
ساتھی عنبر مادیا اور کیٹی کیا کرتے تھے۔ ناگ نے آہستہ سے کہا۔

"مرتھا بہن! یہ سانپ اب تمہیں ڈسنے نہیں بلکہ تمہارے
جسم کا زہر چوسنے آ رہا ہے۔ تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔"

مرتھا کو چونکہ یقین ہو گیا تھا کہ یہ شخص ناگ ہے اس لیے
اس نے اپنا پاؤں سیدھا کر دیا۔ سانپ نے اپنا منہ مرتھا کی
ایڑی پر اس جگہ رکھ دیا جہاں اس نے ڈسا تھا۔ اور آہستہ
آہستہ مرتھا کے جسم میں داخل کیا ہوا زہر چوسنا شروع کر
دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں مرتھا کے جسم کا سارا زہر سانپ
نے چوس لیا اور منہ پیچھے ہٹا کر ناگ کے آگے سر جھکایا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی
میں نے سارا زہر چوس لیا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"کیا تمہیں بدروح نے بھیجا تھا؟"

"ہاں عظیم ناگ دیوتا! مگر مجھ سے غلطی ہو گئی۔ اب
ایسی غلطی ہرگز نہیں کروں گا۔"

ناگ نے سانپ کو ڈانٹ کر واپس بھیج دیا۔ مرتھا کے
چہرے کی رونق واپس آ گئی۔ ماں باپ اور بہنیں مرتھا کو نئی زندگی

ملنے دیکھ کر بے حد خوش ہوئیں۔ اور مرتھا کو گلے لگا لیا۔ ناگ نے
کہا۔

"اب کوئی سانپ بھی اس گھر میں داخل نہیں ہو گا۔"

مرتھا نے مسکرا کر کہا۔

"جب عظیم ناگ دیوتا منع کر دے تو کس سانپ کو جرأت
ہو سکتی ہے کہ ہمارے گھر میں داخل ہو۔"

ناگ تو اپنی جگہ سے اچھل سا پڑا۔ اس کا منہ حیرت کے مارے
کھلے کا کھلا رہ گیا کہ اس عام سی لڑکی کو یہ کیسے پتہ چل گیا کہ وہ ناگ
دیوتا ہے؟ مرتھا کی بہنیں ماں اور ملن باپ بھی کبھی مرتھا اور کبھی
ناگ کی طرف تک رہی تھیں۔ ناگ نے مرتھا کی آنکھوں میں آنکھیں
ڈال کر پوچھا۔

"سچ سچ بتاؤ لڑکی تم کون ہو اور تمہیں کیسے پتہ چلا کہ
میں ناگ دیوتا ہوں؟"

مرتھا ہنسنے لگی۔ بولی۔

"ناگ بھیا! مجھے کوئی غیب کا علم نہیں ہے۔ مجھے اس
لیے پتہ ہے کہ تم ناگ دیوتا ہو کہ میں عنبر مادیا اور کیٹی
کے ساتھ فرعونوں کی بستی میں کچھ وقت گزار چکی ہوں۔
وہ ہر وقت مجھ سے تمہارا ذکر کیا کرتے تھے۔"

ناگ کو اب اور زیادہ حیرت ہوئی کہ لڑکی تو عنبر مادیا اور کیٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر بھی جانتی ہے اور ان کے ساتھ رہ چکی ہے۔ ناگ نے کہا۔

"خدا کے لیے مجھے بتاؤ کہ عنبر ماریا کیٹی کہاں ہیں؟"

اب مرتھا نے فرعونوں کی پراسرار بستی میں اغوا ہو کر جانے اور عنبر ماریا کیٹی کے وہاں پہنچنے اور چھڑا کے ساتھ لے کر وہاں سے فرار ہو کر آنے کی ساری داستان سنا ڈالی اور بولی۔

"میں اور میرے والدین عنبر ماریا کیٹی کا احسان کبھی نہیں بھلا سکتے۔ کیونکہ وہی مجھے اس موت کی بستی سے نکال کر میرے ماں باپ کے پاس لائے تھے۔"

مرتھا کی ماں نے کہا۔

"ہاں ناگ بیٹا! ایک تمہاری عمر کا لڑکا ہمارے گھر آیا تھا۔"

مرتھا نے کہا۔

"ہاں جی۔ ماریا بھی اس کے ساتھ تھی مگر چونکہ وہ غائب تھی اس لیے آپ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔"

مرتھا کی بہنوں اور باپ نے بھی ناگ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس نے مرتھا کی ایک بار پھر جان بچا کر اس پر دوسری بار احسان کیا ہے۔ ناگ نے مرتھا سے کہا۔

"کیا تمہیں کچھ اندازہ ہے کہ عنبر ماریا کیٹی کس طرف جانے کا منصوبہ بنا رہے تھے؟"

مرتھا بولی۔

"عنبر ماریا تو مجھے لے کر میرے ماں باپ کے گھر آ گئے تھے۔ اور کیٹی کو انہوں نے کاروان سرائے کی طرف روانہ کر دیا تھا جہاں وہ تھیوسانگ کو اس لیے چھوڑ گئے تھے کہ وہ ناگ کا یعنی تمہارا سراغ لگائے۔"

ناگ حیران ہوا کہ مرتھا تھیوسانگ کو بھی جانتی ہے۔ اب اسے یقین ہو گیا کہ مرتھا بالکل سچی ہے۔ اس نے مرتھا سے پوچھا۔

"کیا تمہیں کچھ بھی معلوم نہیں کہ وہ لوگ وہاں سے کدھر گئے ہوں گے؟ میرا مطلب ہے وہ کس طرف جانے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے؟"

مرتھا بولی۔

"ناگ بھیا! وہ صرف تمہارے لیے پریشان تھے اور یہی کہہ رہے تھے کہ اگر تھیوسانگ نے ناگ کا پتہ نہیں چلایا ہوگا تو وہ سب مل کر تمہاری تلاش میں نکلیں گے۔ اب مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ تمہاری کھوج میں کس طرف گئے ہوں گے۔ کیونکہ مجھے میرے ماں باپ اس کے چند ہی روز بعد مصر سے لے کر یہاں بابل میں آ گئے تھے۔"

جب مرتھا کی بہنوں اور ماں باپ کو یہ پتا چلا کہ ناگ اصل میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ دیوتا ہے اور سانپ ہے تو وہ اس سے کچھ خوف محسوس کرنے لگے۔ پھر انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا کہ ناگ نے سانپ کو حکم دے کر وہاں بلایا اور سانپ نے اس کے حکم سے مرتھا کے جسم سے اپنا سارا زہر چوس لیا تھا۔

دوسری طرف جب بدروح نے، جو ابھی تک مکان سے کچھ دور ایک درخت میں چھپی بیٹھی تھی۔ یہ دیکھا کہ لڑکی مرتھا کے مکان سے اس کی لاش نہیں نکلی۔ اور رونے کی آوازیں بھی نہیں آرہی ہیں تو وہ بڑی سٹ پٹائی۔ لپک کر نسواری سانپ کے بل میں ہاتھ ڈال کر اسے باہر نکالا اور پوچھا کہ اس نے لڑکی کو ڈسا تھا تو وہ مری کیوں نہیں؟

نسواری سانپ نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اندر ناگ دیوتا موجود ہے۔ میں نے لڑکی کو ڈسا تھا۔ مگر ناگ دیوتا نے حکم دیا کہ لڑکی کا زہر چوس لو اور میں نے اس کا سارا زہر چوس لیا۔"

بدروح نے چلا کر کہا۔

"تم نے ایسا کیوں کیا؟"

نسواری سانپ بولا۔

"اس لیے کہ میں ناگ دیوتا کا حکم نہیں ٹال سکتا۔ وہ

ہمارے سب سے بڑے دیوتا ہیں۔"

بدروح کا مکروہ چہرہ سکڑ گیا۔ ہوں۔ تو وہ آدمی ناگ دیوتا ہے۔ تب ہی میرا ہاتھ اس کے جسم کے قریب جاتے ہی اپنے آپ ایک ہلکے سے جھٹکے سے واپس آجاتا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی۔ پھر اس نے نسواری سانپ سے کہا۔ ٹھیک ہے تم چلے جاؤ۔ سانپ اپنے بل میں گھس گیا۔ بدروح نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ناگ دیوتا سے انتقام ضرور لے گی۔ کیونکہ اس نے اسے غمناک شکست دی تھی۔ اور بدروح اپنی شکست کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن وہ ناگ دیوتا تھا۔ اس پر کسی سازش کے ذریعے ہی ہاتھ ڈالا جا سکتا تھا۔ ناگ دیوتا کوئی معمولی آدمی نہیں تھا۔

بدروح واپس درخت میں جا کر چھپ گئی۔ اس نے اپنی بڑی بہن کا تصور ذہن میں جمایا اور اسے کہا۔

"میری بہن! میں بڑی مشکل میں ہوں۔ فوراً میری مدد کو پہنچو۔"

دوسرے ہی لمحے اس بدروح کی بہن بدروح وہاں درخت پر اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔ اس نے اپنی چھوٹی بہن سے پوچھا کہ وہ پریشان کیوں ہے؟ بدروح نے اپنی بڑی بہن کو ساری کہانی بیان کی اور غرا کر کہا میں ناگ دیوتا سے ہر حالت میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انتقام لینا چاہتی ہوں۔ میں اسے ایسا مزا چکھانا چاہتی ہوں کہ وہ
وہ ساری زندگی یاد رکھے۔

"تم خوب جانتی ہو کہ ہم بد روحیں اپنی شکست کبھی برداشت نہیں کیا کرتیں۔"

بڑی بد روح بہن سوچ میں پڑ گئی۔ پھر بولی۔

"وہ ناگ دیوتا ہے۔ اس کی طاقت کچھ کم نہیں ہے۔ تم اس کو چھو بھی نہیں سکتی ہو۔ تم اسے آگ میں بھی نہیں ڈال سکتی ہو۔ ایسا کرو گی تو وہ اپنی جون بدل کر اُڑ جائے گا۔"

دوسری بد روح نے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے کہ مقابلہ ناگ دیوتا سے ہے جو زمین اور سمندر کے سارے سانپوں کا دیوتا ہے۔ مجھے اگر ناگ دیوتا پر برتری حاصل ہے تو صرف اتنی کہ وہ مجھے دیکھ نہیں سکتا۔"

بڑی بد روح بولی۔

"بس اسی ایک شے سے تم فائدہ اٹھا کر ناگ سے کسی طرح اپنا بدلہ لے سکتی ہو۔"

دوسری بد روح نے کہا۔

"لیکن یہی تو میں تم سے پوچھ رہی ہوں کہ میں اپنے دشمن

ناگ سے کس طرح بدلہ لوں گی؟"

بڑی بد روح بہن نے کافی سوچ بچار کے بعد کہا۔

"تم ناگ کو اپنی نگاہوں میں رکھو۔ وہ جہاں جائے اس کا پیچھا کرتی رہو۔ اتنی دیر میں میں اپنے بد روحوں کے قبیلے کی سردارنی بد روح سے مشورہ کرتی ہوں۔ میں بہت جلد سردارنی بد روح سے مشورہ کر کے تمہارے پاس آ جاؤں گی۔ تم فکر مت کرنا۔"

بد روح نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سردارنی بد روح بڑی تجربہ کار ہے۔ اسے ضرور کوئی ایسا طریقہ معلوم ہو گا۔ جس کی مدد سے میں ناگ سے بھی اور اپنے قبیلے کی شکست کا بدلہ لے سکوں گی۔"

[illegible] بد روح چلی گئی۔ دوسری بد روح درخت پر بیٹھی [illegible] منظر میں مرتھا کے مکان پر لگا دیں جہاں [illegible] ایک کمرے میں مرتھا کے پاس بیٹھا عنبر تھیوسائناک [illegible] کیٹی کی باتیں کر رہا تھا۔ جب رات ہوئی تو ناگ [illegible] دوسرے لوگوں کے ساتھ سو گیا۔ اگلے روز وہ اٹھا [illegible] منہ دھو کر تازہ دم ہوا اور پھر مرتھا اور اس کے باپ اور ماں سے اجازت لے کر عنبر ماریا، کیٹی اور تھیوسائناک کی کھوج میں شہر کی طرف چل پڑا۔ وہ سب سے پہلے سیدھا [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہنچا۔ جہاں عنبر، ماریا اور وہ رہا کرتے تھے۔

سرائے میں اب نہ عنبر تھا، نہ کیٹی اور نہ تھیوسانگ ـــــ

ناگ نے سرائے کے مالک اور نوکروں سے کافی پوچھ گچھ کی کہ اس کے جو دوست سرائے کی کوٹھڑی میں رہتے تھے وہ کہاں گئے ہیں۔ مگر کوئی بھی اسے تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ کسی کو پتہ ہی نہیں تھا کہ عنبر وغیرہ کہاں کدھر گئے ہیں۔ سرائے میں کتنے ہی مسافر آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ ناگ ناامید ہو کر شہر کی گلیوں اور بازاروں میں گھومنے لگا۔ دن کا وقت تھا۔ بابل کے خوب صورت بازاروں میں بڑی رونق تھی۔ اسے شہر کی فضا میں عنبر، ماریا اور کیٹی، تھیوسانگ کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔ وہ اتنا ضرور سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ اس شہر سے کسی طرف نکل چکے ہیں۔ اب وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کس طرف کو گئے ہیں۔

لیکن اس سوال کا جواب اسے بھلا کون دے سکتا تھا؟ بابل میں دن کافی نکل آیا تھا سڑکوں گلیوں میں بڑی رونق تھی۔ ہر ملک کے لوگ چل پھر رہے تھے۔ دکانیں سجی ہوئی تھیں۔ خرید و فروخت ہو رہی تھی۔ بابل میں ایک چاہ بابل ہوا کرتا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا گول مینار تھا۔ جس کے نیچے زمین کے اندر ہی اندر نیچی چھت والے تہ خانے بنائے گئے تھے۔ ان تہ خانوں میں بادشاہ اپنے دشمنوں کو پھینک دیتا تھا جہاں وہ سورج

کی روشنی اور تازہ ہوا کے بغیر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر جاتے تھے۔ چاہ بابل کے نام سے ہر کوئی کانپ جاتا تھا۔ کیوں ایک بار جو کوئی اس چاہ بابل میں ڈالا جاتا پھر اس کی ہڈیاں بھی باہر نہیں آتی تھیں۔ وہیں تاریک تہ خانے میں زمین کھود کر اسے دبا دیا جاتا تھا۔ یہ گول مینار شہر میں ہر طرف سے دکھائی دیتا تھا۔

ناگ کی بھی ایک بازار میں گزرتے ہوئے چاہ بابل کے مینار پر نظر پڑی تو وہ سوچنے لگا کہ نہ جانے کتنے بدقسمت قیدی اس وقت اس مینار کے نیچے زندگی اور موت کی کشمکش میں گرفتار ایڑیاں رگڑ رہے ہوں گے۔ وہ بازار کا موڑ گھومنے لگا تو اسے کسی کے پھڑپھڑانے کی آواز سنائی دی۔ جیسے کوئی اس کے اوپر سے گزر گیا ہو۔ ناگ نے منہ اوپر اٹھا کر دیکھا۔ اسے کچھ نظر نہ آیا۔ لیکن اس وقت بدروح اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھی۔ جو برابر اس کے پیچھے لگی تھی۔ ناگ نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا۔ ناگ کو اس کا خیال بھی نہیں آیا تھا کہ وہ اس کا پیچھا کر رہی ہوگی۔ جس وقت بدروح ناگ کے اوپر سے پھڑپھڑاتی ہوئی گزر رہی تھی تو اس نے ناگ کے جسم سے ساتھ ایک خاص قسم کی ہوا کی لہر کو ٹکرا دیا تھا۔ ہوا کی اس لہر میں بدروح کے جسم کی ایک خاص بُو تھی جو ناگ کے جسم کے ساتھ چمٹ گئی تھی۔ اب ناگ جہاں بھی جاتا جس شکل میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی ہو بد روح کو اس کی بُو آ سکتی تھی۔ اور وہ پتہ کر سکتی تھی کہ ناگ کہاں ہے؟

ناگ کو صرف پھڑ پھڑاہٹ کی آواز ہی سنائی دی تھی جو انتہائی تیزی سے اس کے اوپر سے ہو کر نکل گئی کہ وہ سمجھا کہ شاید یہ کوئی تیز رفتار پرندہ ہو گا۔ اسے پتہ نہ چل سکا کہ بد روح نے اس کے جسم کے ساتھ ایک خاص قسم کی بُو چپکا دی ہے۔ ناگ کو خود بھی اس بُو کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ وہ بابل شہر کے بازاروں میں سے گزرتا مینار بابل کے قریب بنے ہوئے ایک باغ میں آ کر درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ اب وہ یہ سوچ بچار کرنے لگا کہ عنبر ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کے کھوج میں کس ملک کا رُخ کرے؟ پہلے اس کا خیال سکندر اعظم اور ارسطو کے ملک یونان جانے کا تھا۔ کیونکہ اس نے وعدہ کیا تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ یونان کی بجائے بابل شہر کے شمال کی طرف منگولیا کے علاقے میں جانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے عنبر ماریا اسی طرف گئے ہوں۔ انہی خیالوں میں گم ناگ کو اسی باغ میں بیٹھے بیٹھے سہ پہر ہو گئی۔ دن ڈھلنے لگا۔ منحوس اور بدنام چاہ بابل کا مینار اس کو وہاں سے صاف نظر آ رہا تھا۔ اس مینار کے اندر جانے کی کسی کو اجازت نہیں تھی۔ صرف شاہی خاندان کے شہزادے اور شہزادیاں کسی وقت اس مینار پر چڑھ کر شہر کا منظر دیکھا کرتی تھیں یا پھر بد قسمت

قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑ کر مینار کے دوسرے دروازے کے ذریعے نیچے چاہ بابل کی کال کوٹھڑیوں میں مرنے کے لیے پہنچا دیا جاتا تھا۔

بد روح بھی اسی باغ میں ایک درخت پر بیٹھی ناگ کو دیکھ رہی تھی۔ اب بد روح کو ناگ کے جسم سے لپٹی خاص بُو بھی آ رہی تھی۔ اگر ناگ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو بھی جاتا تو وہ اس کی بُو سے اس کو تلاش کر سکتی تھی۔ بد روح کو اپنی بڑی بد روح بہن کا بھی انتظار تھا جو سردارنی بد روح سے ناگ سے بدلہ لینے کا کوئی طریقہ معلوم کرنے گئی تھی۔ دن ڈھلنے لگا تھا۔ دھوپ کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔ دن کی تپش بھی کم ہو گئی تھی۔ باغ میں ہلکی ہلکی ہوا چلنے لگی تھی۔ ناگ کی نظریں مینار بابل کی طرف تھیں۔ اس نے دیکھا کہ ایک طرف سے کچھ سپاہی ایک اٹھارہ انیس سال کے نوجوان لڑکے کو زنجیروں میں جکڑے لیے چلے آ رہے ہیں۔ لڑکا رو رو کر ان سے رحم کی بھیک مانگ رہا ہے۔ مگر بادشاہ کے سنگدل سپاہیوں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہو رہا۔ اور وہ اسے کھینچے لیے چلے جا رہے ہیں۔ ناگ کو اس لڑکے پر بڑا ترس آیا۔ وہ باغ سے اٹھا اور سپاہیوں کے پاس جا کر بولا۔

"بھائیو! تم اس معصوم کو کہاں لیے جا رہے ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حالانکہ ناگ کو معلوم تھا کہ وہ اسے چاہ بابل میں ڈالنے کیلئے جا رہے ہیں۔ مگر ناگ سپاہیوں کی زبانی پتہ کرنا چاہتا تھا کہ معاملہ کیا ہے۔ سپاہیوں نے گھور کر ناگ کی طرف دیکھا۔ ناگ نے اپنا سوال پھر دہرایا تو ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر ناگ کو گردن سے پکڑا اور بولا۔

"تم بھی اس کے ساتھی معلوم ہوتے ہو۔"

سپاہیوں کے ساتھ ایک کپتان بھی تھا۔ اس نے زرہ بکتر پہن رکھا تھا۔ ہاتھ میں نیزہ تھا۔ کپتان نے چلا کر کہا۔

"اس آدمی کو بھی چاہ بابل میں اس لڑکے کے ساتھ ہی ڈال دو۔ یہ بھی اس کا ساتھی ہے۔"

فوراً سپاہیوں نے ناگ کو دبوچ لیا۔ ناگ نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ یعنی اس نے آگے سے کوئی مقابلہ نہ کیا۔ اصل میں وہ خود چاہتا تھا کہ چاہ بابل میں لڑکے کے ساتھ جائے۔ اس سے معلوم کرے کہ اسے کس جرم کی سزا مل رہی ہے۔ اور پھر اسے وہاں سے نکالنے کی کوشش کرے۔ سپاہیوں نے ناگ کے ہاتھ رسی سے باندھے اور اسے بھی گھسیٹتے ہوئے چاہ بابل کے دروازے کی طرف لے چلے۔ لڑکے نے روتے ہوئے ناگ کو ایک نظر دیکھا۔ مگر اسے تو اپنی جان بچانے کی پڑی تھی۔ رو رو کر بولا۔

"میں بے گناہ ہوں۔ مجھے نہیں معلوم میرا باپ کہاں ہے۔"

مگر سپاہی بھلا کہاں سنتے تھے۔ انہیں تو بادشاہ کی طرف سے حکم ملا تھا کہ چونکہ لڑکے کا باغی باپ فرار ہو گیا ہے اور گرفتار نہیں ہو رہا اس لیے اس کے نوجوان بیٹے کو چاہ بابل میں پھینک کر اعلان کر دیا جائے کہ اگر اس کے باپ نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش نہ کیا۔ تو اس کا نوجوان بیٹا چاہ بابل میں ہی سسک سسک کر مر جائے گا۔ چاہ بابل کے دروازے پر ننگی تلواریں لیے ہٹے کٹے سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ وہ شاہی دستے اور شاہی قیدیوں کو دیکھ کر ایک طرف ہٹ گئے اور نوجوان لڑکے کے ساتھ ہی ناگ کو بھی سپاہی گھسیٹتے ہوئے چاہ بابل کی سیڑھیوں پر لے آئے۔ یہ سیڑھیاں چاہ بابل کی دیوار کے ساتھ چکر کی طرح گھومتی ہوئی زمین کے اندر گہری تاریکی میں اتر گئی تھیں۔ جہاں آج تک سورج کی ایک کرن بھی نہیں پہنچی تھی۔

Uploaded for:
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آسیب کا انتقام

بد روح نے ناگ کو چاہ بابل میں جاتے دیکھ لیا تھا۔ مگر اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک تو اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ناگ چاہ بابل میں گرفتار ہو گیا ہے۔ دوسرے اسے ناگ کی برابر خوشبو آ رہی تھی۔ وہ جب چاہے اس کے پاس پہنچ سکتی تھی۔ بد روح وہیں باہر باغ کے درخت میں بیٹھی اپنی بڑی بد روح بہن کی راہ دیکھتی رہی۔ اسے معلوم تھا کہ آج رات وہ کسی وقت بھی آ جائے گی۔

بادشاہ کے سپاہی ناگ اور لڑکے کو لے کر چاہ بابل کی سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ جوں جوں وہ نیچے جا رہے تھے دن کی روشنی کم ہوتی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ بالکل اندھیرا چھا گیا۔ اب چوڑی سیڑھیوں میں جگہ جگہ مشعلیں روشن تھیں۔ وہ زمین کے اندر کافی نیچے اتر گئے تھے۔ یہاں ہوا میں نمی کی تیز بو تھی اور حبس بھی بڑھ گیا تھا۔ سپاہی زنجیروں میں جکڑے ہوئے لڑکے کو آگے لیے جا رہے تھے۔ ناگ پیچھے پیچھے

[آ رہا] تھا۔ لڑکے نے اب رونا بند کر دیا تھا۔ اندھیرے میں اس کے سسکیاں بھرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ مشعل کی روشنی کے قریب سے سیڑھی اترتی تو ناگ لڑکے کو دیکھتا کہ اس کا سر جھکا ہوا ہے۔ اور وہ لڑکھڑا کر چل رہا ہے۔ زنجیروں کی جھنکار اس کے ساتھ ساتھ جا رہی تھی۔

تاریک سیڑھیاں ایک جگہ پہنچ کر ختم ہو گئیں۔ یہاں سے چاہ بابل کے بدنام اور موت کے تہہ خانوں کا سلسلہ شروع ہوتا تھا۔ اس جگہ چھت اتنی نیچی تھی کہ ناگ کو گردن جھکا کر چلنا پڑ رہا تھا۔ سپاہیوں نے ایک کوٹھڑی میں دونوں کو لے جا کر ان کی رسیاں اور زنجیریں کھول دیں۔ اور انہیں بند کر دیا۔ کوٹھڑی کا دروازہ کوئی نہیں تھا مگر جہاں سے چاہ بابل کے تہہ خانے شروع ہوتے تھے وہاں سیڑھیوں کے آگے ایک دالان تھا۔ جہاں سپاہیوں کا ایک دستہ ہر وقت ہتھیار لگائے پہرے پر موجود رہتا تھا۔

کوٹھڑی میں آتے ہی ناگ نے لڑکے کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور کہا۔

"میرے بیٹے! پہلی بات تو یہ ہے کہ گھبراؤ بالکل نہیں۔ اگر تم بے گناہ ہو تو خدا تیری مدد کرے گا۔ اور تم ضرور آزاد ہو جاؤ گے۔ دوسری بات یہ ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر مجھے بتاؤ تم نے ایسا کون سا جرم کیا ہے کہ جس کی
سزا تمہیں اتنی گھناؤنی دی گئی ہے۔"

ناگ کی باتوں سے لڑکے کی کچھ ڈھارس بندھی۔ وہ پہلے ہی
سے ناگ کی ہمدردیوں کا شکر گزار تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
ناگ محض اس کی وجہ سے قید میں ڈالا گیا ہے۔ لڑکے نے ناگ
کی طرف دیکھا۔ کوٹھڑی کے اندھیرے میں ناگ کو لڑکے کی آنسو بھری
آنکھیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔
اس نے کہا۔

"میرا نام ہیمو ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔"
ناگ نے پوچھا۔

"پھر تمہیں یہاں کیوں پھینکا گیا ہے؟"
ہیمو بولا۔

"میرے باپ نے بادشاہ کے ظلم کے خلاف آواز بلند کی
تھی۔ کیونکہ بادشاہ کے حکم سے غریب کسانوں کی زمین
پر قبضہ کیا جا رہا تھا۔ بادشاہ نے میرے باپ کو
باغی قرار دے دیا اور حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی
جائے لیکن میرا باپ شاہی سپاہیوں کے آنے سے
پہلے ہی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ بادشاہ کے
سپاہیوں نے میری بوڑھی ماں کو تو کچھ نہ کہا لیکن مجھے

پکڑ لیا اور یہاں لے آئے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان
کروا دیا کہ اگر ایک ہفتے کے اندر اندر میرا باپ اپنے
آپ کو بادشاہ کے حوالے نہیں کرتا تو میری گردن اڑا
دی جائے گی۔ بس میرا صرف یہی گناہ ہے کہ میں ایک
حق کی آواز بلند کرنے والے باپ کا بیٹا ہوں۔"

لڑکا رونے لگا کہ نہ جانے اس کی ماں کا اس کی جدائی میں کیا حال
ہو رہا گا۔ ناگ ساری بات سمجھ گیا۔ اس نے لڑکے کو تسلی دی
اور کہا۔

"ہیمو! تم حوصلہ نہ ہارو۔ میں تمہیں یہاں سے نکال لے
جاؤں گا۔"

لڑکا پھٹی پھٹی آنکھوں سے ناگ کا منہ تکنے لگا۔ پھر بولا

"مگر تم تو خود میرے ساتھ یہاں قید میں پڑے ہو۔
تم مجھے یہاں سے کیسے نکالو گے؟ نہیں نہیں۔ تم میری
خاطر یہاں کیوں آ گئے۔ تمہیں مجھ بدنصیب کے لیے اپنی
جان پر کھیلنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔"

ہیمو کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور شفقت بھری آواز میں کہا۔

"میرے بچے! یقین کرو۔ میں تمہیں یہاں نہیں رہنے
دوں گا۔ سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تم یہاں
سے فرار ہو جاؤ۔ تو اپنی والدہ کو لے کر کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسرے ملک جا سکتے ہو! کیونکہ پھر تم بابل میں نہیں رہ سکو گے۔"

پہلے تو لڑکے کو یقین ہی نہیں آیا کہ ناگ اسے زمین کے نیچے بنے ہوئے ایک ایسے تہہ خانے سے نکال سکے گا جہاں شاہی فوج کا پورا دستہ ہر وقت پہرہ دیتا ہے۔ لیکن جب ناگ نے اسے بار بار کہا کہ وہ بتائے کہ فرار ہونے کے بعد اپنی والدہ کو لے کر کسی محفوظ علاقے میں جا سکتا ہے۔ تو اُسے کچھ حوصلہ ہوا۔ وہ کہنے لگا۔

"یہ میری ماں ہی بتا سکتی ہے۔ مجھے کچھ معلوم نہیں۔"

ناگ نے کہا۔

"تم مجھے اپنے گھر کا پتہ بتاؤ۔ میں تمہاری والدہ سے جا کر خود معلوم کرتا ہوں۔"

لڑکے ہیمو اب اور زیادہ حیران ہوا کہ یہ شخص قید میں پڑا ہے اور کتنی آسانی سے پوچھ رہا ہے کہ مجھے گھر کا پتہ بتاؤ تاکہ میں جا کر تمہاری والدہ سے مل سکوں۔ ہیمو یہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا کہ تم یہاں سے باہر کس طرح نکلو گے۔ ناگ بولا۔

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ بس تم مجھے اپنے گھر کا پتہ بتا دو۔"

لڑکے نے ناگ کو اپنے گھر کا پتہ سمجھا دیا۔ ناگ کو معلوم تھا کہ باہر رات کی تاریکی چھا گئی ہو گی۔ اس وقت وہ آسانی سے لڑکے کے گھر جا سکتا تھا۔ اس نے لڑکے سے کہا۔

"آنکھیں بند کر کے کونے میں سو جاؤ۔ میں جا رہا ہوں تمہارے گھر۔۔۔ تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گا۔ مگر آنکھیں تھوڑی دیر کے بعد کھولنا۔"

ہیمو تو پریشان ہو گیا کہ یہ شخص ضرور کوئی جن بھوت ہے۔ وہ سہم کر دیوار کے ساتھ لگ کر فرش پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ ناگ نے گہرا سانس چھوڑا اور چھوٹے سے سیاہ سانپ کی شکل بدل کر تیزی سے رینگتا ہوا تہہ خانے کی چھت پر گیا اور پھر وہاں سے رینگتا چاہ بابل کے تہہ خانوں کے بڑے دروازے کی چھت پر سے ہو کر گزر گیا۔ اب وہ تیزی سے چکردار سیڑھیوں کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف بڑھنے لگا۔ اور چند لمحوں کے بعد وہ چاہ بابل کے باہر ٹھنڈی اور تازہ ہوا میں سانس لے رہا تھا۔

درخت پر بیٹھی بد روح کو ناگ کی بو آ گئی۔ پھر اس نے اسے سانپ کی شکل میں باہر نکلتے دیکھا تو اُڑ کر اس کے اوپر آ گئی۔ اور جس طرف ناگ چلا اس کے ساتھ ساتھ اُڑنے لگی۔ ناگ چاہ بابل سے نکل کر باغ میں آ گیا۔ یہاں اس نے عقاب کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکل بدلی اور اُڑتا ہوا لڑکے ہیمو کے مکان کی طرف چلا۔ بدروح بھی اس سے تھوڑی اونچائی پر اس کے ساتھ ساتھ پرواز کر رہی تھی۔ ناگ نے ابھی تک بدروح کو نہیں دیکھا تھا۔ ناگ لڑکے کے بتائے ہوئے پتے پر اس کے مکان کے صحن میں اتر آیا۔ یہ دو کمروں والا ایک کچا مکان تھا جس کے کمروں کے دروازے بند تھے۔ صرف ایک کمرے کے روشن دان میں سے شمع کی روشنی باہر آ رہی تھی۔

ناگ نے انسانی شکل اختیار کی اور بند دروازے کی درز میں سے اندر جھانک کر دیکھا۔ اسے ایک ادھیڑ عمر کی دُبلی پتلی عورت نظر آئی جس کے آدھے بال سفید ہو گئے تھے۔ وہ چارپائی پر بیٹھی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہولے ہولے رو رہی تھی۔ ناگ سمجھ گیا کہ یہی لڑکے کی ماں ہے۔ ناگ نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔ تھوڑی دیر بعد اس عورت نے دروازہ کھول کر ناگ کو دیکھا۔ عورت کا چہرہ غم اور خوف میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ سمجھی کہ کوئی شاہی محل سے اسے بھی پکڑنے آیا ہے۔ اسے اپنی تو فکر نہیں تھی بس اپنے اکلوتے بچے کی فکر تھی۔ ناگ کو دیکھتے ہی سسکی بھر کر بولی۔

"میرے لال کو کسی نے مارا تو نہیں؟"

ناگ اندر آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا اور غم زدہ ماں

کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا۔

"نیک دل بہن! تمہارا لڑکا بالکل ٹھیک ہے۔ میں اسے چاہ بابل کے موت کے تہہ خانے سے نکال کر تمہارے پاس لانا چاہتا ہوں لیکن مجھے بتاؤ کہ کیا تم اپنے بچے کو لے کر کسی محفوظ مقام کی طرف جا سکتی ہو؟"

غم زدہ ماں تو ہکا بکا سی ہو کر ناگ کا منہ تکنے لگی۔ ناگ نے اسے جو کچھ کہا تھا۔ اس پر اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس کی اتنی عمر ہو گئی۔ اس نے آج تک کبھی یہ نہیں سنا تھا کہ چاہ بابل سے کبھی کوئی بدنصیب قیدی فرار ہوا ہو۔ ناگ بولا۔

"میری بہن! تمہارے بیٹے ہیمو نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے پاس کسی دوسرے ملک میں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں تم اپنے بچے کو لے کر چلی جاؤ۔"

ہیمو کی ماں کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا سمجھتے ہوئے غم زدہ عورت نے ناگ سے یہ بھی نہ پوچھا کہ وہ کون ہے اور اس کی مدد کیوں کر رہا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور اس کے بچے کو چاہ بابل سے کیسے نکالے گا۔ ناگ نے
اسے صرف اتنا ہی بتایا کہ وہ اس کے خاوند کا دوست
ہے۔ اور ان کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ ہیمو کی ماں نے ناگ
کو بتایا کہ ملک توران میں اس کا ایک بھائی رہتا ہے وہ اپنے
بچے کو لے کر اس کے پاس جا سکتی ہے۔ ناگ نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے میری بہن کہ تمہیں سب سے
پہلے اس مکان میں سے فرار ہونا ہوگا۔ تم آج
ہی کی رات بلکہ اسی وقت میرے ساتھ یہاں سے
نکل چلو۔ اس ملک بابل کی سرحد سے باہر نکل کر کسی
محفوظ مقام پر تم میرا اور اپنے بچے کا انتظار کرنا۔
میں کل رات تک اسے لے کر تمہارے پاس پہنچ
جاؤں گا۔ کیا تمہارے پاس کوئی گھوڑا وغیرہ ہے؟"

غم نصیب ماں نے بتایا کہ اصطبل میں ایک گھوڑا ہے مگر
وہ لنگڑا ہے۔ ناگ بولا۔

"ٹھیک ہے میں گھوڑوں کا بندوبست کرتا ہوں۔
تم ایسا کرو کہ ایک گٹھڑی میں کچھ خشک مچھلی
اور پانی کی چھاگل باندھ کر تیار رہو۔ میں گھوڑے لے
کر آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر ناگ باہر نکل گیا۔ بدروح مکان کے باہر ایک

ے پر بیٹھی تھی۔ اس نے ناگ کو باہر نکلتے دیکھا تو اس
ی بھر کے اوپر کافی بلندی پر اس کے ساتھ ساتھ اڑنے
ناگ نے باہر آتے ہی عقاب کی شکل اختیار اور شہر
اس طرف آ گیا۔ جدھر امیر اور رئیس لوگوں کے مکان تھے۔
ہاں ایک اصطبل کے باہر چند گھوڑے بندھے ہوئے تھے۔
گ انسانی شکل میں وہاں آیا اور بڑے آرام سے گھوڑوں
و پچکارا۔ پھر انہیں کھول کر مکان کے احاطے سے باہر لے
یا۔

باہر نکلا ہی تھا کہ ایک پہرے دار تلوار کھینچ کر ایک دم
سامنے آ گیا۔ ناگ نے اپنے منہ سے گرم سانپ کی پھنکار
ماری۔ اس کا چہرہ جھلس گیا۔ ایسا ناگ نے زندگی میں پہلی
بار کیا تھا۔ اس وقت اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔
پہرے دار بے ہوش ہو کر پیچھے گرا۔ ناگ ایک گھوڑے
پر سوار ہو گیا۔ دوسرے کی باگ پکڑی اور انہیں دوڑاتا
ڑکے ہیمو کی ماں کے مکان کے باہر آ گیا۔

بدروح ساتھ ساتھ تھی اور یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔
اسے اس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ ناگ کیا کر رہا
ہے۔ وہ تو بس یہ چاہتی تھی کہ ناگ اس کی نظروں سے
اوجھل نہ ہو۔ جب تک کہ اس کی بڑی بہن بدروح نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آ جاتی۔ ناگ لپک کر مکان میں گیا۔ لڑکے کی ماں تیار بیٹھی تھی۔ ناگ نے اسے ایک گھوڑے پر بٹھایا۔ دوسرے پر خود سوار ہوا اور گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتا شہر سے باہر جانے والی سڑک پر نکل آیا۔

بد روح اس کے سر کے اوپر کافی بلندی پر ساتھ ساتھ پرواز کر رہی تھی۔ رات کا پچھلا پہر ہو رہا تھا کہ ناگ اور لڑکے کی ماں بابل کے ملک کی سرحد سے کافی دور نکل آئے۔ یہاں ملک ایران کی سرحد شروع ہو جاتی تھی۔ اسی کے شمال میں ایک چھوٹا سا شہر توران تھا۔ لڑکے کی والدہ کی منزل یہی توران کا شہر تھا۔ سرحد سے کافی دور ایک پرانی بارہ دری دکھائی دی۔ ویرانے میں یہ بارہ دری ایک ایسی جگہ تھی۔ جہاں کچھ دیر کے لیے لڑکے کی ماں کو رکھا جا سکتا تھا۔ ناگ نے بارہ دری کا جائزہ لیا۔ بارہ دری کے چبوترے کے نیچے ایک چھوٹی سی سرنگ بنی ہوئی تھی۔ ناگ نے کہا۔

"میری بہن! تم اس جگہ آرام سے بیٹھی رہو۔ میں دونوں گھوڑے چرنے کے لیے یہاں چھوڑے جاتا ہوں۔"

عورت نے پریشان ہو کر پوچھا

"مگر میرے بھائی! گھوڑے کے بغیر تم کیسے جاؤ گے؟"

ناگ بولا۔

"میں کسی نہ کسی طرح چلا جاؤں گا۔ یہاں ان دونوں گھوڑوں کی ہمیں ضرورت پڑے گی۔ آس پاس کافی سبزہ ہے گھوڑے کہیں نہیں جائیں گے۔ میں کل رات اسی وقت تمہارے بیٹے کو لے کر یہاں پہنچ جاؤں گا۔"

ناگ نے عورت کو کافی تسلی دے دی اور خود بارہ دری سے نکل کر بابل کی سرحد کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ صبح کی روشنی ہونے سے پہلے پہلے چاہ بابل میں پہنچ جانا چاہتا تھا۔ جب اس نے محسوس کیا کہ وہ بارہ دری سے کافی دور نکل آیا ہے اور اندھیرے میں اب اسے لڑکے کی ماں نہیں دیکھ سکتی تو اس نے سیاہ عقاب بن کر اڑان بھری اور برق رفتاری سے یعنی بجلی کی سی تیزی کے ساتھ واپس بابل کی طرف اڑنا شروع کر دیا۔ بد روح اب بھی اس کے اوپر ہی اوپر ساتھ ساتھ اڑی جا رہی تھی۔

کوئی پانچ منٹ میں عقاب چاہ بابل کے سامنے والے باغ میں تھا۔ یہاں اس نے سانپ کا روپ بدلا اور صبح کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہلکے ہوتے اندھیرے میں چاہ بابل کے بلند دروازے کی چھت کے ذریعے اندر داخل ہو گیا۔ بدروح ایک بار پھر باغ کے درخت میں چھپ گئی۔ اسے اس بات کی پریشانی تھی کہ اس کی بہن بدروح ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔ اتنی اسے تسلی تھی کہ بدروح سردارنی بدروح سے مشورہ کر رہی ہو گی اور وہ آئے گی ضرور۔ دوسری طرف ناگ چھوٹے سانپ کی شکل میں رینگتا ہوا چاہ بابل کے نیچے تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ وہاں اندھیرا تھا۔ اور حیرانی کی بات ہے کہ لڑکا گہری نیند سو رہا تھا۔ ناگ ایک سیکنڈ میں انسانی شکل میں آ گیا۔ اس نے لڑکے کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ وہاں سے اُسے رات کے اندھیرے میں فرار ہونا تھا۔

صبح ہوئی تو چاہ بابل کا ایک موٹی توند والا سپاہی مرنے والے قیدیوں کے آگے سوکھی روٹیاں ڈال کر چلا گیا۔ پھر ایک سقہ کوٹھڑیوں کے گندے مٹکوں میں پانی ڈال گیا۔ لڑکا اُٹھ بیٹھا۔ اپنے سامنے ناگ کو دیکھ کر وہ بے تابی سے خوش ہوا۔ اپنی ماں کی خیریت کے بارے میں پوچھنے لگا۔ ناگ نے اسے ساری بات سنا دی۔ لڑکا بولا۔

"مگر ہم یہاں سے کیسے فرار ہوں گے؟"

ناگ نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا۔

"خاموش رہو۔ اتنی اونچی آواز میں بات نہ کرو۔ بس تم میرے ساتھ ساتھ چلنا۔ جو میں کہوں۔ وہی کرتے جانا۔ ہم رات کا اندھیرا ہوتے ہی یہاں سے نکل جائیں گے۔"

چاہ بابل کے نیچے کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ باہر کیا موسم ہے۔ اور کیا وقت ہے۔ دن ہے کہ رات ہے۔ لیکن ناگ نے پورا حساب رکھا۔ اور ایک ایک منٹ کا اندازہ لگاتا چلا گیا۔ پھر اس نے تہہ خانے کے دروازے پر پہرے دینے والوں کی ڈیوٹیاں بدلتی بھی دیکھیں۔ دوسری بار جب ڈیوٹی بدلی گئی تو وہ سمجھ گیا کہ باہر رات ہونے والی ہے۔ اب وہ چوکس ہو گیا۔ اس نے لڑکے کے ہیمو سے کہا۔

"میں اپنا کام شروع کر رہا ہوں۔ اگر تم مجھ میں جن بھوتوں والی کوئی بات دیکھو تو حیران اور گھبرانا یا خوفزدہ نہیں ہونا۔ یوں سمجھو کہ میرے پاس ایک ایسا جادو ہے جس کی مدد سے میں غائب ہو کر اپنی شکل بدل لیتا ہوں۔"

لڑکا منہ کھولے چپ چاپ سا ناگ کی باتیں سن رہا تھا۔ جب ناگ کو یقین ہو گیا کہ باہر اب رات کا اندھیرا چھا گیا ہو گا۔ تو اس نے لڑکے کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر آہستہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے کہا۔

"فرار ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ میں اپنی شکل جادو کے ذریعے بدل رہا ہوں۔ میں سانپ بن رہا ہوں۔ تم ڈرنا مت۔"

لڑکا بولا۔

"نہیں۔"

مگر اس کی شکل بتا رہی تھی کہ وہ بہت ڈرا ہوا ہے۔ مگر ناگ کے پاس اس قسم کی باتوں میں پڑنے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے ایک پھنکار ماری اور چھوٹے سیاہ سانپ کی شکل میں آگیا۔ لڑکے نے اسے غائب ہوتے اور پھر ایک سانپ کو دیکھا تو سہم کر دیوار کے ساتھ ساتھ رینگتا چاہ بابل کے دروازے کی طرف آگیا۔ اس وقت دروازے کے دالان میں مشعل جل رہی تھی۔ اور چار سپاہی آمنے سامنے بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے اور بھنے ہوئے بیل کا گوشت کھا رہے تھے

ناگ جانتا تھا کہ یہ اگر کسی کو آواز بھی دیں گے تو ان کی آواز چاہ بابل کی سیڑھیوں میں سے گزر کر اوپر مینار کے دروازے تک نہیں پہنچے گی۔ ناگ کو صرف ایک بات کا احساس تھا کہ خود اس کو ان سپاہیوں سے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ ذرا سی نادانی پر تلوار کا ایک ہی وار ناگ کے دو ٹکڑے کر

تھا۔ چنانچہ ناگ بڑی ہوشیاری اور سمجھ داری
دیوار پر اندھیرے میں رینگتا اس بنچ کے پیچھے آگیا جس
دو سپاہی بیٹھے ہوئے تھے۔
ناگ دیوار سے نیچے اتر آیا۔ اب اسے مشعل کی روشنی
دونوں سپاہیوں کی ٹانگیں نظر آ رہی تھیں۔ اس زمانے
رواج کے مطابق ان سپاہیوں نے ٹانگوں پر چمڑے
تسمے باندھے ہوئے تھے۔ مگر ٹانگوں کی جلد صاف نظر
تھی۔ ناگ لپک کر آگے بڑھا اور بجلی کی طرح بڑھ کر
س نے باری باری دونوں سپاہیوں کی ٹانگوں پر ڈس دیا۔
ونوں سپاہی اچھلے اور پھر فرش پر گر پڑے کیونکہ ناگ نے
ن کے جسم میں بہت سا زہر شامل کر دیا تھا۔ دوسرے سپاہی
برا کر ان کی طرف لپکے تو ناگ ان کے پیچھے آگیا تھا اور تیزی
ے باری باری ان دونوں کو بھی ڈس دیا۔ یہ دونوں سپاہی
پہلے والے سپاہیوں کے اوپر جا گرے۔ اب ناگ
اگ کر لڑکے کے پاس آیا۔ وہاں اس قدر خاموشی اور ویرانی تھی۔
ر قسمت کے مارے بدنصیب اور کمزور قیدیوں میں سے
کسی کو پتہ ہی نہ چل سکا کہ چاروں کے چاروں پہرے دار
اگلی دنیا کو پہنچ چکے ہیں۔
لڑکے کے پاس آتے ہی وہ انسانی شکل میں آگیا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جلدی سے چلو۔ پہرے دار ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔"

لڑکا ناگ کے پیچھے پیچھے کوٹھڑی سے باہر نکل آیا۔ اس نے دیکھا کہ واقعی چاروں کے چاروں سپاہی دروازے کے دالان میں ایک دوسرے کے اوپر مرے پڑے تھے۔ ناگ لڑکے کو لے کر چاہ بابل کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اب سب سے بڑا مرحلہ آگے آنے والا تھا جب انہیں چاہ بابل کے خاص اور آخری دروازے میں سے گزر کر باہر جانا تھا۔

سیڑھیاں بالکل خالی تھیں۔ وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑھتے آخر چاہ بابل کے دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ ناگ نے لڑکے کو ایک جگہ اندھیرے میں کھڑے رہنے کی ہدایت کی اور خود سانپ کی شکل اختیار کر کے دیوار سے لگ کر رینگتے ہوئے اوپر چلا آیا۔ چاہ بابل کے دروازے پر بھی چار سپاہی چل پھر کر پہرہ دے رہے تھے۔ وہ اس لیے بھی بڑے بے فکر تھے کہ آج تک چاہ بابل سے کبھی کسی قیدی کو فرار ہونے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔

ناگ باہر جانے کی بجائے چاہتا تھا کہ ایک ایک کر کے سپاہی نیچے سیڑھیوں میں آئیں۔ چنانچہ اس نے سیڑھیوں میں چھپ کر ایک زور دار پھنکار کی آواز نکالی۔ اس آواز پر

سپاہیوں کے کان کھڑے ہو گئے۔ ایک سپاہی نیزہ لے کر نیچے اترا کہ دیکھوں یہ پھنکار کس کی تھی؟ جونہی وہ ناگ کے اوپر سے گزرنے لگا۔ ناگ نے اچھل کر اس کی پنڈلی پر ڈس دیا۔ سپاہی چیخ مار کر گرا۔ دوسرا سپاہی بھاگ کر آیا۔ ناگ نے اسے بھی ڈس دیا۔ اب دونوں سپاہی تلواریں لے کر دوڑے۔ ناگ نے ان کو بھی وہیں ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ پھر اس نے باہر سر نکال کر ایک نگاہ ڈالی۔ باہر اس وقت کوئی نہیں تھا۔ ناگ کے لیے یہ ایک سنہری موقع تھا۔ وہ انسانی شکل میں آگیا اور لڑکے کو آواز دی۔ ہیمو اس کی آواز کا انتظار ہی کر رہا تھا۔ جلدی سے سیڑھیاں چڑھتا چاہ بابل کے دروازے پر آگیا۔ ناگ نے ایک طرف اندھیرے میں اشارہ کیا۔

"ادھر میرے ساتھ بھاگو۔ جلدی کرو۔"

ناگ لڑکے کو ساتھ لیے دوڑتا ہوا چاہ بابل کے ساتھ والے باغ کے اندھیرے میں آگیا۔ ابھی تک اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ پھر وہ دوڑتے ہوئے دوسری جانب باغ سے باہر نکل گئے۔ ناگ نے لڑکے سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں سے ہم گھوڑے حاصل کر سکیں۔ اس پر لڑکے نے دوڑتے دوڑتے ہانپتے ہوئے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مجھے معلوم نہیں۔"

لمحے میں پیچھے سے سپاہیوں کے دوڑنے اور گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں آئیں۔ سپاہی ان کے پیچھے بھاگے آ رہے تھے۔ لڑکا گھبرا کر بولا۔

"ناگ بھیا وہ آ رہے ہیں۔ وہ ہمیں مار ڈالیں گے۔"

ناگ نے دیکھا کہ واقعی ستاروں کی دھیمی دھیمی روشنی میں سپاہیوں کا ایک دستہ پیدل اور گھوڑوں پر سوار ان کی طرف دوڑا چلا آ رہا تھا۔ ناگ نے سوچا۔ اب لڑکے کو یہاں سے اڑا کر ہی لے جانا پڑے گا۔ ناگ نے لڑکے کو ایک طرف کھینچا اور کہا۔

"جب میں بہت بڑا عقاب بنوں تو تم میرے اوپر فوراً سوار ہو جانا۔"

اس کے ساتھ ہی ناگ نے پھنکار مار کر ایک بہت بڑے عقاب کی شکل اختیار کر لی۔ لڑکا اس کے اوپر چھلانگ لگا کر چمٹ گیا۔ گھوڑ سوار قریب آ گئے تھے۔ انہوں نے تیروں کی ایک بوچھاڑ ماری جو ناگ کے اوپر سے گزر گئی۔ ناگ ایک دم زمین سے بلند ہوا اور اتنی تیزی سے اڑتا ہوا اوپر اٹھ گیا کہ وہ بدروح بھی حیران رہ گئی۔ جو ناگ کے پیچھے لگی تھی کہ ناگ دیوتا آخر دیوتا ہے اور بہت کچھ کر

سکتا ہے۔ مگر اسے حیرانی اس بات پر تھی کہ اتنا بڑا دیوتا ہو کر وہ کن چھوٹے چھوٹے کاموں میں لگا ہوا ہے اور کبھی کسی کو بچاتا پھرتا ہے، کبھی کسی کو مصیبت سے نکال رہا ہے۔ اس بدروح کو کیا معلوم کہ دنیا میں نیک روحیں وہی ہوتی ہیں جو ساری زندگی مشکل میں پھنسے ہوئے لوگوں کے کام آتی ہیں۔ اور مصیبت میں ان کی مدد کرتی ہیں۔

ناگ جونہی عقاب بن کر رات کے آسمان کی طرف بلند ہوا تو سپاہی اسے دہشت زدہ ہو کر دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ پھر ان پر ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ وہاں سے الٹے پاؤں اٹھ دوڑے۔ ناگ اپنے اوپر لڑکے کو بٹھائے بابل شہر کے اوپر سے ہو کر اڑ رہا تھا۔ لڑکا اس کی پیٹھ سے چمٹا ہوا تھا۔ ڈر کے مارے اس کی جان نکلی جا رہی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے اپنا منہ ناگ یعنی عقاب کی پیٹھ کے پروں کے ساتھ لگا رکھا تھا۔ ناگ کو معلوم تھا کہ لڑکا بہت ڈرا ہوا ہے۔ اور اگر زیادہ دیر اسے بلندی پر اڑاتا رہا تو کہیں اسے کچھ ہو نہ جائے۔ چنانچہ شہر کی دیوار سے باہر نکلتے ہی ناگ نیچے آ گیا اور اب زمین سے کوئی پچاس فٹ کی بلندی پر پرواز کرنے لگا۔

پھر جب وہ صحرا میں داخل ہوا تو اور نیچے آ گیا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے اپنی رفتار بھی کم کر دی تھی۔ لڑکے کا خوف اب کچھ کم ہو گیا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ہوا میں خود پرندہ بن کر اُڑ رہا ہے۔ صبح ہوتے ہی ناگ عقاب کی شکل میں لڑکے کو لے کر ملک ایران کی سرحد کے اندر اس بارہ دری پر پہنچ گیا جہاں لڑکے کی غم سے نڈھال ماں نیچے غار کے دروازے پر بیٹھی تھی۔ ناگ نے فوراً زمین پر اُترتے ہی انسانی شکل بدلی اور لڑکے کو لے کر اس کی ماں کے پاس آگیا۔ ماں نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو گلے سے لگا لیا۔ اس نے ناگ کی بلائیں لیں۔ کہ اس نے اس کے بچھڑے ہوئے بچے کو ملا دیا تھا۔ ناگ نے گھوڑوں کے بارے میں پوچھا تو لڑکے کی ماں نے بتایا کہ وہ پاس ہی کہیں چر رہے ہوں گے۔ صبح کی روشنی چاروں طرف پھیل چکی تھی۔ ناگ نے دیکھا کہ گھوڑے ایک سبزہ زار میں گھاس چر رہے تھے۔ وہ انہیں پکڑ کر لے آیا۔ ایک گھوڑے پر لڑکا بیٹھا۔ ایک پر اس کی ماں سوار ہو گئی۔ ناگ نے کہا۔

”میری بہن! اگر تمہیں راستے کا پتہ نہیں تو میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔“

عورت نے کہا۔

”میرے بھائی! میں راستہ جانتی ہوں۔ اور توران یہاں

سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میں دوپہر سے پہلے ہی وہاں پہنچ جاؤں گی۔ میں اِدھر سے کئی بار گزری ہوں۔“

لڑکے کو ناگ نے پیار کیا۔ ماں نے ناگ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور دونوں اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ بدروح اس وقت بھی ناگ کے سر کے اوپر کافی بلندی پر ہوا میں پرواز کر رہی تھی۔ ناگ کو اس کا احساس نہیں تھا۔ اب ناگ نے سوچا کہ اسے واپس ملک یونان کی طرف سکندرِ اعظم کے پاس ہی چلنا چاہیئے۔ شاید وہاں عنبر ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کا کوئی سراغ مل جائے۔ یہ سوچ کر اس نے چھوٹے عقاب کی شکل بدلی اور فضا میں پرواز کر گیا۔

ناگ کا رخ ملک بابل کی طرف تھا۔ اُسے ملک کے اوپر سے گزر کر ہی ملک یونان کی طرف جانا تھا۔ بدروح اس کے اوپر ساتھ ساتھ پرواز کر رہی تھی۔ اب عقاب کی رفتار اتنی تیز نہیں تھی۔ جب وہ بابل شہر کے قریب پہنچا تو اس نے دور سے شہر کی عمارتوں سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دیکھے۔ عقاب تیزی سے شہر کے اوپر آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ کسی ملک کی فوجوں نے شہر بابل پر حملہ کر دیا ہے۔ شہر کی فصیل کی چاروں طرف دشمن کی فوجیں ہی فوجیں نظر آ رہی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مشینوں سے شہر کے اندر آگ کے گولے پھینکے جا رہے تھے۔ جن سے شہر کے مکانوں میں آگ بھڑک رہی تھی۔ شہر کی فصیل پر سے بابل کی فوجیں دشمن پر تیر برسا رہی تھیں۔

عقاب پیچھے ہٹ کر دشمن کی فوجوں کے عقب میں آ کر زمین پر اُتر آیا۔ وہ ایک سوکھے درخت کی ٹہنی پر بیٹھ گیا جگہ جگہ فوجیوں کے کیمپ لگے تھے۔ فوج کا ایک حصہ شہر کی فصیل کو توڑنے، شہر میں گولے پھینکنے پر لگا تھا اور دوسرا تازہ دم فوج کا حصہ پیچھے کیمپوں کے باہر بیٹھا اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا۔ شکل اور فوجی لباس سے یہ فوج ملک یونان کی لگتی تھی۔ ناگ کو شک ہوا کہ ضرور یہ سکندر کی فوج ہے اور اس نے بابل پر حملہ کر دیا ہے۔ کیونکہ تاریخ میں ایسا ہی ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا سکندر اعظم نے اپنی فتوحات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔

ناگ کے دل میں سکندر اعظم سے ملنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی۔ اس نے درخت سے اُتر کر انسان کی شکل بدلی اور کیمپ کی طرف چلا۔ فوجیوں نے اِسے دیکھا تو تلواریں لے کر اس کی طرف بڑھے۔ وہ اسے دشمن کا کوئی جاسوس سمجھ بیٹھے تھے۔ جو فوجوں کی نقل و حرکت کا پتہ کرنے فوج کے عقب میں آگیا تھا۔ ناگ نے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے اور کہا۔

"میرا نام ناگ ہے۔ میں ملک ہندوستان کا رہنے والا ہوں۔ اور سکندر اعظم میرا دوست ہے"

سپاہیوں کے ہاتھ وہیں رُک گئے۔ ایک نے کہا۔

"یہ بکواس کرتا ہے۔ اسے قتل کر ڈالو"

دوسرے سپاہی نے تلوار فضا میں بلند کی اور ناگ پر وار کرنے ہی والا تھا کہ ناگ پھنکار مار کر فضا میں عقاب کی شکل میں بلند ہو گیا۔ سپاہیوں کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ ایک کے ہاتھ سے تو تلوار گر گئی۔

"یہ ___ یہ تو کوئی جادوگر ہے"

سپاہی اپنے اپنے کیمپوں کی طرف دوڑ پڑے۔ ناگ عقاب کی شکل میں کیمپوں کے اوپر چکر لگانے لگا۔ بہت بڑی فوج تھی۔ فوجی کیمپوں کا ایک سمندر لہرا رہا تھا۔ سکندر اعظم کا کیمپ درمیان میں تھا۔ یہ کیمپ بہت عظیم الشان اور خوب صورت تھا۔ اس کے باہر یونانی سپاہی نیزے لیے پہرہ دے رہے تھے۔ صاف پتہ چل رہا تھا کہ یہ سکندر اعظم کے سوائے اور کسی کا کیمپ نہیں ہو سکتا۔ ناگ نیچے اُتر آیا۔ وہ عقاب کی شکل میں تھا۔ اس نے غوطہ لگایا کہ کیمپ کے ادھر کھلے پردے میں سے اندر چلا جائے کہ یونانی سپاہیوں نے اس پر نیزے سے حملہ کیا۔ ناگ کیمپ کے اندر جا چکا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سپاہی بھی اس کے پیچھے آ گئے۔

اندر سکندر اعظم اپنے دو جرنیلوں کے ساتھ گول میز کے پاس کھڑا جنگ کے نقشے کو جھک کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے سپاہیوں کو آتے دیکھا تو پلٹ کر بولا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟"

سپاہیوں نے ادب سے کہا کہ اندر ایک عقاب گھس آیا ہے۔ سکندر اور اس کے جرنیلوں نے سیاہ عقاب کو دیکھا کہ ایک شمع دان کے اوپر بیٹھا تھا۔ سکندر کو عقاب بڑے پسند تھے۔ اس نے کہا۔

"تم جاؤ۔ عقاب خود میرے خیمے میں آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے ہمیں فتح ہو گی۔ اسے میرے خیمے میں ہی رہنے دو۔"

سپاہی فوراً واپس چلے گئے۔ سکندر اعظم عقاب کی طرف بڑھا اور اس نے اسے اپنے ہاتھ پر بٹھا لیا۔ جرنیل بھی اس اچھے شگون پر مسکرا رہے تھے۔ اتنے میں ایک سپاہی ہانپتا ہوا اندر آیا اور بولا۔

"نکاٹور! اسکندر اعظم! یہ عقاب کوئی جادوگر ہے۔"

سکندر نے سپاہی کی طرف دیکھا اور بولا۔

"بہادر آدمی پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ اگر یہ جادوگر

ہے تو سکندر اعظم اس سے بڑا جادوگر ہے۔"

سپاہی ادب سے سلام کر کے چلا گیا۔ سکندر نے عقاب بنی ناگ کو وہیں شمع دان پر بٹھا دیا اور اپنے جرنیلوں کے ساتھ جنگ کے نقشے پر غور کرنے لگا۔ بد روح اس وقت بھی خیمے کے اوپر منڈلا رہی تھی۔ اس نے ناگ کو سکندر کے خیمے میں دیکھ لیا تھا۔ اسے ناگ کی خاص بو بھی آ رہی تھی۔ وہ خیموں سے دور ایک سوکھے درخت میں جا کر بیٹھ گئی۔ ناگ یونہی دل لگی کی خاطر ابھی سکندر پہ اپنا آپ ظاہر نہیں کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک جرنیل نے آ کر خوشی خبری سنائی کہ بابل کے شہر کی دیوار توڑ دی گئی ہے اور ہماری فوجیں شہر میں داخل ہو گئی ہیں۔ سکندر بڑا خوش ہوا۔ اسی وقت خیمے سے باہر نکلا۔ گھوڑے پر سوار ہوا اور سیدھا شہر کی طرف چلا گیا۔ ناگ بھی اس کے سر کے اوپر اڑ رہا تھا۔ بابل فتح ہو گیا تھا۔ بابل کا بادشاہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ سکندر نے شاہی محل پر قبضہ کر لیا۔ شاہی خاندان کے لوگوں کے ساتھ سکندر نے اچھا سلوک کیا۔ وہ بابل کے شاہی محل سے باہر نکل رہا تھا کہ دشمن کا ایک سپاہی جو پہلے سے گھات لگائے کھڑا تھا خنجر لہراتا ہوا نکلا اور سکندر پر پیچھے سے وار کرنے ہی لگا تھا کہ ناگ نے اپنے منہ سے عقابوں ایسی تیز سیٹی کی آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نکالی اور اس کی آنکھوں پر جھپٹ کر پنجے مارے ۔ دشمن سپاہی پیچھے کو گرا ۔ اس کے ساتھ ہی ناگ سانپ کی شکل میں آیا ۔ اور سپاہی کی گردن پر ڈس دیا ۔ یہ سب کچھ ایک ڈیڑھ سیکنڈ میں ہو گیا ۔

سکندر نے پلٹ کر دیکھا کہ دشمن سپاہی فرش پر ایڑیاں رگڑتا تھا اور اس کے سر کے پاس ناگ کنڈلی مارے بیٹھا تھا ۔ اسکندر کے محافظ سپاہی تلواریں لہراتے ناگ کو مارنے کے لیے آگے بڑھے ۔ سکندر نے ہاتھ اُٹھا کر کہا ۔

"اِسے مت مارنا"

سپاہی وہیں رک گئے ۔ سکندر سمجھ گیا تھا کہ سانپ کی شکل میں یہ اس کا دوست ناگ ہے ۔ وہ سانپ کے قریب آگیا ۔ ناگ سب لوگوں کے سامنے اپنی شکل تبدیل نہیں کرنا چاہتا تھا ۔ وہ سانپ ہی کی شکل میں رہا ۔ سکندر نے ہاتھ آگے بڑھایا تو ناگ نے اپنی گردن ادب سے جھکا دی اور پھر بڑے سکون کے ساتھ سکندر اعظم کے ہاتھ پر چڑھ گیا ۔ سکندر کو یقین تھا کہ یہ ناگ ہی ہے اور اُسی نے اس کی جان بچائی ہے ۔ وہ بولا ۔

"میرے دوست ! تم اتنے دن کہاں رہے ؟"

ناگ خاموش رہا ۔ کیونکہ سکندر سانپ کی زبان نہیں سمجھ

تا تھا ۔ سارے سپاہی اور جرنیل حیران تھے کہ سانپ نے سکندر کو کچھ نہیں کہا ۔ دو ایک جرنیلوں نے سکندر سے درخواست کی کہ سانپ انسان کا دشمن ہوتا ہے اسے پھینک دیں ۔ سکندر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"مگر یہ ہمارا دوست ہے ۔ تم نے دیکھا نہیں کہ دشمن نے مجھ پر خنجر سے حملہ کرنا چاہا تھا مگر اس سانپ نے اِسے ڈس کر ہلاک کر دیا"

جرنیل بولا ۔

"مگر حضور وہ تو ایک عقاب تھا"

سکندر نے ہنس کر کہا ۔

"وہ بھی یہی ہے ۔ تم نہیں سمجھ سکو گے"

سکندر اعظم ناگ کو اپنے خیمے میں لے آیا ۔ اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا ۔ ناگ نے فوراً انسانی شکل بدل لی اور سکندر کو ادب سے سلام کیا اور کہا ۔

"سکندر اعظم کو ملک بابل کی فتح مبارک ہو"

سکندر اعظم نے کہا ۔

"میرے دوست ناگ ! سب سے پہلے مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا ہے کہ تم ایک دشمن سے میری جان بچائی"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کہنے لگا۔

"یہ تو میرا فرض تھا۔ اسکندر اعظم! یہ بتائیں کہ ارسطو کہاں ہیں؟"

سکندر نے ناگ کو بتایا کہ ارسطو پیچھے ملک یونان میں ہی ہے۔ جنگ میں ہمارے ساتھ اس کا آنا ضروری نہیں تھا۔ دو جرنیل کوئی ضروری بات کرنے اندر آئے تو ایک اجنبی شخص کو سکندر کے ساتھ دیکھ کر پہلے تو حیران ہوئے پھر اپنے اپنے خنجروں کے دستوں پر ہاتھ رکھا کہ اگر سکندر کو کوئی خطرہ ہو تو اجنبی شخص کو فوراً مار ڈالا جائے۔ سکندر نے ناگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا دوست ہے۔ تم اس کی فکر مت کرو اور بے شک اس کے سامنے ضروری بات کر سکتے ہو۔"

جرنیل نے اسکندر کو بتایا کہ چاہ بابل میں سے سینکڑوں قیدی برآمد کئے گئے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ناگ نے اسکندر سے کہا۔

"یہ قیدی بے پناہ دکھ اور اذیتیں برداشت کر چکے ہیں۔ ان کو رہا کر دیں۔"

سکندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اپنے دوست کی تجویز کو تسلیم کرتے

ہیں۔ چاہ بابل کے قیدیوں کو فوراً رہا کر دیا جاتے۔"

جرنیل واپس چلے گئے۔ ناگ نے سکندر اعظم کا شکریہ ادا کیا۔ سکندر نے کہا۔

"ہم نے بابل فتح کر لیا ہے۔ اب ہم ملک ایران کو فتح کرنے آگے بڑھیں گے۔ ہماری خواہش ہے کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔"

ناگ بولا۔

"میں اپنے جن دوستوں سے ملنے آپ کو مقدونیہ میں چھوڑ کر ملک مصر گیا تھا وہ دوست مجھے نہیں مل سکے۔ مجھے ان کی تلاش ہے۔"

اسکندر اعظم نے کہا۔

"کیا معلوم تمہارے دوست ملک ایران میں تمہیں مل جائیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ تم ہمارے ساتھ ہی ایران کی طرف چلے چلو۔"

ناگ نے بھی سوچا کہ ممکن ہے ملک ایران میں ہی عنبر ماریا کیٹی اور تھیوسانگ سے ملاقات ہو جائے۔ اس نے حامی بھر لی۔ بابل پر قبضہ کرنے اور وہاں اپنا ایک جرنیل چھوڑنے کے بعد اسکندر اعظم کی یونانی فوجیں ملک ایران کی طرف روانہ ہو گئیں۔ بدروح بھی ناگ کے ساتھ تھی۔ ابھی یونانی

فوجیں ایران کے راستے بس ہی تھیں کہ بدروح سے اس کی بڑی بدروح بہن آن ملی۔ اس وقت سکندر کی یونانی فوجیں ایک دریا کے کنارے ڈیرا ڈالے ہوئے تھیں۔ ناگ سکندر کے خیمے کے ساتھ والے خیمے میں بیٹھا عنبر ماریا تھیوسانگ اور کیٹی کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ شام ہو رہی تھی۔ خیموں کے باہر آگ کے الاؤ روشن تھے۔ سکندر اپنے خیمے میں جرنیلوں کے ساتھ حملے کے بارے میں صلاح مشورہ کر رہا تھا۔ دونوں بدروحیں دریا کنارے ایک درخت پر بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔ بڑی بدروح نے کہا۔

"ہمارے قبیلے کی سردارنی بدروح ملک ہندوستان کی طرف گئی ہوئی تھی۔ اس نے وہاں دیر کر دی اس لیے مجھے بھی دیر ہو گئی۔"

بدروح نے کہا۔

"مجھے جلدی سے بتاؤ کہ تم نے اس سے کیا مشورہ کیا اور اس نے تمہیں ناگ سے بدلہ لینے کی کیا ترکیب بتائی ہے؟"

بڑی بدروح بولی۔

"سردارنی بدروح نے کافی سوچ بچار کے بعد کہا ہے کہ ناگ دیوتا کو اپنے قابو میں کرنے کی ایک ہی ترکیب ہے۔"

"وہ کیا۔ مجھے جلدی بتاؤ۔ میں ناگ سے انتقام لینے کے لیے بے تاب ہوں۔"

بڑی بدروح نے کہا۔

"سردارنی بدروح نے بھی یہی حکم دیا ہے کہ ناگ دیوتا سے ایسا بدلہ لیا جائے کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے۔ کیونکہ اس نے ہم بدروحوں کے قبیلے کی توہین کی ہے۔"

بدروح بولی۔

"لیکن تم مجھے وہ ترکیب بتاؤ۔"

اس کی بہن بڑی بدروح نے کہا۔

"ترکیب یہ ہے کہ جب ناگ دیوتا کسی کھلی جگہ پر آئے تو اسے ایک خاص منتر سے ایک جگہ پتھر کر دیا جائے۔ اس کے بعد سردارنی بدروح نے اپنے سر کا جو بال دیا ہے وہ ناگ دیوتا کی چھانگلی کے گرد لپیٹ کر باندھا جائے۔ بال باندھتے ہی ناگ دیوتا یاقوت کے ایک چھوٹے سانپ کی شکل میں بدل جائے گا۔ اس چھوٹے سانپ کو بابل کے پرانے مندر کے باہر جو تالاب ہے اس میں پھینک دیا جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس تالاب سے وہ ساری زندگی باہر نہیں نکل سکے گا۔ بس یہی اس کی سزا ہے اور اس سے زیادہ ہم اس کے خلاف کچھ کر بھی نہیں سکتے۔"

بد روح بولی۔

"لیکن وہ منتر کیا ہے جس سے ناگ دیوتا پتھر بن جائے گا؟"

بڑی بد روح نے کہا۔

"وہ منتر سردارنی بد روح نے مجھے یاد کرا دیا ہے پہلے یہ بتاؤ کہ ناگ دیوتا اس وقت کہاں ہے؟"

بد روح بولی۔

"وہ اپنے خیمے ہے۔ کیوں نہ ہم اس کے خیمے میں جاکر اس پر منتر پھونک دیں؟"

بڑی بد روح کہنے لگی۔

"ایسی غلطی کبھی نہ کرنا، تمہیں پتہ ہی نہیں کہ ناگ دیوتا اس وقت تمہیں اور مجھے دیکھ سکتا ہے۔"

بد روح تو حیران رہ گئی۔

"اچھا؟ اس کی تو مجھے خبر ہی نہیں تھی؟"

بڑی بد روح بولی۔

"یہ بات بھی مجھے سردارنی بد روح نے بتائی ہے۔

اب ایسا ہے کہ ہمیں ناگ دیوتا کے کھلی جگہ پر آنے کا انتظار کرنا ہوگا۔ اس کے بعد میں خود بڑی احتیاط سے اس پر منتر پھونکوں گی۔"

دونوں بد روحیں درخت پر بیٹھی ناگ کا انتظار کرنے لگیں۔

دوسری طرف شام ہوتے ہی ناگ خیمے سے باہر نکل آیا اور ٹہلتے ٹہلتے دریا کنارے آ گیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ناگ کو یہ موسم بڑا خوشگوار لگا۔ وہ سیر کرتے دریا کنارے کچھ دور نکل گیا۔ دونوں بد روحوں نے اسے دیکھ لیا تھا اور وہ اس سے دور رہ کر اس کا پیچھا کر رہی تھیں۔ ناگ ایک جگہ دریا کنارے بڑے سے پتھر پر بیٹھ کر دریا کے پانی کا نظارہ کرنے لگا۔

بڑی بد روح نے کہا۔

"میں جاکر منتر پھونکتی ہوں۔ اس سے اچھا موقع ہمیں کبھی نہیں ملے گا۔"

چھوٹی بد روح نے اسے احتیاط سے کام لینے کی ہدایت کی۔ بڑی بد روح ایک دم اوپر کو اٹھ گئی۔ ناگ سے کافی اوپر فضا میں پہنچ کر وہ آہستہ آہستہ نیچے آتی گئی۔ جب وہ ناگ کے سر سے تھوڑی بلندی پر آئی تو اس نے اپنی سردارنی بد روح کا بتایا ہوا منتر پڑھا اور زور سے ناگ کے سر پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھونک مار دی۔ ناگ کو یوں لگا جیسے ہوا کا تیز جھونکا اس سے ٹکرا گیا ہو۔ وہ اُٹھا ہی تھا کہ ایک دم سے اس کا جسم اپنی جگہ پر ساکت ہو گیا۔

بڑی بد روح نے چیخ مار کر دوسری بد روح کو بلا لیا اور کہا۔

"آ جاؤ۔ ہم نے میدان مار لیا ہے"

چھوٹی بد روح لپک کر وہاں پہنچ گئی۔ بڑی بد روح نے جلدی سے سردار کی بد روح کا دیا ہوا بال نکالا اور نیچے اُتر کر پتھر بنے ناگ کی ایک انگلی کے گرد لپیٹ کر باندھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ہلکی سی آواز کے ساتھ ناگ یاقوت کا چھوٹا سا سانپ بن گیا جو کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ اور جس کا پھن اُٹھا ہوا تھا۔ یہ یاقوت کا بت لگ رہا تھا۔ جیسے کسی بادشاہ نے خاص طور پر بنوایا ہو۔

دونوں بد روحوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ انہوں نے ناگ کے بت کو اٹھایا اور بابل کی طرف اُڑ گئیں۔ وہ بے حد تیز رفتاری سے اُڑتی ہوئیں بابل کے پرانے مندر کے باہر والے تالاب پر پہنچ گئیں۔ یہ تالاب سینکڑوں برس پرانا تھا۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ اس کا پانی کبھی خشک نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کی تہہ میں ایک سوراخ ہے جس میں سے سمندر کا پانی اس میں آتا رہتا ہے۔ تالاب

کے کنارے پرانے زمانے کے گھنے درخت تھے۔ لوگ مندر میں آتے تو اس تالاب کے پانی کو مقدس سمجھ کر اس کے چھینٹے آنکھوں پر لگاتے تھے۔

بد روح نے ناگ کے بت کو تالاب میں پھینک دیا۔ ناگ کو کچھ ہوش نہیں تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ ایک ایسا یاقوت کا سانپ بنا تھا کہ جس کے ہوش و حواس بھی پتھر ہو گئے تھے۔ ناگ نہ دیکھ سکتا تھا۔ نہ سن سکتا تھا۔ نہ کچھ محسوس کر سکتا تھا۔ اسے تالاب میں پھینکنے کے بعد دونوں بد روحیں مکروہ قہقہے لگاتیں وہاں سے غائب ہو گئیں۔ ناگ، یاقوت کے سانپ کی شکل میں تالاب کے نیچے دلدلی تہہ کے ساتھ جا کر لگ گیا۔ اسے کچھ ہوش نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا گزر گئی ہے اور اسے یاقوت کا سانپ بنا کر بابل کے مندر والے تالاب میں پھینک دیا گیا ہے۔ وہ تالاب کی تہہ میں گدلے پانی کی دلدل میں بے جان بت کی طرح پڑا تھا۔ اب ایسا ہوا کہ اسی رات دو ڈاکو تالاب پر آئے۔ رات کے اندھیرے میں انہوں نے کپڑے اتار کر کنارے پر رکھے اور چمڑے کے تھیلے لے کر تالاب کے پانی میں اُتر گئے۔ ان ڈاکوؤں نے جنگ کے دنوں میں مندر سے سونے کی دو مورتیاں چوری کر کے تالاب میں پھینک دی تھیں کہ جب حالات ٹھیک ہوں گے تو تالاب میں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مورتیاں نکال کر لے جائیں گے۔ یہ بڑے ماہر غوطہ خور بھی تھے۔ اتفاق سے سونے کی مورتیاں تالاب کی تہہ میں ناگ کے بُت سے زیادہ دُور نہیں تھیں۔ ڈاکوؤں نے پانی کے اندر ہاتھ مارتے ہوئے سونے کی مورتیاں اٹھائیں تو ایک ڈاکو کا ہاتھ پتھر کے سانپ سے ٹکرایا۔ وہ اسے بھی نکال کر باہر لے آیا۔ "یہ تو یاقوت کا سانپ ہے"۔ ایک ڈاکو نے دوسرے سے کہا۔ دوسرا خوش ہو کر بولا۔

"اس کی ہمیں بہت قیمت وصول ہو گی"۔

اور وہ یاقوت کے سانپ یعنی ناگ کو بھی ساتھ لے کر گھوڑوں پر سوار ہوئے اور رات کے اندھیرے میں غائب ہو گئے۔

o

عنبر ماریا اور تھیوسانگ اور کیٹی کو ناگ کی تلاش میں کیسے کیسے سنسنی خیز واقعات پیش آئے؟

ناگ پر بد روحوں کے منتروں کا اثر کیسے ختم ہوا؟

عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ کیٹی کی ملاقات کن حالات میں ہوئی؟

ان سوالوں کے جواب آپ عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط نمبر ۱۳۰ "منحوس مورتیاں" میں پڑھیے۔

میرے نام

ڈیئر انکل اے حمید السلام علیکم!

مجھے بڑے بڑے اور پسندیدہ مصنفین کی تصاویر جمع کرنے کا از حد شوق ہے۔ اس سلسلے میں میں ایک البم مرتب کر رہا ہوں۔ اس میں میں آپ کی بھی ایک پوسٹ کارڈ سائز تصویر لگانا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے یہ بتا دیں کہ آپ کی تصویر میں کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟ شکریہ۔

اب جناب جہاں تک اس ماہ کے ناولوں کا تعلق ہے تو وہ سب کے سب اپنی مثال آپ تھے۔ خاص کر عنبر کی قبر اور سرکٹا ناگ بے حد اچھے ناول ثابت ہوئے۔ عنبر کی قبر کے شروع میں آپ کی نصیحت یعنی لائبریری سے ناول نہ لینے والی بات میں نے نوٹ کر لی ہے۔ میں لائبریری سے تو ناول لے کر نہیں پڑھتا البتہ اپنے دوستوں سے لے کر پڑھتا رہا ہوں۔ اس لیے میرے پاس عنبر ناگ ماریا کے ناولوں کا مکمل سیٹ نہیں ہے۔ میں موت کا تعاقب کے پہلے ناول سے لے کر اب تک اس سلسلے کے جتنے بھی ناول چھپ چکے ہیں سب کے سب بذریعہ ڈاک منگوانا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے مجھے کتنے روپوں کا منی آرڈر ارسال کرنا پڑے گا۔ پلیز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ضرور بتائیں شکریہ۔

جواب کا شدت بے چینی سے منتظر۔

بلیک ٹائیگر۔ سیکنڈ باس آف۔ پی۔ یو۔ ایس تنظیم۔ A-6 شاہی ہاؤس
شام نگر چوبرجی۔ لاہور۔

پیارے انکل اے حمید صاحب صدا خوش رہو اور اسی طرح
علم کی شمع روشن کرتے رہو۔

السلام وعلیکم! کے بعد عرض یہ کہ آپ کا خط پڑھ کر بہت خوشی ہوئی
کہ آپ نے میرے خط کا جواب دیا۔ بہت بہت شکریہ۔
آپ کا تیار کردہ ڈرامہ ریڈیو پاکستان کی جمعہ کے دن بچوں کے پروگرام
میں جو پیش کیا جاتا ہے۔ بہت دلچسپ ہے ڈرامہ کے بارے میں نے
ریڈیو والوں کو بھی خط لکھا مگر افسوس کہ انہوں نے میرا خط ردی کی ٹوکری
میں ڈال دیا۔ اب تو میری آپ سے اپیل ہے کہ آپ نے جس طرح ریڈیو
کے لیے ڈرامہ لکھا ہے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں ٹیلی ویژن
کے واسطے بھی کوئی ایسی ہی سیریز لکھیں۔ مثلاً پریوں کا ڈرامہ۔ ڈاکوؤں
کا ڈرامہ اور بہت دلچسپ ڈرامہ یعنی میرا مطلب یہ ہے کہ جو بھی ڈرامہ
لکھیں ہیبت ناک اور ڈراؤنا ہو۔ اور یہ سلسلہ جلد از جلد شروع کیا
جائے۔ تو بہت اچھا ہے۔ میری یہ بات ضرور مانیئے گا پلیز۔
میں نے آپ سے پہلی درخواست کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ
از جلد کوئی ایسا سلسلہ ضرور شروع کریں گے۔ اور اپنی رائے سے بھی ضرور
گاہ کرنا کہ آپ کی رائے کیا ہے اس کے بارے میں۔
نوٹ) اگر خط کی تحریر میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کر دینا کیونکہ ہم ابھی بچے
ہیں اور کوئی ایسی بات بھی لکھ دیتے ہیں۔ جو ہم نہیں جانتے۔

خدا حافظ

آپ کا خدمت دار محمد رشید سکنہ کماہاں ——— لاہور

انکل اے حمید السلام علیکم

میں عنبر ناگ ماریا اور کیٹی سے ملنے کا بڑا خواہش مند ہوں۔ آپ
کی مہربانی ہوگی۔ اگر وہ آپ کے کہنے سے مجھے خود خط لکھیں اور ساتھ اپنی
تصویریں بھی بھیجیں۔ میں اُن کے کارناموں کو بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔
اور میری بہت خواہش ہے کہ میں اُن سے ملوں۔ اگر وہ لاہور آئیں تو آپ
میرے ایڈریس پر مجھے خط لکھ کر بتا دیں۔ میں آپ کے سب ناول بڑے
شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ مجھے بہت پسند ہیں۔ خدا حافظ

آپ کا۔ عنبر ناگ، ماریا اور کیٹی کا پرستار

عثمان ندیم مہابیر سٹریٹ نمبر ۱۸ مکان نمبر ۴۔ گوالمنڈی لاہور

محترم جناب اے حمید صاحب! آداب

اس ماہ کے خاص نمبر کا بھی جواب نہیں تھا۔ سرورق پہ بھی خاص محنت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی گئی دکھائی دیتی ہے۔ قیمت .... جو ۲۱ روپے مقرر کی گئی تھی وہ بھی صفحات کی مناسبت سے ٹھیک ہی تھی۔

سعید احمد شاکر صاحب کے خط سے آپ کے ریڈیو ڈرامے "پتھریلی ہوا" کے بارے میں معلوم ہوا۔ یعنی کہ! ...... واہ جناب آپ نے تو کبھی اپنے حقیر قارئین سے کبھی اس ڈرامے کے بارے میں ذکر کرنا بھی گوارا نہ کیا۔ اب جلد از جلد یہ بتائیں کہ یہ ڈرامہ کس ریڈیو سٹیشن سے اور کس دن اور کس سے نشر ہوتا ہے؟

اس ماہ کے سپیشل ناول کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس چیز کی تعریف ہی بیان کیا کروں میں؟
جو کہ خود ہی ہے اِک سراپا تعریف کا مجسمہ!

ناول "غیبی لاش" کے بارے میں اپنے محسوسات میں نے اس شعر میں بیان کر دیئے ہیں اس لیے اب مجھے اجازت دیں۔ فقط والسلام!

پرنس بٹو دہلوی 63 گروچرن سٹریٹ لاہور

پیارے انکل اے حمید! السلام علیکم

انکل مجھے آپ کے رسالوں کا بہت بے چینی سے انتظار ہے۔ انکل اب تو "عنبر ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ" کا خلائی سفر اس قدر مزیدار ہو گیا ہے کہ بس جی چاہتا ہے پڑھتا ہی رہوں۔ مگر اپنی یہ خواہش کیسے پوری کر سکتا ہوں۔ پورے ایک مہینے بعد رسالے آتے ہیں۔ وہ بھی

تین ۲ ہوتے ہیں۔ انکل ایک تو چھٹیوں کی وجہ پڑھائی میں بہت ہرج ہو رہا ہے۔ دوسری طرف "عنبر ناگ ماریا" کے رسالے بھی نہیں آ رہے پس فارغ ہی رہتا ہوں۔ انکل پلیز آپ مجھے کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس سے میں فارغ بھی نہ رہوں اور اس سے مجھے کوئی فائدہ بھی ہو؟

فقط آپ کی کہانیوں کا شوقین

محمد جواد اکرم c/o شیخ محمد اکرم مکان نمبر ۱ افضال سٹریٹ نمبر ۱ محمود پارک بالمقابل تھانہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور نمبر ۳۵ — پاکستان

پیارے انکل اے حمید السلام علیکم

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ اللہ آپ کو خیریت سے رکھے تاکہ ہم آپ کے ناول پڑھتے رہیں۔ انکل میں آٹھویں جماعت کا طالب علم ہوں۔ اور میں آپ کی کہانیاں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ انکل آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ناگ ماریا اور عنبر حقیقی ہیں۔ یا فرضی کردار ہیں۔ پہلی بار خط لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ آپ جیسے مشہور مصنف کو خط لکھنا اور آپ کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ لیکن مجھے امید ہے آپ خط کا جواب ضرور دیں گے۔ انشاء اللہ

آپ کا قاری خالد محمود معرفت ماسٹر محمد اسمٰعیل مکان نمبر NE1696 گلی نمبر ۱ محلہ اسلام آباد نیشنل ٹاؤن ڈھوک کھبہ راولپنڈی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈیئر انکل اے حمید صاحب

انکل اس ماہ کا خاص نمبر مجھے اس وقت ملا۔ جس وقت امتحانات ہو رہے تھے۔ سو میں نے اسے خرید کر رکھ لیا، کہ امتحان سے فراغت پا لینے کے بعد اس سے دو دو ہاتھ کریں گے۔ چنانچہ آج جب امتحان اختتام پذیر ہوا تو میں نے اس کے بعد اس موٹے تازے تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل خاص نمبر کو ہاتھ میں لیا اور پھر ختم کر کے چھوڑا۔ ویسے اس بیچ یعنی امتحانات کے دوران اس خاص نمبر کے سرورق نے کئی بار مجھ پر غلبہ پانے کے لیے حملے کیے اور اپنی جانب کھینچا۔ لیکن میں نے مطلق پرواہ نہ کی اور امتحان کے دوران اسے ہاتھ لگانا بھی گوارا نہ کیا کیونکہ بقول میرے

امتحاں تو آتے ہیں فقط ایک ہی بار
جبکہ رسائل یہ تو آتے رہتے ہیں بار بار

ویسے انکل اس ماہ ناول "غیبی لاش" کا سرورق بہت ہی اچھا تھا آئندہ بھی کہانی کی طرح اس جانب بھی خیال رکھا جائے تو اچھا ہے۔ اور ہاں انکل میں آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سے بآسانی ملاقات کہاں اور کیسے ہو سکتی ہے؟ اور انکل میں خواہشمند ہوں کہ جب کبھی بھی آپ اپنے کرداروں کو پاکستان میں لاہور شہر لائیں تو کتابی طور پر ہی میری ملاقات ان سے ضرور کرائیں۔ خط کا جواب ضرور دیں۔ میں منتظر رہوں گا۔

اچھا اب اجازت!

پرنس شاہد ادریس لاہور

انکل اے حمید! السلام علیکم

انکل اس ماہ خاص نمبر پڑھا پسند آیا۔ آپ کا سب سے اچھا خاص نمبر ۹۹ سیڑھیوں کا راز تھا۔ جس میں شیطانوں کے بڑے بڑے دیوتاؤں سے ہمارے کرداروں کا مقابلہ ہوتا ہے اور آخر میں سب کردار مل جاتے ہیں۔ لیکن اب جو خاص نمبر آ رہے ہیں اس میں عنبر ناگ ماریا اور کیٹی، تھیوسانگ کی آخر میں ملاقات ہوتی ہی نہیں۔ خاص نمبر میں اگر سب کی ملاقات ہو تو مزہ آتا ہے اور سب دشمنوں کی قید سے آزاد ہو جائیں۔ اب کوئی زبردست خاص نمبر لکھیے گا۔

ہمارے کردار اس وقت خلائی سفر پہ ہیں۔ لیکن زمین پہ جو مزہ آتا ہے وہ خلا میں نہیں آپ کرداروں کو زیادہ تر زمین پہ ہی رکھیں اور آپ ناولوں کی تاریخ پر کنٹرول کریں کہ مارکیٹ میں ہر ماہ ایک ہی تاریخ کو پہنچ جائیں۔

ندیم غوری پہلی منزل ۱/۵ - F - ۱۱۱ ناظم آباد نمبر ۳ کراچی ۱۸

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر، ناگ، ماریا

خوبصورت جلد میں حاصل کیجیے!

کتابوں کی قیمت: جلد کی قیمت: ڈاک خرچ:

پہلی جلد: عنبر، ناگ، ماریا ۱ تا ۶: ۳۰/- ۶/۰۰ ۵/۰۰

کُل رقم ۴۱/- روپے ہوتی ہے۔

لیکن ہم آپ کو یہ جلد صرف ۳۰/- روپے میں مہیا کریں گے۔

جلد مُفت اور ڈاک خرچ بھی ادارہ ادا کرے گا۔

اسی طرح

دوسری جلد ۷ تا ۱۲ ———— ۳۰/۰۰ روپے

تیسری جلد ۱۳ تا ۱۸ ———— ۳۰/۰۰ روپے

چوتھی جلد ۱۹ تا ۲۴ ———— ۳۰/۰۰ روپے

آپ چاروں جلدیں گھر بیٹھے منگوا سکتے ہیں۔

چار جلدیں اکٹھی منگوانے پر مزید رعایت یعنی ۱۲۰/- روپے کی بجائے صرف ۱۱۰/۰۰ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔

نوٹ: بذریعہ وی پی یہ جلدیں ارسال نہیں کی جائیں گی۔

نیا مکتبہ اقرأ ———— ۱۴/بی، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور ۸